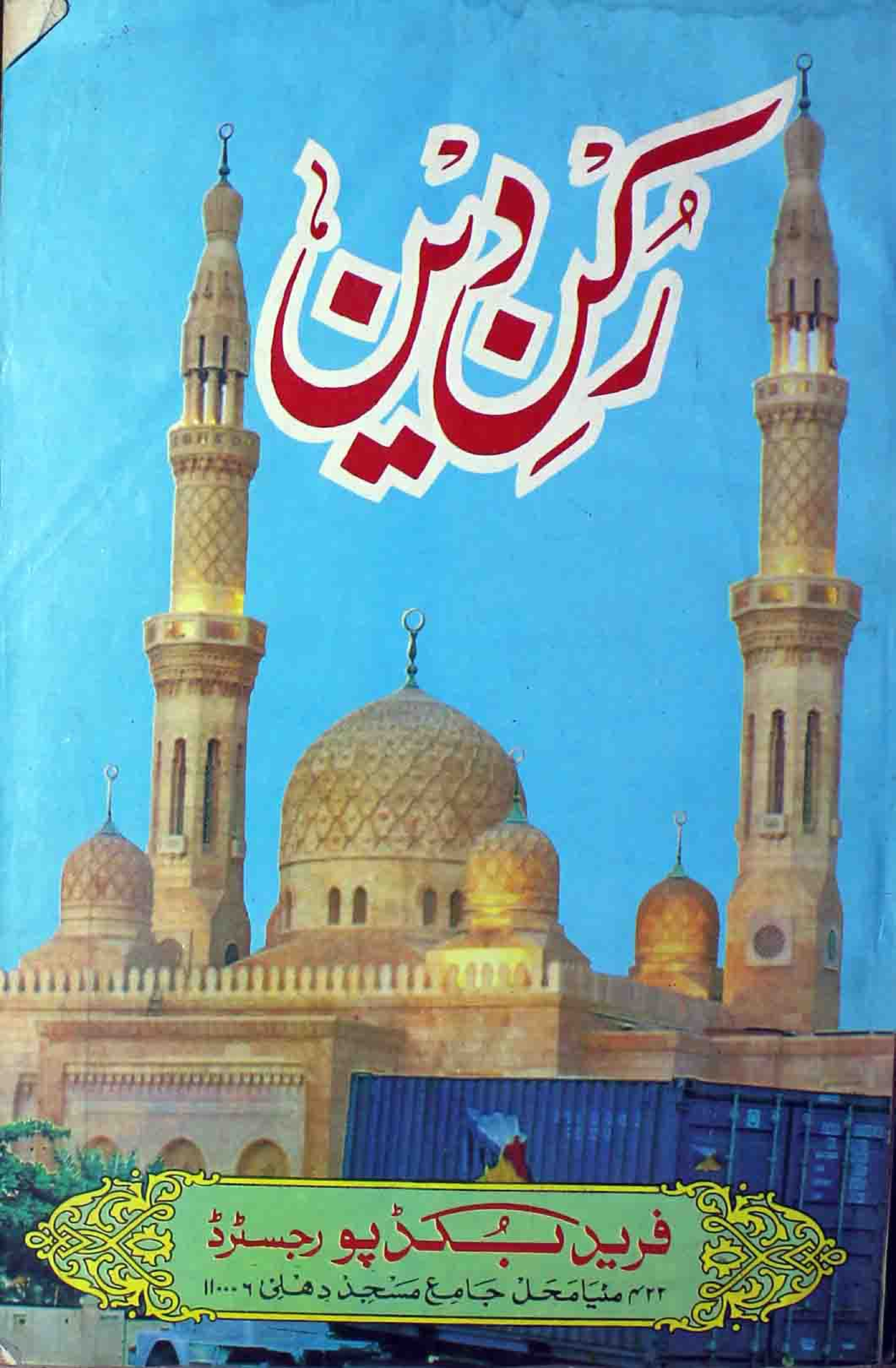

# رکنِ دین

فرید بُکڈپو رجسٹرڈ

۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

# ماخذ و مراجع


| | |
|---|---|
| قرآن مجید | |
| بخاری شریف | امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ |
| مسلم شریف | امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری رحمہ اللہ |
| نسائی شریف | امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ |
| ابو داؤد شریف | امام ابو داؤد سلیمان اشعث رحمہ اللہ علیہ |
| ترمذی شریف | امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ |
| مؤطا | امام مالک رحمہ اللہ علیہ |
| مسند | امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ |
| السنن الکبریٰ | امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ |
| جامع الاصول | امام ابو السعادت المبارک محمد ابن الاثیر جزری رحمہ اللہ |
| فتح الباری | امام ابن حجر عسقلانی |
| الترغیب والترہیب | ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری |
| جامع بیان العلم وفضلہ | امام محدث ابو عمر یوسف بن عبدالبر رحمہ اللہ |
| نیل الاوطار | قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ |
| تحفۃ الذاکرین | قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ |
| المغنی | امام ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ |
| شرح المہذب | امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف شافعی نووی رحمہ اللہ |
| المجموع | امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف شافعی نووی رحمہ اللہ |
| بدایۃ المجتہد | امام ابن رشد مالکی رحمہ اللہ |
| اقرب المسالک علی مذہب الامام مالکؒ | الشیخ الدردیر مالکی رحمہ اللہ |
| الشرح الصغیر علی اقرب المسالک | |
| طرح التثریب | حافظ عراقی |
| فتاویٰ | الشیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ |
| رفع الملام عن الائمۃ الاعلام | الشیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ |
| لسان العرب | علامہ ابن منظور |


Marfat.com

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

بے شک نماز بے حیائی (کے ناموں) اور ناشائستہ حرکتوں سے روکتی (رہتی) ہے

اصلی عکسی مکمّل

رسالہ

# رُکنِ دین

مؤلفہ

حضرت مولانا محمد رکن الدین صاحب حنفی نقشبندی مجددی الوری

فرید بُک ڈپو رجسٹرڈ

۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

Marfat.com

# فہرست مضامین


| نمبر صفحہ | مضامین | نمبر صفحہ | مضامین |
|---|---|---|---|
| ۳ | عرض مصنف | ۹۴ | فصل اوّل عوام کی نماز |
| ۴ | مقدمہ | ۹۸ | فصل دوم خواص کی نماز |
| ۵ | کتاب الطہارت | ۱۰۱ | فصل سوم اخص الخواص کی نماز |
| | پہلا باب وضو کے بیان میں | ۱۰۳ | فصل چہارم مقربین کی نماز |
| ۱۱ | باب۲ غسل کے بیان میں | ۱۰۶ | باب۱۳ امامت کے بیان میں |
| ۱۲ | فصل اوّل جنابت کے بیان میں | ۱۲۲ | باب۱۴ وتر اور سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ |
| ۱۴ | فصل دوم حیض کے بیان میں | ۱۵۵ | باب۱۵ چھوٹی ہوئی نماز ونکے قضا پڑھنے کا بیان |
| ۲۰ | فصل سوم نفاس کے بیان میں | ۱۵۸ | باب۱۶ سجدۂ سہو کے بیان میں |
| ۲۲ | فصل چہارم احکامات غسل | ۱۶۶ | باب۱۷ سجدۂ تلاوت کے بیان میں |
| ۲۴ | باب۳ تیمم | ۱۶۹ | باب۱۸ جمعہ کے بیان میں |
| ۳۰ | باب۴ موزوں پر مسح کرنا | ۱۷۲ | خطبۂ اولیٰ |
| ۳۴ | باب۵ نجاست کے بیان میں | " | خطبۂ ثانی |
| ۴۱ | باب۶ پانی کی پاکی اور ناپاکی کے بیان میں | ۱۷۶ | باب۱۹ عید کے بیان میں |
| ۴۹ | باب۷ استنجا کرنے کے بیان میں | ۱۸۰ | باب۲۰ مسافر کی نماز کے بیان میں |
| | کتاب الصلوٰۃ | ۱۸۵ | باب۲۱ مریض کی نماز کے بیان میں |
| ۵۳ | باب۸ نمازوں کے اوقات کے بیان میں | ۱۸۷ | باب۲۲ جنازہ کا بیان اور جو اس سے متعلق ہے |
| ۵۶ | باب۹ اذان واقامت کے بیان میں | ۲۰۲ | باب۲۳ شہید کے بیان میں |
| ۶۱ | باب۱۰ نماز کی شرطوں کے بیان میں | ۲۰۵ | باب۲۴ ہر قسم کی دعاؤں کے بیان میں |
| ۷۰ | باب۱۱ نماز کی صفت کے بیان میں | ۲۱۱ | شجرۂ خاندان عالیشان نقشبندیہ مجددیہ |
| ۸۰ | باب۱۲ نماز کے مفسدات اور مکروہات کے بیان میں | " | شجرۂ خاندان عالیہ قادریہ |
| " | روح الصلوٰۃ مقدمہ روح الصلوٰۃ | ۲۱۲ | شجرۂ خاندان عالیہ چشتیہ |


Marfat.com

# عرضِ مصنّف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ حَمۡدًا کَثِیۡرًا وَّنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَاٰلِہِ الۡعَظِیۡمِ وَاَصۡحَابِہِ الۡفَخِیۡمِ

امّابعد! فقیر حقیر مسکین محمد رکن الدین حنفی نقشبندی مجددی الوری خدمت میں برادران دینی کے ملتمس ہے کہ فقیر کو بسبب کمال بے بضاعتی و بے مائیگی یہ ہوس ہرگز نہیں ہے کہ زمرہ مؤلفین و مصنّفین شمار کیا جائے۔ یہ حصہ جن حضرات کا ہے فقیر نے تو محض اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ کر بحسب خواہش احباب یہ چند مسائل ضروری بطور سوال و جواب نہایت سلیس اُردو میں شرح وقایہ، ہدایہ، طحطاوی، کبیری، تنویر، درمختار، ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری، فتح القدیر، وغیرہ سے نقل کر کے ایک جگہ جمع کر دیئے ہیں تاکہ کم استعداد والوں کو بھی مسائل کے سمجھنے میں دقت نہ ہو اور اختلافی مسائل سے احتراز کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ اگر حضرات اہلِ علم کسی مسئلے کو خلاف اپنی تحقیق کے اس رسالہ میں پائیں بعد از ملاحظہ کتب مذکورہ بالا فقیر کو بھی مطلع فرمائیں، فقیر ممنون ہوگا۔ اے الہ العالمین بطفیل حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رسالے کے پڑھنے اور سننے والوں کو توفیق عطا فرما اور ان کے عمل کے صدقے میں اس عاجز کی مغفرت کر۔ آمین ثم آمین۔

Marfat.com

# مُقدّمہ

سوال : حکم شرع کتنی قسم پر ہے ؟ جواب : دو قسم پر۔ ایک امر دوسرا نہی۔
س : امر کس کو کہتے ہیں ؟ ج : امر وہ حکم ہے جس سے کسی فعل کی طلب ثابت ہو۔
س : نہی کس کو کہتے ہیں ؟ ج : نہی وہ حکم شرع ہے جس سے کسی فعل کی ممانعت ثابت ہو۔
س : مامورات کتنی قسم پر ہیں ؟ ج : چار قسم پر، فرض، واجب، سنّت، مستحب۔
س : ان کی تعریف اور حکم بیان فرمایئے۔ ج : فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے لزومًا ثابت ہو، واجب وہ ہے جو دلیل ظنّی سے لزومًا ثابت ہو، سنّت دو قسم پر ہے، ایک مؤکدہ جس پر حضورؐ نے ہمیشگی کی ہو اور جس کا ترک موجب اساءت ہو۔ دوسری غیر مؤکدہ حضورؐ کا وہ فعل جس کا ترک شارع کو ناپسند تو ہو مگر موجب اسارت نہ ہو۔ مستحب جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو، جس کو سلف نے پسند فرمایا ہو۔ اور مامورات کا حکم یہ ہے کہ فرض کا کرنے والا ثواب پائے گا اور نہ کرنے والا عذاب اور انکار کرنے والا کافر۔ واجب کا کرنے والا ثواب پاوے گا اور نہ کرنے والا عذاب، مگر منکر کافر نہیں۔ سنّت مؤکدہ کا کرنے والا ثواب پاوے گا اور نہ کرنے والا جھڑکی پاوے گا لیکن ترک کی عادت کرلے گا تو مستحق عقاب ہوگا اور سُبک یعنی ہلکا جاننے والا کافر، سنّت غیر مؤکدہ کا کرنے والا ثواب پاویگا اور نہ کرنے پر عذاب نہیں۔ مستحب کا کرنے والا فضیلت حاصل کرنے والا ہوگا، چھوڑنے والے پر عتاب و عذاب کچھ نہیں۔ (درمختار، شامی وغیرہ)

سوال : منہیات کتنی قسم پر ہیں ؟ ج : چار قسم پر، حرام، مکروہ تحریمی، اسارت، مکروہ تنزیہی
س : ان کی تعریف اور حکم بیان فرمایئے۔ ج : حرام وہ ہے جس کی ممانعت قطعی دلیل سے لزومًا ثابت ہو۔ مکروہ تحریمی وہ ہے جس کی ممانعت دلیل ظنّی سے لزومًا ثابت ہو، اسارت، جس کی ممانعت کا لزوم حرام و مکروہ تحریمی جیسا نہ ہو۔ مکروہ تنزیہی وہ ہے جس کی ممانعت شفقتًا و ادبًا ہو اور منہیات کا حکم یہ ہے کہ حرام کا چھوڑنے والا ثواب پاوے گا اور کرنے والا عذاب اور اس کی حرکت کا منکر کافر، مکروہ تحریمی کا نہ کرنے والا ثواب پائے گا اور کرنے والا عذاب۔ اسارت کے کرنے والے پر عتاب ہوگا اور عادت کرنے والے پر عقاب، اور مکروہ تنزیہی کا ترک کرنے والا فضیلت حاصل کرنے والا ہوگا، اور کرنے والے پر عذاب ہے نہ عتاب۔
س : اس آپ کے بیان فرض اور حرام سے مسائل اختلافیہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

Marfat.com

میں بڑی خرابی واقع ہوئی، کس لئے کہ اجتہادی مسائل میں ایک مجتہد کے فرض اور حرام کا منکر ہے اور اسی طرح مقلد بھی بہ تقلید اپنے امام کے دوسرے امام کے فرض اور حرام سے انکار کرتا ہی تو اب یہ انکار بموجب آپ کے بیان کے کیسا ہوا؟

جواب: فرض اور حرام کی ۲ دو قسمیں ہیں۔ ایک[1] اعتقادی دوسری[2] عملی۔ اعتقادی وہ ہے جس پر عمل کے ساتھ اعتقاد بھی فرض ہو جیسے مطلق سر کا مسح۔ یہ فرض متفق علیہ ائمہ اربعہ ہے۔ اگر کوئی مطلق سر کے مسح کا انکار کرے تو وہ سب کے نزدیک کافر ہے۔ جس فرض وحرام کے انکار پر کفر کا حکم ہے وہاں اعتقادی مراد ہے، اور عملی وہ ہے کہ جس کا صرف عمل ہی فرض ہو یعنی اس کے فوت ہو جانے سے عمل کی صحت فوت ہو جائے، جیسے مقدار سر کا اختلاف کہ حنفی کے نزدیک چوتھائی سر سے کم کا مسح صحتِ وضو کے مانع ہے اور حنبلی کے نزدیک سارے سر سے کم کا انکار با ہمی موجب کفر نہیں۔

سوال: کیا ایسی اشیاء نہیں جن کے لئے نہ حکم امر ہے نہ نہی؟

جواب: ہاں ایسی بھی ہیں۔ اُن کو مباح کہتے ہیں۔

# کِتابُ الطَّہارَت

## پہلا بابُ وضو کے بیان میں

سوال: وضو میں فرض حنفیوں کے نزدیک کیا کیا ہیں؟

جواب: اوّل مُنہ کا دھونا[1] طول میں شروع پیشانی سے جہاں عموماً بال اُگتے ہیں ٹھوڑی سے نیچے تک اور عرض میں ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک۔ دوسرے[2] دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا تیسرے[3] چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ چوتھے[4] دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔ (تنویر الابصار)

س: وضو میں سنّت کیا کیا ہیں؟

ج: اوّل نیت کرنا رفع حدث کی یا قربت کی۔ دوسرے[2] زبان سے بِسۡمِ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ پڑھنا۔ اگر یہ یاد نہ ہو تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ تیسرے[3] پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا۔ اگرچہ پاک ہوں۔ چوتھے[4] انگلیوں میں ہاتھوں کی خلال کرنا۔ پانچویں[5] مسواک کرنا، چھٹے[6] کلی

---

[1] دھونے سے مراد پانی کا بہانا ہے ۱۲

کرنا۔ ساتویں ناک میں پانی ڈالنا۔ آٹھویں ہر عضو کو تین بار دھونا، نویں ترتیب، یعنی اوّل منہ دھونا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھونا پھر سر کا مسح[1] کرنا، پھر ٹخنوں تک پیر دھونا، دسویں پے در پے دھونا، ایک عضو کے دھونے سے دوسرے عضو کے دھونے تک خشکی نہ ہو جائے۔ گیارہویں ڈاڑھی کے اندر خلال کرنا اس صورت سے کہ پشت دست آنکھوں کے سامنے رہے ہتھیلی آگے کو۔ بارہویں سارے سر[2] کا مسح کرنا، تیرہویں کانوں[3] کا مسح کرنا، چودہویں پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔ اس طرح سے شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے اور بروقت خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی کو پاؤں کی انگلیوں کے نیچے سے اوپر کی طرف کھینچے۔ (تنویر، درمختار، شامی)

سوال: مستحبات وضو کیا کیا ہیں؟

جواب: سترہ ہیں (۱) قبلہ رخ بیٹھنا (۲) مٹی کے برتن سے وضو کرنا (۳) آفتابہ وضو[4] بائیں طرف رکھنا (۴) اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا (۵) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۶) ہر عضو پر پہلے تر ہاتھ ملنا (۷) وقت سے پہلے غیر معذور کو وضو کرنا (۸) انگوٹھی کو پھیرنا جب کہ ڈھیلی ہو ورنہ پھر فرض ہے (۹) ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ کہنا (۱۰) وضو میں درود شریف پڑھنا (۱۱) گردن کا مسح کرنا (۱۲) دھونے میں اعضاء کو داہنی طرف سے شروع کرنا (۱۳) وضو کا پانی بچا ہوا کھڑے[6] ہو کر پینا (۱۴) اعضاء معورہ کو حدود معیّنہ سے زیادہ دھونا (۱۵) بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں کا دھونا (۱۶) غیر سے مدد مانگنا مگر معذور کو درست ہے (۱۷) بعد وضو کے اِنَّا اَنْزَلْنَا اور کلمہ شہادت[7] معہ اس دعا کے پڑھنا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ

---

[1] مسح سے مراد پانی کی تری پہنچانا ہے (عالمگیری)[2] [2] سر اور کان وغیرہ کے مسح کا طریقہ مسنون یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو معہ انگلیوں کے تر کرکے اوّل مقدم سر کی گدّی تک کھینچے اس طرح پر کہ چھ انگلیاں بیچ میں سارے سر کی ملاقی رہیں اور ہتھیلیاں دونوں ہاتھوں کی غیر ملاقی، بعدہٗ دونوں ہتھیلیوں کو وسط سر کے دونوں جانب ملاقی کرکے گدّی سے جانب مقدم کھینچے بعدہٗ دونوں مسبحہ یعنی انگوٹھے کے پاس کی انگلیوں سے دونوں کانوں کے باطن اور انگوٹھوں سے ظاہر دونوں کانوں کو مسح کرے اور انگلیوں سے گردن کا مسح کرے (حاشیہ بالا بدھ) [3] جدید پانی کی کانوں اور گردن کے مسح کے لئے ضرورت نہیں ہاں اگر عمامہ یا ٹوپی کے ہاتھ پہلے مسح سے لگا یا ہو تو اب سر اور کانوں کے مسح کے لئے نئے پانی کی ضرورت ہے (درمختار) [4] اگر بڑا برتن ہو کہ جس میں چلّو ڈال کر وضو کرے تو داہنی طرف رکھے (عالمگیری) [5] اس وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ (شرح سفر السعادۃ)
[6] عذر یہ ہے برتن بھاری ہو یا بیمار ہو یا کبر سنی ہو (غایت الاد) [7] حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص ایک دفعہ بعد وضو اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے گا اس کا نام شہداء کے دفتر میں لکھا جائیگا اور جو تین مرتبہ پڑھے گا اللہ اس کو گروہ انبیاء کے ساتھ محشور کریگا۔ (مراقی الفرح) حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی کلمہ شہادت کو بعد وضو پڑھے گا اس کے لئے آٹھوں دروازے بہشت کے کھولے جائیں گے جس سے چاہے داخل بہشت ہو[2] (رواہ مسلم)

وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ یہ آسمان کی طرف نظر کرکے پڑھے۔ (شامی مراقی الفلاح)

سوال: وضو کے اندر کیا کیا دعائیں پڑھی جاتی ہیں، معہ ترجمہ بیان کیجئے۔؟

جواب: ہر عضو کے دھونے کے وقت علیحدہ علیحدہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں، چنانچہ کلّی کرتے وقت یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ ترجمہ: (اے اللہ میری مدد کر تلاوت قرآن پر اور اپنے ذکر اور اپنے شکر پر اور اپنی عبادت کی خوبی پر) اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ۔ ترجمہ (یعنی اے اللہ سنگھا مجھ کو خوشبو جنت کی اور نہ سنگھا مجھ کو بو نار دوزخ کی) اور بروقت مُنہ دھونے کے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ۔ ترجمہ (اے اللہ روشن کر میرا مُنہ جس دن روشن ہوں گے بہت سے مُنہ اور سیاہ ہوں گے بہت سے مُنہ) اور جب داہنا ہاتھ دھوئے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ ترجمہ (اے اللہ نامۂ اعمال میرا میرے داہنے ہاتھ میں دیجیو اور حساب میرا آسان کیجیو) اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ۔ ترجمہ (اے اللہ مت دیجیو میرے بائیں ہاتھ میں میرا اعمالنامہ اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے) اور جب سر کا مسح کرے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ ترجمہ (اے اللہ سایہ دیجیو مجھ کو اپنے عرش کے نیچے جس روز نہ ہوگا کوئی سایہ بجز تیرے عرش کا سایہ) اور کانوں کا مسح کرتے وقت یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔ ترجمہ: (اے اللہ کر تو مجھ کو ان لوگوں میں سے جو سنتے ہیں قول کو اور پیروی کرتے ہیں اس کی جو اچھا ہوتا ہے) اور جب گردن کا مسح کرے تو یہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ترجمہ (اے اللہ بچا تو میری گردن آگ سے) اور دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔ ترجمہ (اے اللہ ثابت رکھ دونوں پاؤں میرے صراط پر جس دن پھسلیں گے پاؤں) اور بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ ترجمہ (اے اللہ کر میرے گناہوں کو بخشا ہوا اور میری کوشش کو قبول کر اور میری تجارت نہ برباد ہونے والی (شامی) اور ظفر یابی دشمن کے لئے) ہر عضو کے دھونے کے وقت یَا قَادِرُ بھی پڑھتا رہے۔

س: مسواک میں مستحب کیا کیا ہیں؟

ج: داہنے ہاتھ میں مسواک کا پکڑنا۔ اس صورت سے کہ چھنگلی اور سر انگشت یعنی انگوٹھا نیچے

رہے اور تین انگلیاں اوپر رہیں (۲) تلخ لکڑی کی ہو زیتون یا پیلوں کی (۳) سیدھی ہونا (۴) بے گرہ ہونا (۵) ایک بالشت کی مقدار ہونا اگر بالشت سے زیادہ ہو تو شیطان سوار ہوتا ہے (۶) موٹائی میں چھنگلی کے برابر ہونا (۷) دانتوں میں عرضاً کرے طولاً نہ کرے اور ادنیٰ درجہ مسواک کا تین مرتبہ پھیرنا ہے اور اوپر کے دانتوں میں اور اسی قدر نیچے کے دانتوں میں تین مرتبہ پانی کے ساتھ اور یہ پانی علاوہ مضمضہ کے ہے۔
(ردالمختار، عالمگیری، درمختار)

سوال: مکروہات مسواک کیا کیا ہیں ؟

جواب: لیٹ کر کروٹ سے کرنا کہ اس سے طحال یعنی تلی زیادہ ہوتی ہے (۲) مٹھی سے پکڑنا کہ اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے (۳) چوسنا کہ اس سے اندھا ہوتا ہے (۴) بعد فارغ ہونے کے مسواک کو نہ دھونا کہ اس سے شیطان کرتا ہے (۵) مسواک کو کھڑی نہ رکھنا کہ اس سے جنون پیدا ہوتا ہے، (۶) انار یا ریحان یا بانس کی لکڑی سے کرنا۔ (درمختار)

س: مسواک وضو کی سنت ہے یا نماز کی ؟

ج: ہم حنفیوں کے نزدیک سنت وضو کی ہے اور شافعیوں کے نزدیک سنت نماز کی ہے ثمرہ اس اختلاف کا یہ ہے کہ اگر مسواک کر کے ایک وضو سے چند نمازیں پڑھیں تو ہم حنفیوں کے نزدیک ہر نماز کا ثواب ستر نماز بے مسواک کے برابر ہوگا، برخلاف شافعیوں کے نزدیک علاوہ اس نماز کے جس میں مسواک کی ہر نماز میں اس قدر ثواب نہ ہوگا جب تک ہر نماز کے واسطے جدا جدا مسواک نہ کرے (شامی)

س: اگر کسی کے ہاتھ یا پاؤں میں شگاف ہو تو وہ کیا کرے ؟

ج: اگر پانی بہانے سے عاجز نہیں ہے تو پانی بہا لیوے اور اگر پانی سے بھی تکلیف ہو تو اس موضع پر مسح کرے اور اگر مسح بھی نہ کر سکے تو آس پاس کی جگہ دھووے اور اس جگہ کو چھوڑ دے۔ (درمختار)

س: وضو کے توڑنے والی کیا کیا چیزیں ہیں ؟

ج: پائخانہ پیشاب کی جگہ سے کوئی چیز نکلنا، جسم کے اندر کسی جگہ سے خون یا پیپ کا نکل کر مخرج سے پاک[1] جگہ پر پہنچنا، سہارے[3] سے سونا بشرطیکہ سرین زمین پر نہ جمے ہوں، منہ[2] بھر کے قے آنا، نماز[4] کے اندر بالغ کا قہقہہ مارنا،[5] اگرچہ سہواً ہو، بیہوشی اگرچہ نشہ سے ہی ہو، مباشرت فاحشہ[6] یعنی دونوں شرم گاہوں کا

---

[1] پاک جگہ سے مراد وہ جگہ ہے جس کے پاک کرنے کا حکم وضو یا غسل میں ہو [2] بلغم کی قے اگرچہ منہ بھر کر ہو ناقص وضو نہیں [3] بحالت خواب [4] یا جنازہ کی نماز میں قہقہہ سے ہنسا مفسد نماز نہیں (درمختار) [6] لیکن مرد کے وضو ٹوٹنے کے لئے انتشار شرط ہے ۱۲

Marfat.com

بلاحائل بھڑ جانا (اگرچہ دو عورتوں کے درمیان ہی ہو)۔ (درمختار)

سوال: ریح اور پتھری اور کیڑے پیشاب کی جگہ سے نکلیں تو یہ بھی ناقض وضو ہیں یا نہیں ؟

جواب: اگر یہ چیزیں زخم کے اندر سے نکلیں تو ناقض وضو نہیں۔ پیشاب کی جگہ سے پتھری اور کیڑے کا نکلنا وضو کو توڑ دے گا۔ نہ ریح کا نکلنا کیونکہ ریح پیشاب گاہ کی درحقیقت عضو کا اختلاج ہے اور یہ ناقض وضو نہیں، مگر پائخانہ کی جگہ سے برآمد ہونا ان سب چیزوں کا ناقض وضو ہے (تنویر، درمختار، شامی)

س: اگر کسی عورت کی پائخانہ اور پیشاب کی جگہ پھٹ کر ایک ہو جائے اور اس کو ریح آوے اور یہ نہیں معلوم کہ یہ ہوا پائخانہ کی جگہ سے نکلی یا پیشاب کی جگہ سے، تو اس کا وضو رہا یا نہیں ؟۔

ج: اگر اس عورت کی ریح میں بدبو ہے تب تو اس عورت کا وضو ٹوٹ گیا کیونکہ بدبو اس ریح میں ہوتی ہے جو پائخانہ کی جگہ سے نکلتی ہے اور وہ ناقض وضو ہے اور اگر بدبو نہیں تو یہ ریح پیشاب کی جگہ سے نکلی اور یہ اختلاج ہے اور اختلاج وضو کو نہیں توڑتا مگر احتیاط اس میں ہے کہ وضو کر لے۔ (درمختار، شامی)

س: جونک اور مچھر اور چچڑی کے خون چوسنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ؟

ج: جونک کے خون چوسنے سے تو وضو جاتا رہے گا، مچھر اور کھٹمل وغیرہ کے چوسنے سے نہیں جاتا چچڑی اگر بڑی ہو تو جونک کے حکم میں ہے اور چھوٹی ہے تو مچھر کے حکم میں۔ (عالم گیری)

س: آنکھ دکھتے وقت جو پانی آنکھ سے بہتا ہے اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ؟

ج: جو پانی آنکھ یا ناک یا کان وغیرہ سے درد کے ساتھ برآمد ہو وہ سب ناقض وضو ہے۔

س: آنسو اور پسینہ سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ؟

ج: ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (درمختار)

س: تھوک میں اگر خون مل جائے تو وضو رہا یا نہیں ؟

ج: جب تک خون غالب ہے یعنی تھوکنے سے سرخی نمودار ہو تب تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر زردی سے ہے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (شامی)

س: بواسیر والے کو یا غیر بواسیر والے کے مقعد یعنی کانچ نکلی تو اس کا وضو رہا یا نہیں ؟

ج: اگر کانچ خود بخود نکل کر اندر چلی گئی تو وضو نہیں ٹوٹتا جب تک نجاست ظاہر نہ ہو اور ہاتھ یا کپڑے سے اندر کریں تو وضو ٹوٹ گیا۔ (عالم گیری، درمختار)

س: اگر زخم پر پٹی باندھی اور خون وغیرہ کی تراوٹ پٹی پر ظاہر ہوگئی تو اب وضو رہا یا نہیں ؟

ج: وضو بعد ظاہر ہونے خون وغیرہ کے ٹوٹ جائے گا کیونکہ یہ تراوٹ بجائے بہنے کے ہے اگر

Marfat.com

یہ پٹی نہ ہوتی تو خون بہہ جاتا۔ (درمختار ۹۴)

سوال: ایک شخص بیٹھا سو رہا ہے اس طرح کہ جھک جھک کر زمین کے قریب ہو جاتا ہے اس کے وضو کے لئے کیا حکم ہے ؟

جواب: جب تک گرے نہیں وضو ہے اگر گرتے ہی جاگ پڑا تب بھی وضو رہے گا ورنہ نہیں اسی طرح اگر سوتا ہوا قریب کی باتیں سنتا رہے تو بھی وضو نہیں جائے گا۔ (درمختار ص ۹۶)

س: اپنی یا غیر کی شرم گاہ دیکھنے سے بھی وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں ؟

ج: ہرگز نہیں، اگر اپنی یا غیر کی شرم گاہ کو اگر چھو بھی لیا جائے تب بھی وضو نہیں جاتا (عالمگیری)

س: عورت کے مساس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ؟

ج: نہیں جاتا، جب تک کہ مذی وغیرہ نہ نکلے لیکن مستحب ہے کہ وضو کرلے۔ (درمختار ص ۹۹)

س: مکروہاتِ وضو کیا ہیں ؟

ج: مکروہاتِ وضو یہ ہیں (۱) چہرے پر زور سے پانی مارنا (۲) پانی کا حاجت سے کم و بیش کرنا یعنی نہ تو مثل تیل کی طرح چپڑے نہ حدِ اسراف کو پہنچے (۳) وضو کے اندر بلا ضرورتِ اشد دنیا کی باتیں کرنا (۴) تین بار مسح کرنا نئے پانی سے (۵) ناپاک مکان میں وضو کرنا (۶) عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا (۷) مسجد کے اندر وضو کرنا (۸) اسی پانی میں تھوکنا اور ناک سنکنا جس سے وضو کر رہا ہے اگرچہ پانی جاری ہو (۹) وضو میں پیر دھونے کے وقت پاؤں کو قبلہ رخ سے پھیرنا (۱۰) بائیں ہاتھ سے منہ میں کلی کے لئے پانی لینا، اسی طرح ناک میں بھی (۱۱) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا بغیر عذر کے (۱۲) کسی برتن کو اپنے وضو کے لئے ہی خاص کرلینا۔ (درمختار ۸۹، کبیری ص ۳۷)

س: اگر ایک شخص کو شک ہوا کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں وہ کیا کرے ؟

ج: اگر یہ شک اوّل مرتبہ ہے اور اثنائے وضو میں ہے تو جس عضو کی نسبت شک پیدا ہوا ہے اس کو پھر دھولے یا مسح کرلے اور اگر بعد فراغت وضو شک ہوا ہے تو خواہ اس کو یہ شک اوّل مرتبہ ہوا ایسے شک کا عادی ہو کچھ التفات نہ کرے اور اپنے کو باوضو سمجھے اور اگر اس کو یقیناً معلوم ہو کہ ایک عضو نہیں دھویا مگر تعیین وضو میں شک ہے تو بائیں پاؤں کو دھو ڈالے اور اگر بائیں کا دھونا یقینی ہے تو دائیں پاؤں کو دھودے۔ (درمختار، شامی)

س: ایک شخص کو وضو تھا مگر ٹوٹنے میں شک ہے کیا کرے ؟ ج: یہ شخص اپنے کو باوضو سمجھے (درمختار)

---

سلہ لیکن مستحب ہے کہ ہاتھ دھولے۔ (درمختار)

Marfat.com

# باب (۲) غسل کے بیان میں

سوال : غسل کتنی طرح کا ہوتا ہے ؟

جواب : چار طرح کا، ایک فرض، دوسرا واجب، تیسرا سنت، چوتھا مستحب۔ (عالمگیری)

س : فرض غسل کون کون سے ہیں ؟

ج : غسل جنابت، غسل بعد انقلاع حیض، غسل بعد انقلاع نفاس (تنویر الابصار، عالمگیری)

س : واجب غسل کون کون سے ہیں ؟

ج : ایک میّت کا غسل زندہ پر واجب[1] ہے۔ دوسرا سارے بدن پر نجاست لگ جانے سے یا بعض بدن پر نجاست لگی مگر نجاست کا مقام مخفی ہے یعنی یہ نہیں معلوم کہ نجاست حقیقی کہاں لگی ہے تو اب سارے بدن کا غسل واجب[2] ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

س : سنّت غسل کتنے ہیں ؟

ج : پانچ ہیں، جمعہ[1] کی نماز کے لئے، عیدین[2] کی نماز کے لئے، احرام[3] یا حج یا عمرہ[4] کے لئے، وقوف[5] عرفات کے لئے۔ (عالمگیری، درمختار، شامی)

س : مستحب غسل کتنے ہیں ؟

ج : تیئس[23] ہیں، دیوانگی[1] اور غشی دور ہونے کے بعد، پچھنے[2] لگوانے کے بعد، شب[3] برات یعنی پندرہویں شعبان المعظم میں، شب[4] عرفہ یعنی نویں رات ذوالحجہ کو، شب[5] قدر میں نزدیک ٹھہرنے مزدلفہ[6] کی صبح کو دن قربانی کے نزدیک داخل ہونے منا کے واسطے، سنگساری[8] کے داخل ہونے کے وقت مکہ معظمہ میں واسطے طواف زیارت کے، سورج[9] گہن اور چاند گہن[10] کی نماز کے لئے، خوف[11] کے وقت، دفع مصیبت[12]، مثل تاریکی دن یا سخت آندھی[13] وغیرہ وغیرہ کے لئے۔ مدینہ منورہ[14] میں داخل ہونے کے وقت برائے تعظیم رسالت مآب محمد رسول اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم، نئے کپڑے[15] پہننے کے وقت، مُردہ[16] نہلانے کے بعد، مقتول[17] پر بروقت قتل خواہ وہ کیسا ہی قتل ہو، سفر[18] سے مراجعت کے وقت، عورت مستحاضہ پر خون[19] بند ہو جانے پر، نابالغ[20] پر جو سن کے لحاظ سے بالغ ہو۔ بعد داخل ہونے اسلام کے جب کہ پاک ہو لیکن اگر جنبی[21] ہو تو غسل واجب

---

[1] یہ غسل فرض علی کفایہ ہے فقہاء نے انحطاط رتبہ کے باعث واجب کے لفظ سے تعبیر کیا ہے ۱۲ (شامی) [2] درمختار میں اس مقام پر اس غسل کو واجب ہی لکھا ہے لیکن مختار یہ ہے کہ اس کے ایک حصّہ کو دھو ڈالنا ہی کافی ہے البتہ غسل کر لینا مستحب ہے۔ ۱۲

Marfat.com

ہوگا، لوگوں[۲۲] کے مجمع میں حاضر ہونے کے لئے گناہ سے توبہ کرنے والے پر، محتلم[۲۳] پر جب کہ اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے۔ (تنویر الابصار، درمختار ص۱۱۴، شامی ص۱۱۵)

# فصل اوّل، جنابت کے بیان میں

سوال: جنابت کسے کہتے ہیں؟

جواب: لغت میں جنابت دوری کو کہتے ہیں اور شرعاً اس حالتِ ناپاکی کو کہتے ہیں کہ جو منی کے نکلنے یا ادخالِ حشفہ کے بعد تمام جسم سے متعلق ہوتی ہے۔ چونکہ اس حالت میں عبادت مخصوصہ سے دوری ہوجاتی ہے اس لئے یہ حالت شریعت میں جنابت سے تعبیر کی گئی ہے۔

س: غسل کے واسطے منی کا نکلنا کسی شرط کے ساتھ ہے یا مطلق؟

ج: منی کا خارج ہونا دفق[۱] اور شہوت کے ساتھ شرط ہے اس سے کہ چھونے سے ہو یا دیکھنے سے یا ہاتھ کے عمل سے، سوتے میں نکلے یا جاگتے ہیں، مرد سے نکلے یا عورت سے اگر بغیر ان شرائط کے منی نکلے گی تو جنابت ثابت نہ ہوگی، اس پر غسل بھی فرض نہ ہوگا۔ مثلاً کسی نے بوجھ اٹھایا یا بیماری سے یا کسی اور سبب کے علاوہ ان اسباب مذکورۃ الصدر کے منی نکلی تو غسل فرض نہ ہوگا۔ نہ وہ جنبی کہلائے گا۔ (عالم گیری)

س: ادخالِ حشفہ بھی مخصوص ہے یا عام؟

ج: مخصوص ہے۔ عورت اور مرد زندہ قابلِ شہوت کے قبل یا دُبر کے ساتھ۔ اگر آدمی کے سوا جانور اور زندہ کے سوا مُردہ اور قابلِ شہوت کے سوا صغیرہ غیر مشتہات کے ساتھ ہوگا تو غسل فرض نہ ہوگا جب تک انزال نہ ہو تو اس وقت سبب غسل انزال ہوگا نہ کہ دخول، یہ حکم غسل کے لئے ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ مرتکب ان اُمور کا مستحق سزا بھی نہ رہا ہو۔ (درمختار ص۱۰۶، شامی ص۱۱۳)

س: اگر کوئی شخص سوتے سے جاگے اور اس نے اپنے بچھونے پر یا ران پر یا احلیل[۲] میں تری پائی وہ کیا کرے؟

ج: اگر اس کو احتلام یاد ہے اور اس کو مذی یا منی کے ہونے میں یقین ہو یا شک ہو دونوں صورتوں میں اس پر غسل واجب ہوگا اور اگر یقین ہے کہ وہ ودی ہے تو غسل واجب نہ ہوگا۔ (ردالمحتار ص۱۱)

س: یہ صورت احتلام یاد ہونے کے ساتھ بیان کی گئی اور جس کو احتلام یاد نہ رہے وہ کیا کرے؟

ج: یہ شخص اپنے یقین پر عمل کرے پس اگر ودی یا مذی کا یقین ہے تو غسل واجب نہ ہوگا اور اگر

---

[۱] دفق کودنے کو کہتے ہیں ۱۲ [۲] احلیل ذکر کے سوراخ کو کہتے ہیں ۱۲

منی کا یقین ہے تو غسل واجب ہوگا اور اگر شک ہو کہ وہ منی ہے یا مذی تو اب اس کو یاد کرنا چاہئے کہ سونے سے پہلے اس کا عضو مخصوص منتشر تھا یا ساکن، اگر منتشر تھا اس پر غسل واجب نہیں ورنہ واجب ہے۔ (کبیری، عالمگیری)

س : منی اور مذی اور ودی کی تشریح بیان فرمایئے۔ ؟

ج : منی غلیظ اور سفید ہوتی ہے جو شہوت سے لذت کے ساتھ برآمد ہو کر عضو کو منکسر کر دیتی ہے مذی وہ ہے جو ملاعبت یا تصور عورت سے بحالت انتشار عضو مخصوص سے سفیدی مائل رقیق چیپ سا برآمد ہو۔ اور ودی گاڑھے پیشاب کو کہتے ہیں جو بعد پیشاب نکلے۔ (شامی، ہدایہ)

س : منی اور مذی اور ودی کے حکم بھی بیان کیجئے ؟

ج : منی کے نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے، مذی یا ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا (تنویر، درمختار)

س : مرد اور عورت دونوں ہم بستر ہوئے اور دونوں میں مباشرت واقع نہیں ہوئی اور دونوں سو گئے بروقت بیداری بستر پر دھبہ پایا اور احتلام دونوں کو یاد نہیں، اب غسل کس پر فرض ہے ؟

ج : اس دھبہ کو دیکھنا چاہئے کہ اگر دھبہ لمبا سفید اور غلیظ ہے تب تو مرد پر غسل واجب ہے اور اگر دھبہ گول رقیق اور زرد ہے تو عورت پر[۱]۔ (صغیری ص ۲۳)

س : ایک مرد کو احتلام اور انزال کی لذت تو یاد ہے مگر بعد بیداری اس نے بدن یا بستر پر کوئی نشان نہیں پایا، اس پر غسل واجب ہے یا نہیں ؟

ج : اس مرد پر غسل فرض نہیں اور اسی حکم میں عورت بھی داخل ہے۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س : کسی عورت نے مجامعت کے بعد غسل کیا اور نماز ادا کی۔ پھر اس کی پیشاب گاہ سے منی اس کے شوہر کی برآمد ہوئی تو یہ عورت اعادہ غسل کا کرے یا نماز کا ؟

ج : اس پر نہ اعادہ غسل کا ہے نہ نماز کا۔ (رد المحتار ص ۱۰۸)

س : ایک شخص کو احتلام ہوا اور جاگنے کے وقت کوئی علامت نہ پائی، پھر وضو کیا اور نماز پڑھی، اس کے بعد منی نکل آئی، اس پر غسل واجب ہے یا نہیں اور اس نماز کا اعادہ بھی ہے یا نہیں ؟

ج : اس پر غسل واجب ہے اور نماز کا اعادہ نہیں۔ (عالمگیری)

س : اگر کسی کے پیشاب کرتے ہوئے منی نکلی ہو تو اس پر غسل فرض ہوا یا نہیں ؟

ج : اگر اس وقت میں تندی تھی تو غسل فرض ہوا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

---

[۱] احتیاط اس میں ہے کہ دونوں غسل کر لیں ۱۲

Marfat.com

# فصل دوم حیض کے بیان میں

سوال : فرض غسل کے اقسام میں ایک قسم فرض غسل کے بعد انقطاع حیض بیان کی گئی ہے اب یہ بتایئے کہ حیض کس کو کہتے ہیں ؟

جواب : جو خون کہ عورتوں کو بلا ولادت رحم کے اندر سے آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں، اس کی رنگت سُرخ، سیاہ، زرد، سبز، مکدّر، خاکستری ہوتی ہے۔ (عالمگیری)

س : حیض کی کوئی مدّت معین ہے ؟

ج : ہاں معین ہے۔ تین دن رات سے کم اور دس رات دن سے زیادہ خون حیض نہیں ہوتا ہے اگر اس مدّت سے کم یا زیادہ ہو تو حیض کا خون نہیں ہے اس کو استحاضہ کہیں گے اور یہ زمانہ تین رات دن کا یا دس رات دن کا ساعت فلکی سے شمار ہوگا نہ ساعت زمانی ولغوی سے (تنویر الابصار، درمختار، شامی ص ۱۸۹)

س : ساعت فلکی کس کو کہتے ہیں ؟

ج : ساعت فلکی پندرہ درجہ کی ہوتی ہے اس کا اندازہ نجومی گھڑیوں سے کیا گیا ہے ایک رات دن کی چوبیس گھڑیاں یعنی گھنٹے ہوئے اس حساب سے تین رات دن کے جو کمتر مدّت حیض کی مقرر کی گئی ہے ۷۲ گھنٹے ہوتے ہیں تو اب شروع سے ختم کمتر مدّت حیض کا وقت ۷۲ گھنٹے ہوا۔ اس وقت میں اگر پاؤ گھنٹے کی کمی بھی ہوگی تو وہ حیض نہ ہوگا۔ مثلاً ایک عورت کو اوّل بار خون آیا جب کہ صبح چھ بجے تھے اور جو چوتھے دن پونے چھ بجے خون منقطع ہوا اور پھر اس کے بعد اکثر مدّت کی معیاد تک جو دس رات دن رکھی گئی ہے جس کے ۲۴۰ گھنٹے ہوتے ہیں کسی دن خون نہیں دیکھا تو اب بوجہ اس پاؤ گھنٹے کی کمی کے یہ خون حیض کا شمار نہ ہوگا کیونکہ میعاد مقررہ سے پاؤ گھنٹے کی کمی واقع ہوئی۔ اگر چھ بجے منقطع ہوتا یا چھ سے تجاوز کرتا اس وقت میں حیض ہوتا، اب استحاضہ ہے۔ اسی طرح اکثر مدّت میں اگر پاؤ گھنٹے کی زیادتی خون میں ہو جاویگی تو حیض شمار نہ ہوگا۔ مثلاً ایک عورت کو صبح کے چھ بجے حیض شروع ہوا اور گیارہویں دن سوا چھ بجے پر ختم ہوا تو اس پاؤ گھنٹے کی زیادتی حیض نہیں ہے، چھ بجے تک حیض ہے اور پاؤ گھنٹہ استحاضہ کا ہے، یہ مثال تو مبتدا[1] کی ہوئی، عادت والی اپنی عادت پر جتنے دن زیادہ خون دیکھے وہ سب استحاضہ ہے۔

(درمختار، شامی ص ۱۸۹)

س : استحاضہ کس کو کہتے ہیں ؟

---

[1] مبتداء وہ عورت جس کو اوّل بار حیض آتا ہے ۱۲

Marfat.com

جواب : استحاضہ بیماری کا نام ہے اس میں خون رحم سے نہیں آتا بلکہ کوئی رگ جو متعلق فرج داخلی سے ہے پھٹ جاتی ہے اور اس میں جماع و نماز وغیرہ سب درست ہے۔ مگر مستحاضہ ہر نماز کے لئے تجدید وضو کرے معذور کے مانند۔

سوال : عورت کے پاک رہنے کی بھی کوئی میعاد شریعت میں مقرر ہے ؟

جواب : ہاں کم از کم پندرہ دن میعاد طہر کے ہیں۔ اور ایک ماہ میں دو حیض بھی ممکن ہیں اور زیادہ حد طہر کی کوئی نہیں، تمام عمر کو بھی گھیر سکتا۔ (درمختار ص ۱۰۹)

س : اگر صغیرہ پہلے نو برس سے اور حاملہ پہلے جننے سے اور بڑھیا پچپن یا ساٹھ برس والی بڑھاپے میں خون دیکھے تو حیض کا حکم ہے یا نہیں ؟

ج : یہ خون حیض کا نہیں ہے، استحاضہ کا ہے۔ خون حیض اور خون استحاضہ کی شناخت یہ کہ خونِ حیض میں بدبو ہوتی ہے اور استحاضہ کے خون میں بدبو نہیں ہوتی۔ (عالمگیری، درمختار، طحطاوی)

س : اگر عورت نے پاکی کی حالت میں نماز یا روزہ شروع کیا اور پھر نماز روزہ کے اندر حائضہ ہوگئی کیا کرے؟

ج : اگر نماز یا روزہ نفل ہے تو قضا دونوں کی لازم آئے گی اور اگر فرض ہے تو صرف فرض روزہ کی قضا ہے نماز کی نہیں۔ (درمختار، شامی ص ۱۹۳)

س : اس کی کیا وجہ ہے کہ نماز روزہ نفل کی اور فرض روزہ کی تو قضا کرے اور فرض نماز کی نہیں ؟

ج : اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر نفل پہلے شروع کرنے سے نفل ہے اور بعد شروع کرنے کے وہ نفل واجب ہوگیا اب اس نفل کا ادا کرنا بعد انقطاع حیض واجب ہوگیا۔ کیونکہ خود اس نے اپنے ذمہ واجب کرلیا ہے اور واجب خدا کا ہے اس لئے اپنا واجب تو خدا نے معاف کیا اور جو خود خریدا ہے وہ معاف نہیں کیا گیا۔

س : اچھا فرض روزہ کی قضا کیوں ہے، اس کا جواب نہیں ملا ؟

ج : اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ روزے فرض سال تمام میں ایک ماہ کے ہوتے ہیں اور اکثر حیض کے دس دن ہیں پس دس دن کے روزوں کی قضا تمام سال میں کوئی حرج نہیں رکھتی، برخلاف نماز کے کہ اگر نماز معاف نہ ہوتی تو ہر مہینے میں قضا نماز پچاس اور ہر سال میں چھ سو ہوتیں[1]۔ اور اس میں تکلیف اور حرج بہت تھا اس لئے شارع نے نماز کو معاف فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا فرمان عالی شان ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حضرت حوّا علیہما السلام کو مبتلائے حیض دیکھا تو رب العزت سے حکم نماز دریافت فرمایا۔ بارگاہ اقدس سے حکم معافی صادر ہوا۔ حضرت صفی علیہ السلام

---

[1] اور اگر وتر کی قضا بھی شمار کی جائے کہ وہ بھی واجب ہے تو مہینے کی ۶۰ اور سال کی ۷۲۰ ہوتی ہیں یعنی اکثر مدت کی۔ ۱۲

نے روزے کا حکم اپنے قیاس سے نماز پر دے دیا۔ شان بے نیازی نے اس دخل کو پسند نہیں فرمایا اس لئے روزے کی قضا ہوئی۔

سوال: ایک عورت کو اوّل مرتبہ ۲ دو دن خون آکر بند ہوگیا اور پھر چھٹے دن خون آیا تین دن بیچ میں پاک رہی اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ عورت چھ دن تک حیض میں ہی شمار ہے۔ اس تین دن کی درمیانی پاکی کا کوئی اعتبار نہیں، جو پاکی کہ درمیان ۲ دو خونوں کے دس دن کے اندر ہوتی ہے ایسا طہر متخلل بین الدمین سب حیض میں ہی داخل ہے خواہ یہ طہر عادت والی کو ہو یا غیر عادت والی کو۔ (درمختار صہ ۱۹۲، شامی صہ ۱۹۳)

س: ایک عورت عادت والی ہے اس کو عادت کے خلاف خون آیا، مثلاً پانچ دن کی عادت تھی ایک دفعہ ۶ چھ دن آگیا، یا سات دن کی عادت تھی ایک دفعہ ۸ آٹھ یا ۹ نو دن یا ۱۰ دس روز تک آیا تو اس عورت کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: اس عورت کی عادت بدلی ہے ۱۰ دس دن کے اندر جتنے دن خون آیا وہ ایام حیض ہی میں داخل ہیں۔ (شامی صہ ۱۸۹، عالمگیری)

س: اگر عادت والی عورت کو گیارہ دن تک خون آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: جتنے دن عادت سے زیادہ ہیں وہ استحاضہ میں شمار ہیں۔ مثلاً ایک عورت کی عادت چار دن کے حیض کی تھی اور ایک دفعہ اس کو گیارہ دن تک خون آیا گویا سات دن عادت سے زیادہ ہوئے ہیں تو یہ عورت اسی عادت کے موافق چار دن تک تو حیض میں شمار ہوگی اور سات دن کا خون استحاضہ شمار ہوگا۔ غرض اکثر مدت یعنی ۱۰ دس دن سے جہاں خون متجاوز ہوا تو اب عادت کے ایام منہا کر کے زائد ایام پر استحاضہ کا حکم ہو جائے گا۔ ان ایام میں استحاضہ کے روزے اور نماز سب ادا کرے۔

س: یہ حکم عادت والی کے لئے معلوم ہوا۔ غیر عادت والی مبتداہ اگر پہلی مرتبہ گیارہ دن تک خون پائے تو وہ کیا کرے؟

ج: غیر عادت والی ۱۰ دس دن حائضہ ہے اور ۱۰ دس دن سے ایک یا ۲ دو دن جس قدر ایام زیادہ ہوں وہ سب استحاضہ ہیں۔ (تنویر الابصار، درمختار، شامی صہ ۱۸۰)

س: مستحاضہ عورت کہ جس کو عرصہ سے برابر خون جاری ہے اگر وہ اپنے حیض کے دنوں کی تعداد کو بھول جائے تو وہ کیا کرے؟

ج: اٹکل دوڑائے اور خوب سوچے، ظن غالب پر عمل کرے یعنی جن دنوں کو طہر خیال کرے ان میں نماز وغیرہ ادا کرے اور جن دنوں کو حیض سمجھے ان میں نماز ترک کر دے۔ (شامی صہ ۱۹۱)

Marfat.com

سوال : ایک مستحاضہ کو حیض کے دن کی تعداد تو یاد ہے مگر عشرات ثلاثہ کا دورہ یاد نہیں کہ کون سی عشرہ میں حائضہ ہوئی تھی پہلے عشرہ میں یا دوسرے عشرہ میں یا تیسرے میں، یہ عورت کیا کرے ؟

جواب : یہ بھی وہی کرے جو دن کی تعداد بھولنے والی کرے یعنی جس عشرہ میں حیض کا ظن غالب ہو اس میں اپنے کو حائضہ تصور کرے اور جس عشرہ میں اپنے کو طہر میں سمجھے اس میں وہ طاہر ہے (شامی ص ۱۹۱)

س : ایک عورت کو کسی طرف بھی ظن غالب نہیں دونوں جانب اس کی برابر ہیں وہ کیا کرے ؟

ج : اس عورت کو اب یہ سوچنا چاہئے کہ طہر اور حیض[1] میں تردد ہے یا طہر اور حیض اور انقطاع حیض میں اگر حیض اور طہر میں تردد ہے تب تو ہر نماز کے لئے وضو کرکے صرف فرض، واجب، سنت موکدہ ادا کرے اور قرآن بقدر مفروض پڑھے، مسجد میں نہ جاوے اور قرآن شریف کو مس نہ کرے اور اگر طہر اور حیض اور انقطاع حیض میں تردد ہے تو ہر نماز کے واسطے غسل کرے اور اس میں بھی نماز غیر موکدہ نہ پڑھے اور شوہر کو جماع سے روکے اور مسجد میں بھی نہ جاوے۔ (شامی، عالمگیری)

س : یہ عورت رمضان شریف کے روزے کس طرح رکھے ؟

ج : اس عورت کو بھی یاد ہے کہ ابتدائے حیض رات میں ہوا تھا یا دن میں اگر رات میں شروع ہونا یاد ہے تو یہ عورت تمام رمضان کے روزے رکھ کر بیس دن کے روزوں کی قضا کرے اور اگر دن میں حیض آنا یاد ہے تو بعد رکھنے سارے روزے رمضان شریف کے بائیس ۲۲ روزے اور قضا کرے اور اگر یہ بھی یاد نہیں کہ رات میں حیض شروع ہوا تھا یا دن میں تو یہ اکثر مشائخ کے نزدیک بتیس ۳۲ دن کے روزوں کی قضا کرے بشرطیکہ ہر مہینے میں ایک مرتبہ حیض آتا ہو۔ (عالمگیری، درمختار، شامی)

س : ایسی عورت طواف کعبہ بھی کرے یا نہیں ؟

ج : کرے گی، مگر طواف الزیارت کہ جو فرض ہے اس کا تو بعد دس ۱۰ دن کے پھر اعادہ کرے اور طواف الصدر کو جو رخصت ہونے کے وقت ہوتا ہے اس کا اعادہ نہیں اس لئے کہ یہ طواف حائضہ سے ساقط ہے (شامی)

س : حائضہ عورت سے مساس وغیرہ درست ہے یا نہیں ؟

ج : ناف اور گھٹنے کے درمیان کی جگہ کے علاوہ سب بدن سے مساس اور فائدہ لینا درست ہے (درمختار)

---

[1] فرق تردد بین الحیض وتردد بین الحیض والطہر الانقطاع اس صورت میں ظاہر ہوگا کہ ایک عورت کو ایک مہینے میں ایک مرتبہ حیض ہوتا تھا اور اتنا یاد ہی ہے کہ انقطاع نصف اخیر میں ہوتا تھا اور کوئی خاص عشرہ یاد نہیں تو نصف میں طہر اور حیض میں تردد ہوگا اور حرمت اور حلت جب عادات میں ٹکرائیں تو حلت کو ترجیح دی جائیگی پس وضو کرکے نماز پڑھے اور چونکہ نصف اخیر میں حیض اور طہر کے ساتھ انقطاع حیض کا بھی احتمال ہے بنا بریں غسل کرکے نماز پڑھے کیونکہ انقطاع حیض موجب غسل ہے۔ (شامی ص ۱۹۱)

Marfat.com

س : حائضہ عورت سے کھانا پکوانا اور اس کی مستعملہ چیزیں استعمال کرنا جائز ہیں یا نہیں ؟

ج : سب جائز ہے بلکہ حائضہ کو اپنے چھونے سے علیحدہ رکھنا لائق نہیں کہ یہ فعل ہنود اور یہود کے ساتھ مشابہ ہے۔ (شامی)

سوال : اگر کوئی شخص حائضہ سے جماع یعنی صحبت کرلے تو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

جواب : توبہ استغفار کرے اور امیر آدمی صدقہ بھی دے، صورت صدقہ کی یہ ہے کہ جماع اگر ایسی حالت میں کیا ہے جب کہ خون سُرخ آرہا ہے تب تو ساڑھے چار ماشہ سونا دے اور اگر خون کی زردی کی حالت میں جماع کیا ہے تو سوا دو ماشہ سونا دے۔ (شامی)

س : کیا عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے ؟

ج : عورت کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ (در مختار)

س : یہ بھی بتا دیجئے کہ انقطاع حیض کے بعد صحبت کرنا غسل سے پہلے بھی حلال ہے یا نہیں ؟

ج : جو عورت کہ بعد اکثر مدت حیض یعنی دس دن کے بعد پاک ہوئی اس سے قبل از غسل بھی وطی یعنی صحبت کرنا حلال ہے پہلی مرتبہ والی ہو یا دس دن کی عادت والی، مگر مستحب یہ ہے کہ ایسی عورت سے بھی جب تک غسل نہ کرے۔ اور جو عورت ایسی ہو کہ جس کا خون دس دن سے کم میں بند ہو جائے وہ جب تک غسل نہ کرلے یا اس پر آخر وقت نماز کا اس قدر نہ گزرے کہ جو غسل اور تحریمہ کو کافی ہے اس وقت تک اس سے وطی جائز نہیں[1] اور یہی حکم نفاس[2] کا ہے۔ (تنویر الابصار، درمختار، عالمگیری)

س : وہ کون سی عورت ہے کہ جس پر بعد انقطاع حیض تاخیر غسل نماز کی آخری وقت مستحب تک واجب ہے ؟

ج : یہ عورت وہ ہے کہ جس کا خون عادت سے کم میں منقطع ہوا ہو۔ مثلاً اس عورت کی عادت چار دن کے حیض کی تھی اور اب کی دفع خون حیض تیسرے دن منقطع ہوا تو اب اس عورت پر غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے جب کہ نماز کا وقت مکروہ نہ ہو جائے۔ (شرح وقایہ)

س : حیض اور نفاس والی کو کیا کیا چیزیں حرام ہیں ؟

---

[1] لیکن یہ اس وقت ہے جب کہ عادت کے موافق خون بند ہو گیا ہو اور اگر عادت کے دنوں سے کم میں بند ہو تو غسل کر کے عورت نماز پڑھے لیکن اس سے جماع جائز نہیں ہوگا تا وقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں (درمختار، شامی) [2] نفاس کا حکم مثل حیض کے ہے ہر چیز میں سوائے سات چیزوں کے اور وہ سات چیزیں یہ ہیں: بلوغ[1]، استبرا[2]، عدت[3]، طلاق[4] اور بدعت میں فرق کفارہ[5] کے روزوں کے اتصال کا فرق، کمی[6] نفاس کی کوئی حد متعین نہ ہوگی، زیادتی کی چالیس[7] دن حد معین ہوگا۔ (شامی)

ج : نماز کا پڑھنا، روزہ کا رکھنا، طواف کعبہ کرنا، قرآن شریف پڑھنا اور چھونا[۱] اور جماع کرنا سب چیزیں حرام ہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

سوال : اگر کوئی عورت معلّمہ ہو تو بحالت حیض و نفاس قرآن کی تعلیم کس طرح دے ؟

جواب : ایک ایک کلمہ سکھائے اور کلموں کے درمیان توقف کرے، قرآن کے ہجے کرانے اس کو درست ہیں۔

س : ایسی عورت تسبیح اور تہلیل اور کھانے کے وقت بسم اللہ بھی پڑھ سکتی ہے یا نہیں ؟

ج : ہاں اُن کے پڑھنے کا مضائقہ نہیں بلکہ مستحب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو وضو کرے اور گھر میں نماز کی جگہ آبیٹھے اور جتنی دیر میں نماز ادا کرتی تھی اتنی دیر تک سُبحَانَ اللہِ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھتی رہے مگر تختی وغیرہ جس پر آیات قرآنی لکھی ہوں چھونا جائز نہیں، اور تفسیر اور فقہ اور حدیث کی کتابوں کا چھونا اُس کے لئے مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

س : یہ بھی بتا دیجئے کہ حیض کا شروع ہونا کب متحقق ہوتا ہے ؟

ج : جب خون فرج خارج تک آجائے، قبل اس کے نماز روزہ نہیں ٹوٹے۔ (شامی)

س : کسی عورت نے بحالت طہارت اپنی فرج داخل میں کپڑا یا روئی کو لگایا اور وہ خون سے سُرخ ہو گیا اور فرج خارج میں گدّی رکھی اور وہ خون سے سُرخ نہیں ہوئی بوجہ حائل ہونے کپڑے کے اب اس عورت پر کس وقت سے حکم حیض ہے ؟ ج : اس عورت کی مدّت حیض اس وقت سے متحقق ہوگی جب فرج داخل کر کپڑے کو اٹھائیگی یا خود وہ کپڑا خون کے زور سے اپنے مقام سے علیحدہ ہو جائے اور یہی حکم استحاضہ کا اور نفاس اور پیشاب کا ہے اور مرد کے لئے بھی یہی حکم ہے جب کہ وہ اپنے سوراخ ذکر میں روئی رکھے مگر قلفہ یعنی جائے ختنہ اس حکم سے خارج ہے قلفہ میں جب پیشاب آپہنچے گا وضو ٹوٹ جائے گا۔ (شرح وقایہ)

# فصل سوم نفاس کے بیان میں

سوال : فرض غسل کی ایک قسم غسل بعد انقطاع نفاس ہے۔ نفاس کس کو کہتے ہیں ؟

جواب : نفاس وہ خون ہے کہ جو بعد بچّہ پیدا ہونے کے عورت کے رحم سے آتا ہے۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س : اس کی بھی کوئی حد متعین ہے ؟

[۱] چھونا اگر اس غلاف اور اس جلد سے ہو کہ جو قرآن شریف سے علیحدہ ہے تو درست ہے اگر اس غلاف اور جلد کے ساتھ ہے جو قرآن سے ملا ہوا ہے تو درست نہیں اور یہی حکم جنابت والی اور بے وضو پر بھی ہے مگر بچے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ (عالمگیری)

Marfat.com

جواب: اس کی کمی کی تو کوئی حد نہیں مگر زیادہ کی حد چالیس دن معین ہیں اس سے زیادہ نہیں ہوتا۔ تنویر الابصار

س: وہ نفاس والی کے جس نے پہلی مرتبہ بچہ جنا اور اس کو پچاس دن تک خون آیا یا عادت والی عورت جس کی عادت بیس دن کے نفاس کی ہے اور ایک دفعہ پچاس دن خون آیا تو ان دونوں عورتوں کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: وہ عورت کہ جس نے پہلی مرتبہ بچہ جننے کے بعد پچاس دن تک خون دیکھا۔ چالیس دن تک نفاس والی اور بعد چالیس دن کے متحاضہ ہوگی اور عادت والی زچہ کو بیس دن عادت کے موافق زچگی میں شمار ہونگے اور تیس دن باقی کے استحاضہ میں اسی طرح دونوں کی کمی زیادتی اور جماع اور غسل کے اوقات میں سب احکام نفاس کے مثل احکام حیض کے ہیں اور حیض کا مفصل بیان باب حیض میں گزر چکا ہے (درمختار)

س: اگر کسی عورت کا بچہ پیٹ چاک کر کے نکالا جائے تو ایسی عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: اگر خون جاری ہوا ہے تب تو یہ عورت نفاس والی ہے ورنہ زخم والی ٹھہرے گی اور نماز روزہ سب ادا کرے گی ــــــــ س: اگر کسی عورت حاملہ کے نصف سے کم بچہ نکل کر رہ گیا اور وقت نماز قریب الاختتام ہو تو کیا یہ عورت نفاس والی ہے؟ اور اس وقت کی نماز معاف ہے یا نہیں؟

ج: یہ عورت اس وقت نفاس والی نہیں ہے اور جب کہ نفاس ثابت نہیں تو نماز کس طرح معاف ہو سکتی ہے اس وقت کی نماز بھی اشارہ سے ادا کرے۔ جائے غور ہے کہ جب ایسے وقت میں نماز ادا کرنے کا حکم ہے تو صحیح اور تندرست عورت ذرا سے عذر کے ساتھ کیونکر نماز قضا کر سکتی ہے، ہاں اگر بچہ نصف سے زیادہ نکل آئے اور خون بھی جاری ہو جائے تو اب نماز معاف ہے اور یہ عورت نفاس والی ہوگی۔ (درمختار)

س: جوڑواں بچوں کی ماں کا نفاس اوّل بچہ کی ولادت سے ہوگا یا دوسرے بچے کی ولادت سے؟

ج: نفاس کے لئے اوّل بچہ کی ولادت معتبر ہے اور عدت کے لئے دوسرے بچہ کی۔ کیونکہ رحم کا منہ اوّل بچہ کی ولادت پر کھل جاتا ہے اس لئے اس کے بعد کا خون چالیس دن تک نفاس ہے اور عدت کے لئے انخلائے رحم ضروری ہے اور انخلائے رحم دوسرے مولود کے بعد ثابت ہوگا اس لئے عدت کے انقضا میں ولد ثانی کی ولادت معتبر ہے۔

س: کتنے عرصہ کے درمیان پیدا ہوئے بچے جوڑواں کہلائیں گے؟

ج: چھ مہینے سے کم کے عرصہ میں جو بچے پیدا ہوں۔ (درمختار)

س: چھ مہینے سے زیادہ کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ درمیان دو بچوں کے ہو تو وہ دو حمل اور دو نفاس قرار دیئے

Marfat.com

جائیں گے۔ (عالمگیری) ــــــــــ سوال: اسقاط والی کے لئے کیا حکم ہے؟
جواب: اگر اسقاط ایسی حالت میں ہوا جب کہ ظہور اعضاء ہو چکا تھا جو ایک سو بیس[۱] دن کے بعد ہوتا ہے اس کے بعد کے خون کے لئے نفاس کا حکم ثابت ہے اور اگر ظہور اعضاء سے پہلے اسقاط ہوا تھا تو وہ حیض کا ہے بشرطیکہ پندرہ دن طہر گزرنے کے بعد تین ہی دن خون جاری رہا ہو اور اگر تین دن خون جاری رہا مگر پندرہ دن کا طہر پہلے نہیں گزرا تو اب یہ استحاضہ ہے۔ (درمختار)

س: ایک عورت کا حمل ساقط ہو کر خون جاری ہوا اور یہ خبر نہیں کہ بعض اعضاء کی خلقت ظاہر ہوئی تھی یا نہیں، مثلاً اندھیرے میں گر پڑا اور پھینک دیا گیا، حمل کے دنوں کو بھول گئی تو اس عورت پر کیا حکم ہے؟

ج: یہ عورت اپنے حیض کے یقینی دنوں میں نماز وغیرہ ترک کرے اور باقی دنوں میں غسل کر کے نماز وغیرہ ادا کرے معذور کے مانند۔ (درمختار)

س: معذور کس کو کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

ج: معذور وہ ہے جس کا عذر ایک نماز کے پورے وقت کے برابر رہے اور اس کے روکنے میں بے قابو ہو جیسے نکسیر جاری ہو یا خون استحاضہ یا ریح یا پیشاب یا پیپ یا پانی کسی مقام بدن سے۔ اور اس کا حکم یہ ہے کہ وضو ہر نماز کے لئے کرے اور اس وضو سے اس وقت میں جو فرض اور نفل چاہے پڑھے معذور کے وضو کو وقت کا جانا توڑتا ہے یا دوسرے حدث کا لاحق ہونا، مثلاً ایک عورت مستحاضہ نے ظہر کا وضو کیا تو اب اس وضو سے امام اعظمؒ و امام محمدؒ کے نزدیک خروج ظہر کے وقت تک جو چاہے پڑھے جہاں وقت ظہر گزرا وضو ٹوٹا، اور اگر اس عورت کو استحاضہ کے سوا دوسرا حدث یعنی ناک سے خون کا جاری ہونا وقت کے اندر لاحق ہو تو اب ناقص وضو اس دوسرے حدث کا لحوق ہے نہ پہلے کا۔ (عالمگیری، درمختار)

س: اگر کسی معذور کا سارے وقت میں بالاستیعاب عذر نہیں ہے بلکہ تھوڑی دیر کو اس کا عذر منقطع بھی ہو جاتا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: جس کا عذر قلیل زمانہ کو منقطع ہو جاتا ہے وہ عدم انقطاع کی برابر ہے۔ (درمختار)

س: قلیل زمانہ معذور کے حق میں کیا رکھا گیا ہے؟

ج: جس میں معذور عذر سے خالی رہ کر نماز ادا کر سکے۔ (شامی)

س: معذور اپنے نجس کپڑے کو بھی دھو لے یا اسی سے نماز پڑھ لے؟

ج: اگر ایسی حالت[۱] ہے کہ جو دھو دے تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پھر دوبارہ نجس ہو جائے گا۔

---

[۱] مثل پیشاب کرنے یا پاخانہ کرنے یا نکسیر جانے وغیرہ کے ۱۲

Marfat.com

تو اس کے بغیر دھوئے نماز پڑھ لے ورنہ کپڑے کا دھونا واجب ہے اسی طرح بدن اور مکان کا حکم ہے (درمختار)

# فصل چہارم احکامات غسل

سوال: مفروض غسل میں کیا کیا چیزیں فرض ہیں جن کے بغیر ناپاکی دُور نہیں ہوتی ؟

جواب: تین۳ چیزیں ہیں، اوّل مُنہ بھر کر کلی کرنا، دوسرے ناک[1] میں پانی ڈالنا، تیسرے سارے بدن کا دھونا۔ (عالمگیری)

س: سنّتیں غسل میں کیا کیا ہیں ؟

ج: دس۱۰ ہیں ۱۔ نیت کرنا ۲۔ دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا ۳۔ بسم اللہ پڑھنا ۴۔ شرم گاہ کو پہلے غسل سے دھونا خواہ نجاست ہو یا نہ ہو ۵۔ وضو کرنا پھر ۶۔ تین بار سر اور تمام بدن پر پانی ڈالنا[2] ۷۔ قبلہ کی طرف مُنہ نہ کرنا جب کہ ننگا ہو ۸۔ تمام بدن پر پانی مل لینا تا کہ سارے بدن پر پانی اچھی طرح پہنچ جائے، ۹۔ ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھے ۱۰۔ پانی میں کمی اور زیادتی نہ کرنا۔ (عالمگیری، درمختار، کبیری)

س: مستحبات غسل کیا کیا ہیں ؟

ج: غسل کرتے وقت کلام نہ کرنا، بعد غسل کپڑے سے بدن پونچھ ڈالنا، اور باقی مستحبات وہی ہیں جو وضو کے ہیں سوائے استقبال قبلہ۔ (درمختار)

س: ناک میں خشک پپڑی مانع طہارت ہے یا نہیں ؟

ج: بیشک مانع طہارت ہے اسی طرح گندھا ہوا آٹا ناخنوں میں لگا رہنا مانع طہارت ہے، پہلے ناک کی پپڑی اور آٹے کو دُور کرے تب غسل کرے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ (درمختار، شامی)

س: کسی کے بدن یا بالوں میں مہندی یا روغن ملا ہوا ہو تو یہ مہندی یا روغن مانع طہارت ہے یا نہیں ؟

ج: یہ مانع طہارت اور غسل نہیں اور نہ ناخنوں میں میل مٹی کا ہونا۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: دانتوں میں ریشہ گوشت کا یا کوئی کھانا رہ جائے تو غسل اُتر جائے گا یا نہیں ؟

ج: اتر جائے گا ہاں اگر کوئی سخت چیز ہوگی کہ جو پانی پہنچنے کو مانع ہے تو غسل نہیں اُترے گا۔ (درمختار)

س: انگوٹھی یا کان کی بالیاں غسل کے وقت اتاری جائیں یا نہیں ؟

---

[1] ناک میں پانی ڈالنے کی حد یہ ہے کہ جہاں تک ناک کا چمڑا نرم ہے وہاں تک پانی پہنچ جائے (عالمگیری)

[2] پانی ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین بار سر پر پانی ڈالے پھر تین بار بائیں مونڈھے پر ڈالے۔ (درمختار)

Marfat.com

جواب: انگوٹھی یا بالی اگر اتنی تنگ ہے کہ پانی نہ پہنچ سکے تو اُتارنا واجب ورنہ حرکت کافی ہے (تنویر الابصار)

سوال: عورتوں کو چوٹی گندھی ہوئی کھولنا بروقت غسل کیسا ہے ؟

ج: ضروری نہیں ہے فقط بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچالیں اگر بال کھلے ہوں تو عورتوں پر سب کا دھونا واجب ہے اس لئے کہ اب حرج اور مشقت نہیں رہی جس طرح کہ مردوں کو ڈاڑھی کا دھونا اور کھلے بالوں کا دھونا واجب ہے۔ بوجہ حرج نہ ہونے کے صرف جڑوں کا تر کرنا کافی نہیں ہے۔ مرد عورت سے گندھے ہوئے بالوں میں مستثنیٰ ہے۔ اگر مرد کے سر پر بال گندھے ہوئے ہوں تو مرد پر بالوں کا کھولنا اور چیرنا بھی واجب ہے۔ (درمختار، شرح وقایہ)

س: گیسو چوٹی سے علاوہ گندھے ہوتے ہیں اُن کو بروقت غسل کھولے یا نہیں ؟

ج: ہاں گیسوؤں کا کھولنا عورتوں پر واجب ہے۔ (عالمگیری)

س: اگر کسی عورت کے سر پر پانی ڈالنا ضرر کرتا ہو تو وہ کیا کرے اور وہ اس عذر سے اپنے خاوند کو جماع سے منع کر سکتی ہے یا نہیں ؟

ج: سر کا مسح کرلے اور باقی بدن دھولے، عورت اس عذر سے اپنے خاوند کو جماع سے نہیں روک سکتی کیونکہ وہ حق خاوند ہے۔ شریعت میں رعایت حق خاوند کی کس قدر رکھی ہے جائے غور ہے (درمختار)

س: اگر کوئی شخص کلی کرنا غسل میں بھول گیا اور نماز کے وقت اس کو یاد بھی نہیں آئی۔ البتہ اس درمیان میں پانی ضرور پیا ہے تو اب اس شخص کو دوبارہ غسل کرنا چاہیئے یا کیا ؟

ج: غسل دوبارہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، درمیان کا پانی پینا بجائے کلی کرنے کے ہے بشرطیکہ منہ بھر کر پیا ہو، چسکی سے نہ پیا ہو۔ (درمختار)

س: غسل اور وضو کے لئے کس قدر پانی ہونا چاہیئے ؟

ج: ایک صاع[1] پانی غسل کے لئے اور ایک مد وضو کے لئے چاہیئے۔ لیکن اسراف اور کمی نہ ہو (عالمگیری)

س: جنابت والی کو غسل کی جگہ ایسی ملے کہ جہاں بے پردگی ہو تو کیا کرے ؟

ج: اگر مرد جنبی ہے اور بے پردگی بھی مردوں سے ہوتی ہے تو کچھ پرواہ نہ کرے مرد مردوں کے روبرو نہالے اور عورت عورتوں کے سامنے نہالے۔ کیونکہ نظر کرنا ہم جنس کی طرف خفیف تر ہے برخلاف غیر جنس کے اور اگر جنبی عورت ہے اور بے پردگی مردوں سے ہوتی ہے تو یہ عورت تیمم کرے اگر خوف جانے رہنے

[1] صاع ایک سو پینتیس ۱۳۵ تولہ کا ہوتا ہے اور مد اڑسٹھ ۶۸ تولہ کا ۱۲

Marfat.com

نماز کا ہو ورنہ تاخیر کرے غسل میں۔ (درمختار)

سوال: پانی سے استنجا بھی کرے یا نہیں؟

جواب: استنجا تو کسی صورت میں نہ مردوں مردوں کے سامنے نہ عورت عورتوں کی موجودگی میں کرے کیونکہ اوّل تو نجاستِ حقیقی ڈھیلوں سے دور ہو گئی اب صرف پانی سے فضیلت حاصل کرنا ہے اور اگر نجاستِ حقیقی زائل نہیں بھی ہوئی ہے تو نجاستِ حقیقی غلیظ بقدر درہم مانع صلوٰۃ نہیں، اور کشف عورت غیر کے سامنے سب طرح حرام ہے۔ (شامی)

# باب (۴) تیمّم

سوال: تیمم کس کو کہتے ہیں اور کس چیز پر ہوتا ہے؟

جواب: لغت میں تیمم مطلق قصد کو کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں تیمم اس قصد کو کہتے ہیں جو پاک کرنیوالی مٹی یا جنس مٹی کی طرف طہارت حاصل کرنیکی غرض سے کیا جائے درست ہے اور یہ مخصوصات امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ مٹی اور جنس مٹی پر یعنی پتھر، چونا، گیرو، ملتانی، سُرمہ، ہرتال، گندھک، یاقوت زبرجد، فیروزہ، عقیق، سینڈھا، نمک وغیرہ ان سب پر درست ہے۔ (تنویر الابصار، عالمگیری)

س: تیمم کی شرائط اور ارکان بیان کیجئے؟

ج: سات شرائط ہیں ۱۔ اسلام کا ہونا ۲۔ نیت کرنا ۳۔ مسح کرنا ۴۔ تین یا زیادہ انگلیوں سے مسح کرنا[۳] ۵۔ مٹی یا جنس مٹی کا ہونا ۶۔ مٹی یا جنس مٹی کا مطہر ہونا[۱] ۷۔ پانی کا نہ ہونا حکماً[۲] یا حقیقتاً۔ ارکان تیمم میں اوّل رکن دو ضرب ہیں یعنی اوّل ضرب مٹی پر مار کر منہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب مار کر دونوں ہاتھوں کا مسح کرے کہنیوں تک۔ دوسرا رکن تیمم کا استیعاب ہے یعنی ایسے طور پر منہ اور ہاتھوں کا مسح کرے کہ کوئی مقام مسح کرنے اور ہاتھ پہنچنے سے خالی نہ رہے۔

س: تیمم کی سنتیں بیان کیجئے؟

ج: ۱۔ بسم اللہ کہنا ۲۔ دونوں ہتھیلیوں کو اندر کی طرف سے مٹی پر مارنا ۳۔ ہتھیلیوں کو مٹی پر رکھ کر آگے کو کھینچنا ۴۔ ہتھیلیوں کا پیچھے کو ہٹانا ۵۔ ہتھیلیوں کو جھاڑنا ۶۔ مٹی پر ہاتھ رکھنے کے وقت انگلیوں کو کشادہ رکھنا ۷۔ ترتیب[۴] یعنی اوّل چہرے کا مسح کرنا پھر داہنے ہاتھ کو پھر بائیں کو مسح کرنا ۸۔

---

[۱] اگر مٹی ناپاک خشک ہو تو اس پر نماز درست ہے مگر اس سے تیمم درست نہیں وہ مستعمل پانی کے مانند پاک کرنے والی نہیں۔ [۲] حکماً یہ کہ بیماری یا خوف زیادتی بیماری وغیرہ سے پانی کا استعمال نہ کر سکتا ہو [۳] حقیقتاً یہ کہ پانی کا ایک میل تک اصلاً موجود نہ ہونا خواہ مسافر یا مقیم شہر یا باہر (درمختار و عالمگیری) [۳] تیمم کا بائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کو مع (باقی صفحہ ۲۵ پر)

پے درپے بلاتوقف مسح کرنا اس طرح پر کہ پانی کا استعمال کیا جاتا تو عضو متقدم خشک نہ ہوتا (درمختار)

**سوال:** تیمم کرنا کس شخص کو جائز ہے؟

**جواب:** اوّل اس شخص کو جو عاجز ہو اس مطلق پانی کے استعمال سے جو کافی ہو اس کی طہارت کو بسبب دوری ایک[1] میل کے، دوسرے اس شخص کو جو بسبب لاحق ہونے بیماری یا خوف زیادتی بیماری کے استعمال پانی سے عاجز ہو، تیسرے اس شخص کو جس کو پانی لینے میں دشمن کے سبب سے خوف آبرو جانے کا ہو یا جان جانے کا ہو عام ہے اس سے کہ یہ دشمن آدمی ہو یا غیر آدمی، مثلاً سانپ یا آگ وغیرہ (تنویر الابصار، درمختار، شامی)

**س:** آبِ مطلق اور کافی کی قید کس لئے لگائی گئی ہے؟

**ج:** یہ قید اس واسطے کہ آبِ مقید اور غیر کافی بمنزلہ معدوم کے ہے یعنی اگر کسی شخص کے پاس آبِ مقید یعنی گلاب، کیوڑہ، آبِ باقلہ، آبِ تربوز وغیرہ موجود ہے تو اس پانی سے وضو نہیں کر سکتا یا غیر کافی اس قدر پانی ہے کہ خواہ اس سے وضو کرے یا نجاستِ حقیقی جو کپڑے اور بدن کو مانع نماز لگی ہوئی ہے دُور کرے تو اس قدر پانی سے بھی وضو درست نہیں، کپڑے اور بدن کو دھو دے اور وضو کے بدلے تیمم کرے سب کے نزدیک یا بقدر پیاس عام ہے اس سے کہ اپنی پیاس ہو یا غیر کی آشنا ہو یا اجنبی تو ان سب صورتوں میں باوجود کافی پانی وضو کے لئے ہونے کے پھر غیر کافی سمجھا گیا اور تیمم جائز ہوا۔ (درمختار)

**س:** جن نمازوں میں بسبب خوف مخلوق کے تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوا ہے جیسا کہ عورت کو مرد فاسق کے سبب، مدیون کو قرض خواہ کے سبب وغیرہ وغیرہ آیا۔ بعدہٗ رفع خوف ان نمازوں کا اعادہ ہے یا نہیں؟

**ج:** اگر یہ خوف مرد فاسق اور قرض خواہ وغیرہ کے دلانے سے پیدا ہوا ہے تب تو بعد رفع اس نماز کا اعادہ ہے اور اگر مرد فاسق اور قرض خواہ وغیرہ کو دیکھ کر خوف خود بخود پیدا ہوا ہے اور خوف سے تیمم کر کے نماز پڑھے تو اس نماز کا اعادہ نہیں ہے۔ (درمختار)

اور پھر اس نے تیمم کر کے نماز پڑھی تو یہ عجز بندہ کی جانب سے پیدا ہوا اور فعل عباد حق اللہ کے اسقاط میں معتبر نہیں اور خوف بغیر کہے دشمن کے خود بخود اس کو دیکھ کر پیدا ہوا تو وہ ایسا ہے جیسے مرض پیدا ہو گیا۔ چونکہ اس کے پیدا کرنے میں کوئی درمیان نہیں ہے اور وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اس لئے اس پر

---

(بقیہ صفحہ ۲۴) کچھ ہتھیلی کے اوپر پشت سیدھے ہاتھ کی رکھ کر انگلیوں کے سروں سے کہنیوں تک کھینچے بعد اس کے انگلی شہادت اور انگوٹھے اور باقی ہتھیلی سے باطن ہاتھ کا مسح کرلے انگلیوں کے سروں تک اسی طرح پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنے (شرح وقایہ)

[1] ایک میل چار ہزار گز کا ہوتا ہے اور گز ۲۴ انگل اور انگل جو کا اور میل کا فاصلہ جانب توجہ میں جس طرف کو جا رہا ہے دو میل ہے اور دائیں بائیں جانب ایک میل معتبر ہے۔ (شرح وقایہ، درمختار)

اعادۂ نماز کا حکم نہیں ۔ (شامی)

سوال: اگر کسی نے قرآن پڑھنے کے لئے قبرستان میں جانے کے لئے یا دفن میت کے لئے یا اذان کے لئے یا کسی اور غیر مقصود عبادت کے لئے تیمم کیا تو اس تیمم سے نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب: اس تیمم سے فرض نماز ادا نہیں کر سکتا کیونکہ تیمم میں ایسی عبادت مقصود کی نیت شرط ہے کہ جو بغیر طہارت کے صحیح نہیں اور یہ سب مذکورہ سوال بے طہارت بھی درست ہیں ۔ (عالمگیری، شرح وقایہ)

س: اگر سجدۂ تلاوت کے لئے یا نماز جنازہ کے لئے تیمم کیا تو کیا اس سے بھی فرض نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج: ہاں پڑھ سکتا ہے کیونکہ یہ دونوں مقصودہ عبادت ہیں اور یہ بلا طہارت درست نہیں ۔ (درمختار)

س: کیا نماز جنازہ کو غیر معذور اس حالت میں کہ پانی موجود ہے اور تندرست بھی ہے صرف تیمم سے ادا کر سکتا ہے ؟ —— ج: ادا کر سکتا ہے جب کہ نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو اگرچہ جنبی اور حائضہ ہی کیوں نہ ہو مگر ولی میت کو درست نہیں اسی طرح کسوف اور خسوف اور عیدین[1] کی نمازوں کو بھی بخوف فوت ہو جانے کے تیمم سے صحیح آدمی اور پانی والا پڑھ سکتا ۔ غرض جو نمازیں اپنا خلیفہ نہیں رکھتی ہیں وہ فوت ہو جانے کے خوف سے تیمم کے ساتھ باوجود موجود ہونے پانی کے اور تندرستی کے پڑھی جا سکتی ہیں ۔ (درمختار، شامی) س: کیا سجدۂ تلاوت کو ایسی حالت میں تیمم سے نہیں کر سکتا ؟

ج: نہیں کر سکتا، کیونکہ اس کے فوت ہو جانے کا خوف نہیں، وضو کر کے کر سکتا ہے (درمختار، شامی)

س: جمعہ کی نماز بھی بخوف تلف ہو جانے کے پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟

ج: اس نماز کو بھی نہیں پڑھ سکتا کیونکہ جمعہ خلیفہ ظہر موجود ہے ۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: ایک شخص کنویں پر پہنچا مگر رسی ڈول نہ ہونے سے عاجز ہے اب اس شخص پر بھی تیمم کرنا درست ہے یا نہیں ؟

ج: درست ہے بشرطیکہ اس کے پاس کوئی کپڑا ایسا نہ ہو کہ اس کو کنویں میں ڈال کر اور نچوڑ کر وضو کر سکے (تنویر الابصار، عالمگیری، شامی)

س: ایک شخص کے پاس کپڑا تو موجود ہے مگر قیمتی ہے اگر اس کو کنویں میں ڈالے تو کپڑا بگڑ جانے کا اندیشہ ہے، یہ شخص وضو کرے یا تیمم ؟

ج: اگر بقدر ضرورت پانی کی قیمت سے زیادہ نقصان اس کپڑے کے تر ہونے سے لازم آئے تو

---

[1] یہ حکم کل نماز عید فوت ہو جانے پر ہے اور اگر مقتدی وضو کر کے شریک ہو سکتا ہے بعض نمازیں تو تیمم اب درست نہیں رہا، اسی طرح جنازہ کی تکبیر میں شریک ہو سکتا ہے تو تیمم روا نہیں ۔ (شامی، طحطاوی)

تیمم کرے ورنہ اسی صورت سے کوئیں میں ڈال کر وضو کرے۔ (درمختار)

سوال: ایک جنبی آدمی کیساتھ جانور ہے اور پانی اس قدر ہے کہ غسل کرلے یا جانور کو پلادے، فرمایئے وہ کیا کرے؟

جواب: اگر اس کے پاس ایسا برتن موجود ہے کہ جس میں غسالہ جمع ہو سکے تو اس برتن میں بیٹھ کر خود غسل کرے اور اس غسالہ سے جانور کی دفع تشنگی کرے اور اگر ایسا برتن نہیں تو خود تیمم کرے اور جانور کو پلادے (درمختار)

س: ایک شخص نے بوجہ پانی نہ ہونے کے تیمم کیا اور پانی اس کو بعد تیمم کے مل گیا مگر اسی وقت کسی ایسے مرض میں مبتلا ہوا کہ غسل یا وضو نہیں کرسکتا، تو اب وہی تیمم پہلا باقی رہا یا تیمم اور کرلے؟

ج: وہ تیمم کہ جو بحالت پانی نہ ہونیکے کیا گیا تھا باطل ہوا اس لئے کہ رخصت کے اسباب کا معتبر ہونا پہلے رخصت کے شمارہ اور کفایت کرنے کو مانع ہے تو اب دوسرا تیمم دوسرے سبب سے کریگا (درمختار)

س: ایک نماز کے تیمم سے کئی وقت کی نماز ادا کرسکتا ہے یا صرف اسی وقت کی؟

ج: ہمارے نزدیک تیمم مطلق بدلا ہے وضو اور غسل کا تو جس طرح ایک وضو اور غسل سے کئی وقتوں کی نماز فرض اور نفل ادا کرسکتے ہیں اسی طرح اس کو بھی ادا کرسکتے ہیں۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: اگر تیمم کرتے وقت انگوٹھی یا عورتیں چوڑیوں کو نکالیں نہیں تو جائز ہوگا یا نہیں؟

ج: تیمم درست نہیں ہوگا کیونکہ مسح کے وقت انگوٹھی اور چوڑیوں کا ماتحت مسح سے خالی رہے گا ہاں اگر چوڑیوں اور انگوٹھی کو جگہ سے ہٹالیں اور مسح اس مقام کا کرلیں تو پھر نہ اُتاریں تیمم درست ہوجائیگا (درمختار)

س: کوئی شخص خود تیمم نہیں کرسکتا تو کیا دوسرا اس کو تیمم کروائے؟

ج: ہاں کروائے انھیں ۲ دو ضربوں کے ساتھ اوّل ضرب سے اس کے مُنہ کو مسح کرادے پوری[1] طرح پر دوسری ضرب کے ساتھ اپنے ایک ہاتھ سے اس کے ایک ہاتھ کو اور اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کے دوسرے ہاتھ کو مسح کرادے مگر نیت تیمم کرنے والے پر ہے نہ کرانے والے پر۔ (درمختار، شامی)

س: ایک مسافر کے پاس دوسرا آدمی ایسا ہے جس سے پانی کا حال دریافت کرسکتا ہے لیکن اس مسافر نے دریافت کئے بغیر تیمم سے نماز پڑھ لی بعد نماز اس سے دریافت کیا اور اس نے قریب پانی بتایا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

ج: نہیں ہوئی، ہاں اگر یہ مسافر پہلے نماز سے دریافت کرلیتا اور وہ نہ بتاتا پھر یہ مسافر تیمم کرکے نماز پڑھتا اور بعد میں پانی کے قریب ہونے کا نشان دیتا تو نماز جائز ہوجاتی اس لئے کہ جو تلاش اس پر واجب تھی وہ اس نے کرلی۔ پہلی صورت میں مسافر نے تلاش نہ کی اس لئے نماز نہیں ہوئی۔ مزید برآں اگر مسافر بغیر تلاش کئے پانی

---

[1] پورے طور پر اس طرح کہ اگر ایک بال یا نتھنوں کے کناروں کو یا دیوار ناک کو چھوڑ دے گا تو تیمم درست نہ ہوگا۔ دوسرے کو تیمم کرادے یا خود کرے۔

کے نماز پڑھ لے تو گنہگار ہوگا، کیونکہ اس نے اس چیز کو ترک کیا جو اس پر واجب تھی یعنی تلاش اور اگر پانی کی جگہ تک ایک میل کا فاصلہ ہے اور اب اس پانی کے ملنے کی امید میں وقت تنگ ہو جائے تو یہ انتظار مستحب ہے نماز کے آخری وقت مستحب تک انتظار کرنا، اور اگر امید نہ ہو تو تاخیر نہ کرے۔ (تنویر الابصار، عالمگیری)

سوال: ایک کافر نے اسلام لانے سے پہلے تیمم کیا اور دوسرے نے وضو کیا یہ دونوں بعد اسلام کے نماز اس تیمم اور وضو سے ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: جس نے تیمم کیا ہے وہ عند الطرفین[۱] نماز نہیں ادا کر سکتا کیونکہ تیمم میں نیت شرط ہے اور وہ اسلام لانے سے پہلے نیت کا اہل نہیں تھا اور جس نے وضو اسلام لانے سے پہلے کیا تھا وہ بعد اسلام لانے کے اسی وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ وضو میں نیت شرط نہیں۔ (عالمگیری، تنویر، درمختار)

س: اگر کسی کے آدھے سے زیادہ اعضا زخمی ہوں تو وہ کیا کرے؟

ج: تیمم کرلے، شمارہ[۲] کی راہ سے وضو میں اور پیمائش کی راہ سے غسل میں (عالمگیری، تنویر، درمختار)

س: کیا تیمم اور دھونا جمع نہیں ہوتا؟ ج: دونوں جمع نہیں ہوتے۔ (تنویر، درمختار)

س: ایک مسافر کے پاس پانی ہے مگر یہ گمان اس کے کہ یہ پانی کافی نہیں ہے نماز تیمم سے پڑھ لی اور بعد نماز کے معلوم ہوا کہ پانی کافی ہے تو اب کیا کرے؟ ج: وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے گا۔ (درمختار)

س: ایک مسافر نے تیمم کر کے نماز شروع کی اور اثنائے نماز میں دوسرے شخص کے پاس پانی معلوم ہوا تو اب کیا کرے؟

ج: اگر اس کو گمان غالب ہے کہ پانی مانگنے سے دیدیگا تو نماز توڑ دے اور اگر نہ دینے کا گمان ہے تو نماز نہ توڑے اور اگر پہلے نماز ایسے شخص کو پاوے اور پھر اس کے بغیر مانگے ہوئے صرف اس وہم پر کہ پانی مانگنے سے نہ دیگا تیمم سے نماز پڑھے گا تو درست نہ ہوگی اور اگر شک کی حالت میں نماز پوری کرلی تو اور پھر نماز کے بعد اس شخص سے پانی مانگا اور اس نے دیدیا[۳] تو پھر وضو کر کے نماز پڑھے اور پہلے انکار کیا اور پھر دیا تو نماز پہلے تیمم کے ساتھ درست ہوئی لیکن اب تیمم جاتا رہا۔ (عالمگیری، شرح وقایہ)

س: دو برتنوں میں پانی ہے ایک برتن کا پانی پاک دوسرے کا ناپاک ہے مصلی نہیں جانتا کہ پاک کون سا ہے اور

---

[۱] عند الطرفین یعنی نزدیک امام اعظم و امام محمد رحمہا [۲] یعنی وضو میں اکثر اعضا کا بلحاظ استعمال اعتبار ہے پس چہرہ اور دونوں ہاتھ اور سر زخمی ہوں اور پاؤں زخمی نہ ہوں تو تیمم کرے کیونکہ اعضا تعداد میں زیادہ ہوئے اور غسل میں اکثر ت کا اعتبار بلحاظ پیمائش ہے پس اگر اکثر حصہ بدن کا زخمی ہوا اور تھوڑا نہ ہوا تو غسل کا تیمم کرے (عالمگیری، شامی)

[۳] خواہ وہ قیمتاً ہی پانی دے مگر قیمت دستور سے زیادہ نہ ہو۔ ۱۲

ناپاک کون سا، تو ایسی صورت میں کیا کرے۔ ج: تیمم کرے۔ (شرح وقایہ)

سوال: قیدی وغیرہ کو اگر پانی اور مٹی دونوں پر قدرت نہ ہو تو کیا کریں ؟

جواب: بسبب حرمت اوقات نمازیوں کے مشابہ ہو جائیں اگر پاک زمین پائیں ورنہ نماز کا اشارہ ہی کریں کھڑے ہو کر پھر جب پانی اور مٹی وغیرہ پر قدرت ہو تو اس نماز کا اعادہ کریں۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: سفر میں ایک مرد ہے ایک عورت، مرد پر غسل جنابت ہے عورت پر غسل حیض، اور وہاں پر ایک میت بھی ہے پانی صرف اس قدر ہے کہ ایک کو کافی، تو اب یہ پانی کون استعمال کرے ؟

ج: اگر یہ پانی ان میں سے کسی کی ملک ہو تو مالک ہی کا صرف کرنا اس پانی کا اولیٰ ہے اور اگر وہ سب کی ملک ہے تو میت مستحق ہے سب تیمم کریں اور اگر پانی مباح ہے تو جنبی سب سے اولیٰ ہے کیونکہ نجاست جنابت کی سب سے اشد ہے۔ واضح رہے تیمم، غسل اور وضو کا ایک ہی طرح پر ہے۔ (عالمگیری)

س: ایک مٹی سے کئی آدمی یا ایک ہی شخص کئی مرتبہ تیمم کر سکتا ہے یا نہیں ؟

ج: ایک آدمی کئی مرتبہ کر سکتا ہے اور جماعت بھی کر سکتی ہے مٹی پانی مستعمل کے حکم میں نہیں (درمختار)

س: کن کن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے ؟

ج: جن چیزوں سے تیمم کی اصل یعنی وضو جاتا ہے اور پانی پر قادر ہونے سے بھی۔ (تنویر الابصار)

س: جنبی کو پانی ملا مگر غسل کے وقت کوئی عضو باقی رہ گیا بعد ازاں حدث اصغر ہو گیا پھر دونوں حدثوں کے لئے ایک تیمم کیا بعد اس کے اتنا پانی ملا کہ وضو اور بقیہ عضو غیر مغسول جنابت کی کفایت کرتا ہو تو اب کیا کرے ؟

ج: وضو اور بقیہ عضو غیر مغسول دونوں کو دھولے تیمم دونوں حدثوں کا باطل ہو جائے گا اور اگر اتنا پانی ہے کہ صرف بقیہ غیر مغسول کو کفایت کرتا ہے نہ وضو کو تو غسل کے حق میں تیمم ٹوٹ گیا پھر وضو کے حق میں باقی ہے اور اگر صرف ایک کے لئے کافی ہے خواہ اس سے وضو کرے یا عضو غیر مغسول کو دھولے تو پہلے اس عضو کو دھولے جو غسل باقی رہا ہے مگر وہ تیمم جو واسطے حدث اصغر کے تھا نزدیک امام محمدؒ کے ٹوٹ گیا۔ اس حدث کا تیمم دوبارہ کرے اور نزدیک امام ابو یوسفؒ کے وہ پہلا تیمم بدستور ہے اور اگر اس نے اس قدر پانی سے وضو کر ہی لیا اور عضو غیر مغسول کو نہیں دھویا تو جنابت کے حق میں اس کا تیمم ٹوٹ گیا، دونوں روایتوں کے موافق تو اب پھر تیمم کریگا۔

(شرح وقایہ، شامی)

س: ایک شخص نے ایک جماعت کو جنگل میں تیمم کرتے دیکھ کر کہا کہ اے جماعت والو یہ پانی ہے جو تم سے چاہے وضو کرے اور وہ پانی ایک شخص کے وضو کے لائق ہے۔ تو جماعت والوں کو کیا کرنا چاہئے اور

---

[1] یعنی رکوع اور سجود کریں وجوبا (درمختار)

Marfat.com

اگر یوں کہا کہ اس قدر پانی ہیں نے تم سب کو دیا تو کیا کرنا چاہئے ؟
ج: صورت اوّل میں جب ایک شخص وضو کرے گا سب کے تیمم باطل ٹھہریں گے کیونکہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قدرت اس قدر پانی کی حاصل ہوئی کہ جس سے وضو کر سکتا تھا اور دوسری صورت میں کسی کا بھی تیمم نہ جائے گا کیونکہ اس موہوب پانی میں سب کا حصہ ہے اور ہر ایک حصہ اتنا نہیں جو وضو کو کافی ہو تو گویا کسی نے اپنی طہارت کے موافق نہیں پایا۔ ہاں اگر سب مل کر ایک شخص کو ہبہ کردیں تو امام اعظم رح کے نزدیک تیمم اس شخص کا جس کو جماعت نے پانی ہبہ کیا ہے باطل نہ ہوگا کیونکہ ہبہ مشترک شے کا امام کے نزدیک درست نہیں۔ تو گویا پانی ملک واہب پر ہی ہے اور صاحبین کے نزدیک تیمم اس شخص کا جس کو پانی جماعت نے دیدیا ہے جاتا رہا اس شخص کو اسی پانی سے وضو درست ہے۔ (شرح وقایہ)

# باب (۴): موزوں پر مسح کرنا

**سوال:** موزوں پر مسح کرنا کیسا ہے ؟
**جواب:** درست ہے حضرت امام ابوحنیفہ رح نے عقائد میں علامت اہل سنت والجماعت سے اس کو رکھا ہے۔
س: سفر و حضر دونوں میں درست ہے ؟
ج: ہاں دونوں میں درست ہے مگر مدت کے تعین میں مقیم اور مسافر کے حق میں فرق ہے مقیم کی مدت مسح ایک رات دن ہے وقت حدث[1] سے اور مسافر کی مدت مسح تین رات دن ہے وقت حدث سے، اب اس عرصہ میں ایک رات دن یا تین رات میں جب حدث ہو تو تمام وضو کرے مگر پیر نہ دھوئے اس پر مسح کرتا رہے اور یہ حکم ہے وضو کے لئے جنابت والے کے لئے نہیں ہے۔ (عالمگیری، تنویر الابصار)
س: مقیم نے موزوں پر مسح کیا اور ایک دن و رات گزرنے سے پہلے مسافر ہوا اس کیلئے کیا حکم ہے ؟
ج: اس کی مدت تین دن و رات جو مسافر کے لئے ہی مقرر ہو جائے گی اسی طرح اگر مسافر ایک رات دن گزرنے سے پہلے مقیم ہو جائے تو اب اس مسافر کی میعاد مسح ایک دن کی ہوگی۔ (عالمگیری)

---

[1] ایک مقیم نے صبح کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا اور اس کا گیارہ بجے دن کے وضو ٹوٹ گیا تو اب دوسرے دن گیارہ بجے تک جب حدث ہو وضو کرے بجائے پیر دھونے کے موزوں پر مسح کرتا رہے اب دوسرے دن گیارہ بجے کے وقت اگر باوضو ہے تو صرف دونوں پیر موزوں سے نکال کر دھو دے باقی وضو درست ہے او از سر نو تمام وضو مع پاؤں کے پانی کے ساتھ کرے۔ اسی طرح مسافر تین رات دن تک وقت حدث سے مسح کرتا رہے ۱۲ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال: اگر مقیم بعد ختم مدت مسح مسافر ہوا یا مسافر ایک دن رات گزرنے کے بعد مقیم ہوا تو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

جواب: موزوں کو پیر سے نکال کر پھر سے دھوئے۔ (عالمگیری)

س: وہ کون سے موزے ہیں جن پر مسح درست ہے ؟

ج: وہ موزے چمڑے کے و بانات وغیرہ کے ہیں جن میں پانی اثر نہ کرے اور ان کو پہن کر سفر طے کر سکتا ہو اگر لوہے اور لکڑی کے ہوں گے تو مسح درست نہ ہوگا اس لئے کہ ان کو پہن کر آدمی عادت کے موافق بے تکلف چل نہیں سکتا اسی طرح سوت کی جرابوں پر بھی مسح درست نہیں، کیونکہ ان میں پانی سرایت کرتا ہے (عالمگیری)

س: کس مقدار کا موزہ مسح کے لئے چاہئے ؟

ج: جس سے دونوں ٹخنے چھپ جائیں، اگر موزہ ایسا ڈھیلا ہو کہ ڈھیلے پن کے سبب اوپر سے پاؤں دکھائی دیں تو اس پر بھی مسح درست ہے۔ (شرح وقایہ)

س: اگر موزہ پھٹا ہوا ہو تو کس مقدار تک مسح جائز ہے ؟

ج: اگر پیر کی تین انگلیوں کے برابر پھٹا ہوا ہے اور چلنے کے وقت پیر موزوں سے اس قدر کھل جاتا ہے تو مسح درست نہیں اور اگر اس سے کم ہے تو درست ہے اور اگر لمبا پھٹا ہے کہ اس میں تین انگلیاں برابر سما جاتی ہیں لیکن اتنا کھلتا نہیں تو مسح درست ہے اور اگر چلنے کے وقت اتنا کھل جاتا ہے تو مسح درست نہیں، ایسے ہی ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہے اور جمع کرنے میں تین انگلیوں کے موافق ہو گیا ہے تو مسح درست نہیں اور اگر دونوں موزے تین انگلیوں کی مقدار پھٹے ہوئے ہیں تو مسح درست ہے (عالمگیری)

س: ایک شخص کا ایک پاؤں پورا موزہ سے نکلا یا بعض حصہ تو یہ شخص اسی پاؤں کو دھووے یا دونوں کو یا اسی کو دھووے اور دوسرے پر مسح کرے ؟

ج: اکثر قدم نکل جانے سے مسح دونوں پاؤں کا ٹوٹ جاتا ہے اب دونوں ہی پاؤں کو موزے سے نکال کر دھووے اس لئے کہ موزوں میں دھونا اور مسح کرنا جمع نہیں ہوتا۔ (شرح وقایہ)

س: مسح کس طرح کرے ؟

ج: مسنون طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو مع ہتھیلیوں کے داہنے موزے کے اگلے حصہ پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں مع ہتھیلیوں کے بائیں پاؤں کے موزے کے اگلے حصہ پر رکھے اور انگلیوں کو کھولے ہوئے پنڈلی کی طرف ٹخنوں سے اوپر تک کھینچے۔ (عالمگیری)

س: ایک شخص نے انگلیاں کشادہ نہ کیں مگر مقدار تین انگل ہاتھ کی مسح کیا، کیا آیا اس کا مسح درست ہے ؟

Marfat.com

ج: درست ہے لیکن خلاف سنت ہے ایک ہی انگلی سے ایک ہی مرتبہ مسح کرنا بھی درست نہیں (عالمگیری)

سوال: ایک شخص نے ایک ہی انگلی سے ایک ہی جگہ تین مرتبہ خط کھینچا یہ بھی درست ہے یا نہیں؟

جواب: درست نہیں، ہاں تین جگہ علیحدہ علیحدہ اگر خط کھینچا تو درست ہے اور اگر کوئی شخص الٹا مسح کرے یعنی پنڈلیوں سے پاؤں کی انگلیوں کی طرف کھینچے تو یہ بھی خلاف سنت ہے (عالمگیری)

س: ایک شخص موزوں پر مسح بھول گیا پھر مینہ پڑا یا پانی بقدر تین انگشت کے پڑا یا ایسی گھاس پر چلا کر جو مینہ کے پانی سے تر ہے اس کا بھی مسح ہوگیا یا نہیں؟

ج: اس شخص کا مسح ہوگیا اسی طرح سر پر مینہ کا پانی پڑنے سے بھی سر کا مسح ہوجائیگا (عالمگیری)

س: موزوں پر ایسی جگہ مسح کرنا کہ جو پاؤں سے خالی ہے درست ہے یا نہیں؟

ج: درست نہیں، اگر اس جگہ میں پاؤں لے جاؤں لے جاکر مسح کرے تو درست ہے پھر اس جگہ سے پاؤں جدا ہونے پر دوبارہ مسح کرے گا۔ (عالمگیری)

س: اگر ایک موزہ کے اندر پانی چلا جائے جس سے تمام پاؤں بھیگ جاوے اس صورت میں مسح قائم رہے گا یا نہیں؟

ج: اس صورت میں بھی مسح ٹوٹ جائے گا پاؤں کو موزہ سے نکال کر پھر دھووے (شرح وقایہ)

س: مسح کو توڑنے والی چیزیں کیا کیا ہیں؟

ج: جو چیزیں کہ وضو کو توڑنے والی ہیں وہ سب مسح موزہ کو بھی توڑنے والی ہیں اور دونوں موزوں سے دونوں پاؤں کا نکالنا یا صرف ایک کا یا اکثر قدم کا نکالنا بھی ناقص مسح ہے اور مدت کا گزرنا بھی مسح کو توڑتا ہے پانی موجود ہونے کے وقت۔ (عالمگیری)

س: دستانوں پر بھی مسح درست ہے یا نہیں؟

ج: دستانوں پر مسح درست نہیں، اسی طرح عمامہ، ٹوپی اور برقعہ پر جائز نہیں (شرح وقایہ)

س: اس مسح کا اس معذور کے حق میں جس کا وضو وقت کے جاتے رہنے سے ٹوٹ جاتا ہے کیا حکم ہے؟

ج: معذور کو اگر وضو کے وقت عذر موجود نہ تھا اور اس نے بعد وضو کامل موزہ پہنا تو اب اس کو مثل تندرستوں کے مدت معلومہ تک مسح جائز ہے اور اگر وضو کرتے وقت یا ایک موزہ پہنتے وقت عذر پیدا ہوا ہو تو مسح وقت کے اندر جائز ہے خارج وقت جائز نہیں۔ (عالمگیری)

س: جس شخص کو مدت مسح ختم ہونے کے بعد پاؤں کے اکڑ جانے کا بسبب سردی کے ہو اس شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب : اس شخص کے موزوں کے مسح کا حکم ساقط ہوا۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی پر بندھی ہوئی لکڑی یا تختی کے مسح کا حکم طاری ہوا جس کو جبیرہ کہتے ہیں (عالمگیری) تو اب اس وقت میں آدھے سے زیادہ کا مسح کفایت کرتا ہے برخلاف مسح موزہ کے (درمختار) جبیرہ کا حکم ہے کہ جب تک زخم کا دھونا یا مسح کرنا یا پٹی کھولنا ضرر کرے اس وقت تک جبیرہ پر مسح کرے، پھایا اور پٹی بھی اسی حکم میں ہے۔ (شرح وقایہ)

سوال : زخم کے ساتھ بعض اچھی جگہ بھی بند رہنے میں آجاتی ہے اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

جواب : جب کہ دھونا اور کھولنا مضر ہو تو اس جگہ کا بھی مسح زخم کے ساتھ درست ہے بلکہ گرد پٹی کے اگر کچھ بدن سے کھلا رہے اور اس کے دھونے میں خوف ہو کہ پٹی تر ہونے سے زخم میں نقصان ہوگا تب بھی مسح درست ہے۔ (شرح وقایہ)

س : ایک شخص کا زخم تو ایسا نہیں ہے کہ جس پر مسح ضرر دے مگر پٹی ایسی صورت سے باندھی گئی ہے کہ جس کے کھولنے میں نقصان ہے یعنی خون سے چپک گئی ہے اس طرح کہ اگر اس کو اکھاڑتے ہیں تو زخم کی تازگی کا احتمال ہے تو اس صورت میں مسح پٹی پر ہوگا یا زخم پر ؟

ج : ایسی صورت میں مسح پٹی پر ہوگا۔ (درمختار، شامی)

س : ایک شخص کو پٹی کھولنے میں ضرر ہے یعنی ایسی جگہ پر بندھی ہوئی ہے کہ خود نہیں باندھ سکتا اور نہ کوئی دوسرا آدمی باندھنے والا ہے اب بھی مسح کرے یا کھول کر دھووے ؟

ج : یہ شخص بھی صاحب عذر ہے، مسح کرے گا۔ (عالمگیری)

س : کسی کا پھایا خود گر پڑے بغیر گرائے اُس کے لئے کیا حکم ہے ؟

ج : اگر زخم اچھا نہیں ہوا اور جبیرہ یا پھایا گر پڑا تو نہ دھونا اس جگہ کا لازم ہوا اور نہ مسح سابقہ باطل ہوگا اور اگر زخم کے اچھے ہونے کے سبب سے پھایا گرا ہے تو اب مسح باطل ہے اور دھونا اس جگہ کا واجب ہے (عالمگیری)

س : زخم کی پٹی پر مسح کیا پھر وہ گر گئی اور دوسری پٹی بدلی تو اب دوبارہ مسح کرے یا نہیں ؟

ج : دوبارہ مسح کرنا بہتر ہے۔ (عالمگیری)

س : پٹی اور جبیرہ پر مسح کس حد تک ضروری ہے ؟

ج : آدھے سے زیادہ، اگر آدھے سے کم پر مسح کرے گا تو درست نہ ہوگا (عالمگیری، درمختار)

س : کیا اس میں حدث اکبر اور اصغر کی کوئی قید ہے ؟

ج : نہیں، دونوں حالتوں میں برابر ہے خواہ بے وضو باندھے یا جنابت والا سب پر مسح ہے (درمختار)

س : اگر اوپر کی پٹی دُور ہو جائے تو نیچے کی پٹی پر مسح کا اعادہ ہے یا نہیں ؟

Marfat.com

ج: نیچے کی مٹی پر اعادہ واجب نہیں مگر مستحب ہے۔ (درمختار)

سوال: اگر کوئی دوسرے آدمی سے موزے پر مسح کرائے تو درست ہے یا نہیں؟

جواب: درست ہے مگر نیت وہ کرے جس کے موزہ پر مسح ہو۔ (عالمگیری)

# باب (۵) نجاست کے بیان میں

سوال: نجاست کتنی طرح کی ہوتی ہے؟

جواب: دو طرح کی ہوتی ہے، ایک نجاست حکمیہ، دوسری نجاست حقیقیہ۔

س: نجاست حکمیہ کس کو کہتے ہیں؟ اور یہ کس چیز سے دور ہوتی ہے؟

ج: نجاست حکمیہ وہ ہے جو نظر نہ آئے صرف شارع کے حکم سے بدن پر ایسی ناپاکی طاری ہوتی ہو جس کا وجوب ازالہ عذر سے ساقط نہیں، جیسے حدث[1] اکبر یا حدث[2] اصغر، کہ بظاہر کوئی ناپاکی بدن سے لگی ہوئی نہیں معلوم ہوتی اور پھر ایسی ناپاکی ہو کہ کسی عذر وجوب ازالہ کی معافی نہیں کیونکہ نجاست کے وجود کا تحقق حکماً ہے اسی واسطے اس کا نام حکمیہ رکھا گیا اور یہ مطلق پانی سے دور ہوتی ہے نہ مقید پانی سے۔ (تنویر، درمختار، شامی)

س: مطلق پانی کس کو کہتے ہیں؟ اور مقید پانی کس کو؟

ج: مطلق پانی وہ ہے جس کے اندر رہنا اور پیاس کا دور کرنا اور نباتات کا اگانا اور بے رنگ ہونا پایا جاوے کہ جو اس کی پیدائشی صفتیں ہیں جیسے مینہ کا پانی، دریا، ندی، کنویں اور چھوٹے بڑے چشموں کا پانی اور ان پانیوں کی پاکی کا بیان مفصل پانی کے بیان میں آگے آئے گا اور مقید پانی وہ ہے جو بغیر قید کے نہ بولا جائے، مثلاً تربوز کا پانی، باقلہ کا پانی، عرق گلاب، عرق کیوڑہ، عرق بادیان، وغیرہ ایسے پانیوں سے نجاست حقیقی دور ہوتی ہے نہ نجاست حکمی۔ (شامی، کبیری)

س: نجاست حقیقیہ کس کو کہتے ہیں؟

ج: نجاست حقیقیہ وہ ہے جو نظر آوے جیسے پیشاب، پاخانہ وغیرہ اور اس نجاست کی مقدار معافی کی بھی معین ہے کیونکہ اس کے وجود کا تحقق حقیقتاً ہوتا ہے اس لئے اس کو حقیقیہ کہا گیا اور یہ دو قسم کی ہوتی ہے غلیظہ اور خفیفہ

س: غلیظہ کس کو کہتے ہیں؟

ج: امام صاحبؒ کے نزدیک غلیظہ اس کو کہتے ہیں جس میں دو نص متعارض نہ ہوں اور صاحبین کے نزدیک جس میں مجتہدین رحمہم اللہ کا اختلاف نہ ہو۔ (شامی)

[1] حالت جنابت [2] بے وضو ہونے کی حالت۔

Marfat.com

سوال: نجاست غلیظہ میں کیا کیا چیزیں ہیں ؟

جواب: جو چیزیں آدمی کے بدن سے ایسی نکلتی ہیں کہ جن سے غسل یا وضو واجب ہوتا ہے سوائے ریح کے، جیسے پاخانہ، پیشاب، منی، مذی ودی، خون حیض، نفاس، خون استحاضہ، کچلہو، پیپ، خون جاری، منہ بھر قے[1]، ان کے علاوہ شراب اور پاخانہ اور پیشاب ان چوپایہ جانوروں کا گوشت حرام ہے خواہ درندے ہوں مثل شیر، بلی وغیرہ کے یا ہوں مثل گدھے وغیرہ کے۔ پاخانہ بط اور مرغی کا اور سانپ اور جونک کا اور گوبر گائے بھینس کا اور مینگنی اونٹ، بکری کی اور ہر حلال جانور چوپایہ کا پاخانہ اور غیر ماکول اللحم پرند جانوروں کا پیشاب سوائے چمگادڑ کے اور مردار یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔ (کبیری، درمختار، عالمگیری)

س: نجاست غلیظہ کا کیا حکم ہے ؟ اور نجاست خفیفہ کس کو کہتے ہیں ؟

ج: نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہے تو ساڑھے چار ماشہ کے وزن اور پتلی ہے تو ہتھیلی کے گڑھے کے برابر کپڑے یا بدن پر لگ جاوے تو اس قدر معاف ہے، نجاستِ خفیفہ امام صاحبؒ کے نزدیک وہ ہے جس میں دو نص متعارض اور صاحبین کے نزدیک وہ ہے جس میں مجتہدین کا اختلاف ہو مثلاً گھوڑے اور حلال جانور کا پیشاب مثل گائے، بکری وغیرہ کی بیٹ ان پرند جانوروں کی جن کا گوشت کھانا حرام ہے۔ (تنویر، درمختار)

س: نجاستِ خفیفہ کا کیا حکم ہے ؟ ج: کمتر چوتھائی سے ہر کپڑے اور بدن کا معاف[2] ہے مثلاً انگرکھا یا بدن پر نجاستِ خفیفہ لگی تو اب دیکھنا چاہیئے کہ دامن میں نجاست لگی یا آستین میں یا کلی میں، اگر دامن میں لگی ہے تو چوتھائی سے کم دامن کا اس آلودگی سے معاف ہے، اسی طرح بدن پر لگے تو دیکھے کہ ہاتھ میں ہے یا کمر میں یا پیٹ میں، اگر ہاتھ میں ہے تو ہاتھ کا چوتھائی حصہ معاف ہے۔ ہر عضو کا علیحدہ علیحدہ کم چوتھائی کا دیکھا جائیگا۔ اور یہ حکم ہر عضو کا کپڑے اور بدن کے واسطے ہے نہ کہ پانی کے لئے کہ پانی اور ہر چیز بہنے والی کے حق میں کوئی بھی مقدار معاف نہیں اور اگر تھوڑی سی نجاست گر جائے گی تو سارا پانی ناپاک ہو جائے گا خواہ نجاستِ غلیظہ ہو یا خفیفہ۔ (شامی، عالمگیری)

س: نجاست حقیقیہ کس کس چیز سے دور ہوتی ہے ؟

ج: آبِ مطلق اور آبِ مقید کے دھونے سے ۲۔ رگڑنے[3] سے مثل جوتے اور چمڑے کے موزے

---

[1] بچہ کی قے کا بھی یہی حکم ہے [2] معاف سے مراد یہ ہے کہ اس قدر نجاست کے ساتھ نماز اصل نہیں صحیح ہے اور یہ مراد نہیں کہ مکروہ بھی نہیں بلکہ مقدار معینہ کا دور کرنا واجب ہے اگر دور نہ کرے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور اس مقدار سے کم کا دور کرنا سنت ہے اور دور نہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور زیادہ مقدار معینہ سے دھونا فرض ہے اور نہ دھونا مبطل نماز ہے، یہی حکم نجاست خفیفہ کا ہے (درمختار) [3] رگڑنا خواہ زمین پر ہو خواہ لکڑی یا ناخن یا پتھر وغیرہ سے ہو۔

Marfat.com

کے جب کہ جسم دار نجاست لگے ۳۔ پونچھنے سے مثل آئینہ اور روغنی برتنوں وغیرہ کے جن میں بعد پونچھنے کے اثر نجاست باقی نہ رہے ۴۔ خشک ہونے سے مثل زمین کے خشکی حرارت آفتاب سے ہو یا ہوا سے ۵۔ چھیلنے سے مثل لکڑی کے ۶۔ ذات کے بدلنے سے مثلاً شراب سرکہ ہو جائے یا گدھا نمک سار میں نمک ہو جائے ۷۔ آگ میں جلانے ۸۔ اکثر میں سے بعض کے نکال دینے سے جیسے اناج کو بروقت جدا کرنے بھوسی کے جس کو گاہنا کہتے ہیں بیل گوبر اور پیشاب کرتے ہیں اگر اس میں سے کچھ نکل گیا تو سب اناج پاک ہو گیا یا روئی تھوڑی جو کہ نصف سے ناپاک تھی اور پھر دُھنکی گئی تو بعض حصے نکل جانے سے جو دُھنکنے میں جاتا رہا باقی روئی پاک ہو گئی۔ (درمختار، شامی، عالمگیری)

سوال: چھاچھ، دودھ، تیل مستعمل پانی، ان سے بھی نجاست حقیقی دُور ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں، اس لئے کہ ان میں چکنائی ہوتی ہے، ہاں مستعمل پانی سے نجاست حقیقی دور ہو جاتی ہے۔ (درمختار)

س: اکثر یہ مشہور ہے کہ یہ پانی تو ہے مگر پاک کرنے والا نہیں، اس کے کیا معنی؟

ج: اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ یہ پانی نجاستِ حکمیہ کا پاک کرنے والا نہیں ہے۔ یعنی اس پانی سے غسل اور وضو نہیں کر سکتے۔ (درمختار، عالمگیری)

س: مستعمل پانی کس کو کہتے ہیں؟

ج: مستعمل پانی وہ ہے جس سے حدث دور کیا جائے یا عبادت کی نیت سے بدن پر صرف کیا جائے، جس وقت یہ پانی عضو سے جُدا ہو مستعمل ہو جاتا ہے۔ (درمختار)

س: بدن یا کپڑے پر غلیظ اور خفیفہ دونوں نجاستیں لگیں اور اپنی مقدار معافی سے دونوں نجاستیں کم ہیں تو اب کیا حکم ہے؟

ج: ایسی صورت میں نجاست خفیفہ نجاست غلیظہ کے تابع ہوتی ہے، دونوں کی مقدار ملا کر دیکھا جائے اگر غلیظ کی مقدار کو پہونچ جائیں تو غلیظہ کا حکم ہوگا۔ (درمختار)

س: کپڑے کو کس طرح دھوئے؟

ج: جو نجاست کپڑوں میں نمودار نہیں اس کا تو محل دھونے والے کے گمان غالب میں ایک بار

---

لہ یہ حکم زمین اور ان چیزوں کے حق میں ہے جو زمین پر ثابت اور قائم ہیں ۲ہ اگر برتن مٹی یا پتھر کا ہے اور نجاست اس کے اجزا میں گھس گئی ہے تو آگ میں جلانے سے بھی نجاست دُور ہو جاتی ہے اسی طرح گوبر اور لید کی راکھ سے طہارت کرنے کا فتویٰ ہے۔ بکری کی سری خون میں بھری ہوئی جلادی جائے وہ بھی پاک ہے مٹی کے برتن جو نجس مٹی سے بنائے جائیں یا وہ اینٹیں جو نجس پانی سے بنائی جائیں اور پھر آگ میں پکائی جائیں سب پاک ہیں ۳ہ مگر شرط یہ ہے کہ جس قدر حصہ ناپاک ہوا ہے اس مقدار میں یا اس سے زیادہ نکل جائے نہ کم۔ (شامی، عالمگیری)

Marfat.com

کے دھونے سے پاک ہوجاتا ہے اور وسواس والے کے لئے تین بار یا سات بار دھونا اور نچوڑنا مبالغہ کے ساتھ معتبر ہے اور جو نجاست کہ نمودار ہو اس کا زوال عین واثر معتبر ہے خواہ دھونے سے ایک ہی بار کے ہو۔ (درمختار)

سوال : اگر کسی چیز پر ایسی بدبودار نجاست لگ جائے کہ جس کی بدبو دھونے کے بعد بھی نہ جائے مثلاً ناپاک تیل یا مُردار جانور کی چربی لگ جائے کہ بعد دھونے کے دُور نہ ہو ان کے لئے کیا حکم ہے ؟

جواب : تین بار دھو ڈالنے کے بعد نجاست کی بدبو یا تیل کی چکنائی کا رہنا مضر طہارت نہیں، ہاں اگر مُردار جانور کی چکنائی ہے تو البتہ مضر طہارت ہے اس لئے کہ وہ عین نجاست ہے۔ (درمختار)

س : ایک شخص نے نجس کپڑے بقدر اپنی طاقت کے بعد دھونے کے نچوڑا، پھر کسی دوسرے شخص نے اپنی طاقت کے موافق اسی کپڑے کو نچوڑا اب اس کپڑے میں سے چند قطرے پانی کے نکلے اس کپڑے کی طہارت کا حکم پہلے نچوڑ میں ہے یا پچھلے میں ؟

ج : ہر شخص بقدر اپنی طاقت کے احکام کا مخاطب ہے دوسرے کی طاقت سے یہ شخص قادر نہیں ٹھہرے گا اگر پہلے شخص نے اپنی طاقت کے موافق نچوڑ لیا تھا تو اس کے نزدیک پاک ہو گیا تھا، دوسرے نے جب نچوڑا تو اس کے نزدیک اب پاک ہوا۔ (درمختار)

س : اگر کوئی شخص کپڑے کو باریک ہونے کے سبب نچوڑنے میں مبالغہ نہ کرے جب بھی وہ کپڑا پاک ہوگا یا نہیں ؟ کیونکہ اس نے اپنی طاقت کے موافق نچوڑا نہیں ہے ؟

ج : یہ کپڑا بسبب ضرورت کے پاک ہوجائے گا۔ (درمختار)

س : بڑے فرش دری وغیرہ جو نچوڑنے میں نہیں آتے، ان کی طہارت کس طرح پر ہے ؟

ج : اتنا کثیر پانی ڈالے کہ جس سے زوال عین نجاست ہوجائے کہ اس قدر کثیر پانی ڈالنے سے طہارت ہوجاتی ہے۔ بلا شرط نچوڑنے[1] اور سکھانے[2] کے لئے۔ (درمختار)

س : نجاست غلیظہ اور خفیفہ کا بخار اور دھواں اگر کپڑے اور بدن کو لگ جائے تو کیسا ؟

ج : جب تک اثر نجاست مثل رنگ یا بدبو کپڑے پر پیدا نہ ہو کپڑا اور بدن پاک ہے۔ (شامی)

س : ایک شخص کے کپڑے اور بدن پر نجاست لگ گئی اور یہ یاد نہیں کہ کون سے مقام پر لگی ہے تب یہ شخص کیا کرے ؟ ج : وہ شخص اپنے گمان غالب پر بدن یا کپڑے کو دھو ڈالے خواہ نجاست دوسری طرف لگی ہوئی ہو بدن الکل نے بھی دھو دے تو بھی کپڑا پاک ہوجائے گا۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س : کیا یہ طہارت بعد علم کے بھی رہے گی یعنی اب معلوم ہوا کہ ناپاکی فلاں جگہ پر تھی، کیا پہلا دھونا کافی ہوگا ؟

[1] مراد جس کو نچوڑنا مشکل ہو وہاں پے درپے دھونا یا پانی کا جاری قائم مقام نچوڑنے کے ہے ۱۲ [2] سکھانے سے مراد تقاطر کا بند ہوجانا ہے ۱۲

Marfat.com

جواب: بعد علم کے طہارت نہیں رہ سکتی اب جس طرف کا علم ہوا ہے اسی طرف دھوڈالے (درمختار)
سوال: دیوار یا چھت کہ جو گوبر اور مٹی سے لیپی جاوے بعد خشک ہونے کے اگر اس پر گیلا کپڑا رکھ دیں تو ناپاک ہوگا یا نہیں ؟
جواب: اس سے کپڑا ناپاک نہیں جب تک کہ اثر نجاست نہ پایا جائے۔ (عالمگیری)
س: پاک کپڑا ناپاک پانی میں دھویا گیا اور نچوڑنے کے بعد تری رہ گئی اس کو پاک خشک کپڑے میں لپیٹا گیا جس میں اس کی تری آئی تو اس کپڑے کے لئے کیا حکم ہے ؟
ج: جب تک ناپاک کپڑے کی تری اس قدر پاک کپڑے میں نہ پیدا ہو کہ نچوڑنے میں قطرے نکلیں اس وقت تک پاک ہے۔ (عالمگیری)
س: جانور کے ذبح کے بعد جو خون اس کی رگوں میں اور گوشت میں رہ جاتا ہے اس سے جو کپڑا آلودہ ہو جائے وہ کیسا ہے ؟
ج: پاک ہے اس لئے کہ خون جاری نہیں ہے اس سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اگرچہ بہت ہو، اگر جاری خون گوشت میں لگ جاوے اور اس خون سے کپڑے اس مقدار تک جو کہ نجاست غلیظہ کی مقدار اوپر بیان کی گئی ہے آلودہ ہو جائیں تو کپڑے ناپاک ہو جائیں گے مگر جگر اور تلی کا خون پاک ہے۔ (درمختار، عالمگیری)
س: جانور کا پتہ کیسا ہے ؟
ج: ہر جانور کے پتہ کا حکم اُس کے پیشاب کے حکم میں ہے، نجاستِ خفیفہ اور نجاستِ غلیظہ ہونے میں۔ (عالمگیری)
س: مُجگال جانوروں کا کیسا ہے ؟
ج: مُجگال ہر جانور کا اس کے پاخانہ کے حکم میں ہے۔ (عالمگیری)
س: مُردہ جانور کی کیا کیا چیزیں پاک ہیں ؟
ج: بال، ہڈی، پٹھہ، کھر، سُم، سینگ، پر، پشم، چونچ، ناخن، دانت، یہ سب چیزیں پاک ہیں بشرطیکہ ان میں کسی پر چکنائی نہ ہو مگر دودھ جو بکری کے تھن میں بعد مرنے کے رہ جائے پاک ہے (درمختار، عالمگیری)
س: آدمی کے سر کے بال کیسے ہیں ؟
ج: پاک ہیں، بشرطیکہ اکھڑے ہوئے نہ ہوں۔ (عالمگیری)
س: مچھر، پسو، جوں، مچھلی، اور جس قدر جانور پانی میں رہتے ہیں ان کا خون کیسا ہے ؟
ج: ان سب کا خون پاک ہے اگرچہ بہت ہو۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال: دودھ دوہتے وقت بکری کی مینگنی دُودھ میں گر جائے تو دودھ ناپاک ہوا یا نہیں ؟
جواب: اسی وقت اگر سالم پھینک دیں تو بضرورت پاک ہے اور اگر ٹوٹ جائے تو دودھ ناپاک ہو گیا (عالمگیری)
س: پاخانہ کی مکھیاں کپڑے اور بدن پر بیٹھیں تو کپڑا اور بدن ان سے ناپاک ہوتا ہے یا نہیں ؟
ج: اگر بہت سی ہوں گی تو ناپاک ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)
س: چوہے کی مینگنی گیہوں میں گر جائے اور گیہوں کے ساتھ پس کر آٹا ہو جائے یا تیل میں گرے تو کیا حکم ہے ؟۔ ج: جب تک اس کا مزہ نہ بدلے آٹا پلید نہ ہوگا۔ (عالمگیری)
س: اگر گھی جما ہوا ہو اور اس میں چوہا مر جائے یا اور نجاست پڑ جائے تو اب یہ گھی کس طرح پاک ہو سکتا ہے؟
ج: چوہا مُردہ کے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دیا جائے باقی گھی پاک ہے اور جمے ہوئے گھی کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی طرف سے گھی نکالا جائے تو اسی وقت سب مل کر برابر نہ ہو جائے۔ (عالمگیری)
س: اگر پتلا گھی یا تیل یا اور کوئی چیز مثل شہد یا چھاچھ کے ہو اور اس میں نجاست گر جائے تو کیسے پاک کرے ؟۔ ج: اس میں پانچویں حصہ کا پانی ڈال کر تین دفعہ جوش دیں اور ہر دفعہ پانی کو جلائیں، تیسری دفعہ پاک ہو جائے گا (شامی عن القہستانی) اور بعض نے مقید کیا ہے کہ جتنا شہد وغیرہ ہو اتنا ہی پانی ڈال کر تین دفعہ جوش دیں اور ہر دفعہ پانی جلا دیں۔ (طحطاوی علی مراقی الفلاح)
س: گوشت، گھی، دودھ، سڑا ہوا کھانا درست ہے یا نہیں ؟
ج: گوشت درست نہیں، دُودھ اور گھی درست ہے۔ (درمختار)
س: اگر چوہا مرا ہوا یا کوئی نجاست لوٹے میں پائے اور پانی حمام یا مٹکے سے لیا جاتا ہے مگر یہ خبر نہیں کہ چوہا حمام میں مرا یا مٹکے یا کنویں میں سے یا حمام یا مٹکے میں سے آئی تو اب ایسی حالت میں نجاست کا حکم کس پر کیا جائے ؟
ج: جس برتن میں نجاست پائی جائے اسی پر نجاست کا حکم ہوگا اور لوٹے کا پانی نجس ہوا نہ کہ مٹکا اور کنواں اور حمام کا اس لئے کہ حادثات کی اضافت اقرب اوقات کی طرف ہوتی ہے۔ (درمختار، شامی)
س: ایک شخص کے پاس تین گھڑے ہیں ایک گھڑے میں شہد ہے دوسرے میں گھی اور تیسرے میں شیرہ خرما ہے پھر ہر ایک میں سے ایک حصہ لے کر باہم مخلوط کیا اس میں سے مُردہ چوہا نکلا یا اور کوئی نجاست نکلی تو اب کیا کرے ؟۔
ج: اس چوہے کو آفتاب کی تپش میں رکھے اگر اس سے چکنائی نکلے تو گھی کا گھڑا ناپاک ہے اور اگر جما ہوا رہا تو شہد کا گھڑا ناپاک ہے اور اگر نرمائی اور چیپ پیدا ہو تو شیرہ خرما کا گھڑا ناپاک ہے کیونکہ دھوپ سے گھی پگھلتا ہے اور شہد سمٹتا ہے اور شیرہ خرما نرم ہوتا ہے۔ (درمختار)

Marfat.com

سوال: ذبیحہ اور آب طعام کی حرمت اور حلت میں دو خبریں متعارض ہو جائیں تو کس پر عمل کرے ؟
جواب: دونوں خبروں کو ساقط الاعتبار کر کے اصل پر عمل کرے یعنی ذبیحہ کو حرام سمجھے کیونکہ ذبیحہ میں بوجہ تعذیب اصل حرمت ہے اور پانی اور کھانے کو حلال جانے کیونکہ پانی اور کھانے میں اصل حلت ہے (درمختار)
س: کافروں کے مستعمل کپڑے پاک ہیں یا ناپاک ؟
ج: پاک ہیں لیکن پائجامہ کو بغیر دھوئے اگر نماز پڑھے گا تو مکروہ ہوگی۔ (ردالمحتار)
س: مشرکوں کا جھوٹا پاک ہے یا ناپاک ؟
ج: مطلق آدمی کا جھوٹا پاک ہے خواہ وہ کافر ہو یا مشرک، مرد ہو یا عورت، جنبی ہو یا حائضہ۔
(درمختار، تنویر الابصار)

س: اجنبی عورت کا جھوٹا مکروہ مشہور ہے یہ کیوں ؟
ج: یہ کراہت بسبب لذت گیری کے ہے نہ بسبب نجاست کے۔ (درمختار، شامی)
س: کافر اور مشرک تو نجس ہیں بقول اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ ان کا جھوٹا پاک کیونکر ہے ؟
ج: کفار اور مشرکین کی نجاست اعتقادی ہے اگر حسی نجاست ہوتی تو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کافر کو مسجد میں شب باش نہ ہونے دیتے، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے (شامی) لیکن یہ ضرورت کے وقت کا مسئلہ ہے نہ کہ بے ضرورت بھی، اس لئے کہ جھوٹے میں اثر ضرور ہے۔
س: وہ کون سے جانور ہیں جن کا جھوٹا پاک ہے ؟
ج: گھوڑے اور گدھے اور خچر اور کل ان جانوروں کا جھوٹا جو حلال ہیں خواہ چارپایہ ہوں یا پرند پاک ہے، سوائے مرغی کوچہ گرد اور گائے نجس خوار کے۔ (عالمگیری)
س: وہ کون سے جانور ہیں جن کا جھوٹا ناپاک ہے ؟
ج: سور، کتا، ہاتھی، اور کل چوپائے جن کا گوشت حرام ہے جھوٹا بھی حرام ہے (عالمگیری، شامی)
س: وہ کون سے جانور ہیں جن کا جھوٹا مکروہ ہے ؟
ج: بلی کا بشرطیکہ اس نے فوراً پانی پیا نہ ہو چوہا کھانے کے بعد، اور ان جانوروں کا جو گھروں میں رہتے ہیں جیسے چوہے اور چھپکلی وغیرہ اور ان پرند جانوروں کا جھوٹا جن کا گوشت حرام ہے مثلاً کوے اور چیل اور باز وغیرہ کے اور یہ کراہت بھی دولت مندوں کے لئے ہے نہ غریبوں کے لئے (عالمگیری، درمختار)
س: گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک بیان کیا گیا ہے حالانکہ ان کا جھوٹا مشکوک ہے یہ کیوں کر ؟
ج: اس کی مشکوکی خود پاک ہونے کے اندر نہیں ہے بلکہ دوسرے کو پاک کرنے کے اندر ہے (درمختار)

سوال: کسی جگہ سوائے اس مشکوک پانی کے اور کوئی پانی نہیں ہے تو کیا کرے ؟

جواب: اس مشکوک پانی سے بھی وضو کرے گا اور پھر تیمم بھی کرے صرف ایک یعنی وضو یا تیمم پر اکتفار جائز نہیں۔ (عالمگیری)

س: پسینہ جانوروں کا کیسا ہے ؟

ج: پسینہ ہر جانور کا اس کے جھوٹے کے حکم میں ہے جس کا جھوٹا پاک ہو اس کا پسینہ بھی پاک ہو اور جس کا جھوٹا ناپاک ہو اس کا پسینہ بھی ناپاک ہو اور جس کا جھوٹا مکروہ ہو اس کا پسینہ بھی مکروہ ہو (تنویر الابصار)

س: آدمی کا پسینہ کیسا ہے ؟

ج: پاک ہے خواہ کافر ہو یا مشرک، جنبی ہو یا حائضہ، نہ اس سے کپڑے ناپاک ہوتے ہیں نہ بدن۔ (درمختار)

س: لعاب ہاتھی کا جو اس کی سونڈ کے اندر سے گرتا ہے کیسا ہے ؟

ج: ناپاک ہے۔ (عالمگیری)

# باب (۶) پانی کی پاکی اور ناپاکی کے بیان میں

س: مطلق پانی کہ جس سے نجاست حکمیہ دور ہو جاتی ہے کتنی قسم پر ہے ؟

ج: دو قسم پر ہے، ایک جاری پانی، دوسرا بند پانی۔

س: جاری پانی کس کو کہتے ہیں ؟

ج: جس کو لوگ عرف میں بہتا ہوا کہیں۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: کس مقدار میں نجاست گر جانے سے جاری پانی ناپاک ہوگا ؟

ج: جاری پانی نجاست کی مقدار پر نجس نہیں ہوتا جب تک کہ نجاست کا اثر جاری پانی کے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ، بو اور مزہ کو نہ بدل دے۔ جس وقت نجاست کے سبب ایک بھی صفت جاری پانی کی متغیر ہو گی جاری پانی ناپاک ہو جائے گا۔ (تنویر الابصار)

س: جاری پانی کا کوئی وصف جب نجاست سے بدل جائے پھر کس طرح پاک ہو سکتا ہے ؟

ج: جب پانی اس میں اس قدر مل جائے کہ اس کے وصف متغیرہ کو دور کر دے تب پاک ہو جائیگا۔

س: بہت سے آدمی تالاب یا نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کریں تو کیا وضو جائز ہوگا ؟

ج: ہاں جائز ہے۔ (عالمگیری)

س: چھت پر نجاست پڑی ہوئی ہو اور مینہ برسا اور چھت ٹپک کر کپڑے پر پڑا اب یہ کپڑا ناپاک

Marfat.com

ہوا یا نہیں ؟

جواب: جب تک مینہ برس رہا ہے جاری پانی کے حکم میں ہے اس وقت ٹپکنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا جس وقت مینہ بند ہوگیا پھر اگر پانی ٹپکے گا تو کپڑا ناپاک ہوجائیگا اور یہ حکم طہارت کا عین برسنے کی حالت میں بھی اس وقت تک ہے جب کہ پانی کے اوصاف ثلاثہ میں تغیر نہ ہوا ہو اور اگر چھت کی نجاست کے اثر سے ٹپکے پانی میں تغیر ہوگیا ہے تو عین برسنے کی حالت میں بھی کپڑا ناپاک ہوجائے گا اسی طرح اگر چھت پر متفرق مقامات میں نجاست پڑی ہو اور اگر نجاست پرنالے کے پاس ہو اور اکثر پانی یا نصف اس نجاست سے مل کر آتا ہو تو اب یہ پانی ناپاک ہو۔ (عالمگیری، کبیری، درمختار)

س: بند پانی کے قسم پر ہے ؟ ج: دو قسم پر، ایک قلیل دوسرا کثیر۔

س: بند پانی کثیر کس کو کہتے ہیں ؟

ج: بند پانی کثیر وہ ہے کہ ایک طرف کی نجاست پڑی ہوئی کا اثر دوسری طرف نہ پہنچے، علماء متاخرین نے اس کی مقدار عام فہم یوں کردی ہے کہ جو حوض دہ دردہ مربع چالیس گز اور مدور اڑتالیس گز ہو اس میں پانی کثیر ہوتا ہو اس مقدار کے حوض میں ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف نہیں پہنچتا ہے اور حوض کبیر بھی اسی مقدار سے تعبیر کیا جائے گا اور گہرائی صرف اس قدر معتبر ہے جس سے پانی بھرنے کے وقت چلو سے زمین نہ کھل جائے اور یہی گہرائی جاری پانی کے لئے بھی ہے (عالمگیری، درمختار)

س: کثیر پانی کی پاکی اور ناپاکی کا کیا حکم ہے ؟

ج: اس کی پاکی اور ناپاکی کا وہی حکم ہے جو جاری پانی کا ہے یعنی جب اثر نجاست سے ایک صفت بھی بدلے، خواہ رنگ بدلے یا بدبو بدلے اسی وقت پانی بھی ناپاک ہوجائیگا۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: ایک حوض اوپر سے وہ دردہ کی مقدار ہے اور نیچے سے کم ہے ایسا حوض نجاست گرنے سے ناپاک ہوگا یا نہیں ؟

ج: نہیں، لیکن ہاں جب اوپر کا پانی فنا ہوکر نیچے اس مقدار پر پہنچے جو دہ دردہ سے کم ہو تب ناپاک ہوگا۔

س: ایک حوض نیچے سے تو دہ دردہ ہو اور اوپر سے اتنا نہیں، نجاست گرجانے پر اس کا کیا حکم ہے ؟

ج: اس حوض کا پانی ناپاک ہے جب تک نیچے وہ دہ دردہ کی مقدار کو نہ پہنچے۔ (درمختار)

س: حوض کبیر میں جہاں نجاست پڑی ہوئی ہے وہ جگہ بھی پاک ہے یا نہیں ؟

ج: اگر نجاست نظر آتی ہے تو ناپاک ہے اس جگہ سے بقدر ایک چھوٹے حوض کے ہٹ کر وضو اور غسل کرے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال : ایک جوہڑ جس میں پانی ناپاک بھرا تھا پھر وہ خشک ہوگیا دوبارہ اسی میں پانی بارش کا جمع ہوا تو اب وہ پہلی نجاست اس پانی سے عود کرے گی یا نہیں ؟

جواب : عود نہیں کرے گی اور یہ پانی پاک ہے ۔ (عالمگیری)

س : حوض کبیر میں کائی جمی ہوئی ہے اس سے بھی وضو اور غسل درست ہے یا نہیں ؟

ج : اگر کائی ہلانے سے ہل جاتی ہے تب تو درست ہے ورنہ نہیں، اسی طرح پانی پر جمی ہوئی برف کا بھی یہی حکم ہے ۔ (عالمگیری، کبیری)

س : اگر جنگلوں میں کثیر اور قلیل مقدار کے پانیوں میں بوجہ گر جانے پتے وغیرہ کے بدبو آنے لگتی ہے ایسے پانی سے وضو اور غسل درست ہے یا نہیں ؟

ج : درست ہے نجاست کے سبب سے تو ذرا سے تغیر کا بھی اعتبار ہے اور پاک چیز کے سبب سے تغیر کا اس وقت اعتبار ہے جب کہ پتلا پن جاتا رہے یا پانی پانی نہ رہے ۔ (عالمگیری، درمختار)

س : کسی پانی میں بدبو تو آرہی ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ بدبو نجاست کی ہے یا ناپاک چیز کی ایسے پانی سے وضو اور غسل درست ہے یا نہیں ؟

ج : درست ہے جب تک وقوع نجاست کا نہ ہو، اس لئے کہ اکثر پانی ٹھہرنے سے بھی بدبودار ہو جاتا ہے ۔ (درمختار)

س : بند پانی قلیل کس کو کہتے ہیں اور اس کا حکم نجاست کیا ہے ؟

ج : جو مقدار میں دہ در دہ سے کم ہو۔ قلیل پانی ، قلیل نجاست سے ہی ناپاک ہو جائے گا، اس پانی کے لئے بغیر اوصاف ثلاثہ کی قید نہیں ہے ۔ (درمختار)

س : کتنی قلیل نجاست اس پانی کو ناپاک کردے گی ؟

ج : جس کے گرنے سے پانی کو حرکت ہو جائے گی ۔ (درمختار)

س : کنویں میں اونٹ یا بکری کی مینگیاں یا گوبر اور لید گر جائے تو کیا حکم ہے ؟

ج : جب تک بہت[1] نہ گریں کنواں پاک ہے اور یہ حکم ٹوٹی اور ثابت تر اور خشک سب پر یکساں ہے ۔ (عالمگیری)

س : بہت کس کو کہتے ہیں ؟

---

[1] یہ اس کنویں کا حکم ہے جس کا بچاؤ مینگیاں وغیرہ سے دشوار ہو۔ ۱۲

Marfat.com

جواب: بہت وہ ہے جس کو مبتلیٰ[1] بہت سمجھے۔ (عالمگیری، شامی)

سوال: کوّے اور چیل کی بیٹ سے کنواں نجس ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: ان سے کنواں نجس نہیں ہوتا۔ (درمختار)

س: جب قلیل نجاست قلیل پانی کو نجس کر دیتی ہے تو پھر اس کی کیا وجہ کہ گوبر اور لید وغیرہ مذکورالصدر نجاستوں سے جب تک بہت نہ ہو کنواں نجس نہیں ہوتا؟

ج: بے شک قیاس تو یہی چاہتا تھا کہ کنواں ان چیزوں سے ناپاک ہو جائے مگر عموم بلوہ کے سبب ایک حد تک خاص چیزوں کے ساتھ کنویں کو نجس نہیں کیا۔ دوسرے کنویں کے احکام برخلاف قیاس آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہیں، یہی وجہ ہے کہ کسی شئے نجس سے تو سارا پانی نجس نکالا جائے اور کسی شئے سے چند ڈول اور کسی شئے نجس سے کچھ بھی نہیں، جیسے کہ آگے مفصل مسائل معلوم ہوں گے۔ اس لئے کنویں کے ساتھ اور قلیل پانی ملحق نہیں ہو سکتے۔ اگر مٹکے وغیرہ میں ان نجاستوں مذکورہ میں سے تھوڑی نجاست بھی گر جائے گی تو فوراً سارا پانی پھینکا جائے گا۔ (ہدایہ)

س: اس حکم میں جنگل اور شہر کے کنوؤں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

ج: فرق ہے، یہ حکم بسبب ضرورت اور نہ بچاؤ ہو سکنے کے جنگل اور ان کنوؤں کے ساتھ جہاں مویشی کی آمد و رفت زیادہ رہتی ہے مخصوص ہے اور شہر میں بھی اگر ضرورت[2] مجبور کرے تو بموجب اس مسئلہ مسلمہ اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ جب تک بہت نہ ہوں مینگنی وغیرہ سے ناپاک نہیں ہوگا۔ (شامی)

س: کنویں کے مفصل احکام بیان کیجئے؟

ج: کنویں کا پانی جن چیزوں کے گرنے سے نکالا جاتا ہے دو قسم کی چیزیں ہیں۔ ایک قسم کی چیزیں تو وہ ہیں کہ جن کے گرنے سے بالاجماع سلف پانی کا نکالنا ہی کنویں کی طہارت ہے۔ دوسری قسم کی وہ ہیں جن سے کنویں کا پانی نکالنا مستحب ہے اور یہ اسی کنویں کے لئے ہے جو دہ دردہ کی مقدار کا نہیں ہے اور اگر وہ دہ دردہ کی مقدار کا کنواں ہوگا تو وہ مثل جاری اور کثیر پانی کے ہوگا اور اس کے احکامات اوپر درج ہو چکے ہیں۔

---

[1] مبتلی وہ ہے جس کو سوائے اس کنویں کے پانی کے اور پانی نہ ملے [2] ضرورتیں ناجائز کو جائز کر دیتی ہیں مثلاً اس پیاسے کو کہ جس کو جان کا خوف ہو، شراب کا پینا اور بھوکے کو خنزیر کا گوشت کھانا علیٰ ہذا اور بہت سی چیزیں ہیں کہ جن کو ضرورت نے جائز کر دیا ہے، اس قاعدہ کے تحت ہندوستان میں وہ کنویں بھی داخل ہیں جن میں بسبب غلبہ کفار نہاتے وقت ان کی دھوتیوں کی چھینٹیں پڑتی ہوں اور عموماً یہ بادہ بھی اسے کہتے ہیں ۱۲

Marfat.com

سوال: وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے پانی کنویں کا نکالنا واجب ہے؟

جواب: وہ دو قسم کی چیزیں ہیں، ایک تو ایسی ہیں جن کے گرنے سے کنویں کا پانی نکلتا ہے۔ دوسری وہ ہیں جن سے سارا پانی نہیں نکلتا کچھ معین ڈول نکالے جاتے ہیں۔

س: وہ کون سی چیزیں ہیں جن کے گرنے سے سارا پانی نکالنا واجب ہے؟

ج: اوّل کنویں میں گر کر مر جانے سے کبیر الاندام جانور کا، مثل بکری و آدمی وغیرہ کے دوسرے پھٹنا اور پھول جانا[1] ان جانوروں کا جن کے اندر خون جاری ہے خواہ چھوٹے ہی ہوں مثل چڑیا چوہے وغیرہ کے یا متوسط ہوں مثل مرغی وغیرہ کے مگر آبی نہ ہوں عام ہیں اس سے کہ یہ جانور باہر کنویں سے گرے ہوں یا اندر گر کر پھٹے پھولے ہوں۔ تیسرے بد جانور[2] کا بجز دگرنا خواہ مرے یا نہ مرے، چوتھے کافر مردہ کا گرنا، پانچویں مسلمان[3] مُردہ کا غسل سے پہلے گرنا، چھٹے اس جانور کا زندہ برآمد ہونا جس کا جھوٹا ناپاک ہو اور یا مشکوک، بشرطیکہ مُنہ اس کا گرنے کے وقت پانی میں ڈوبا ہو، ساتویں نجاستِ[4] حقیقی کا گرنا خواہ خفیفہ ہو یا غلیظہ۔ (کبیری، عالمگیری، مراقی الفلاح، تنویر الابصار، درمختار)

س: کنویں میں اگر جوتی گر جائے تو کیا کرے؟

ج: سارا پانی نکالا جائے بشرطیکہ جوتی مستعملہ میں نجاست کا لگا رہنا یقینی ہو ورنہ نہیں۔

س: وہ کیا کیا چیز ہیں کہ جن سے سارا پانی نہیں نکلتا ہے معہ مقدار برآمدگی بیان فرمائیے؟

ج: جو جانور کہ دموی[5] ہیں مثل کبوتر اور بلی کے اگر وہ کنویں میں سے مردہ نکلیں تو چالیس[6] ڈول سے ساٹھ ڈول تک نکالے جائیں گے اور اگر وہ جانور دموی مثل چوہے اور چڑیا کے ہیں تو ان کے مرنے سے صرف بیس ڈول سے تیس ڈول تک نکالے جائیں گے۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: وہ کون سے جانور ہیں جن کے مرنے سے کنویں کا پانی نجس نہیں ہوتا؟

ج: جن جانوروں میں خون جاری نہیں ہے ان کے گر کر مر جانے سے کنواں نجس نہیں ہوتا مثل بچھو، کنکھجورا اور بھڑ وغیرہ کے۔ (شامی)

س: جو جانور کہ چوہے اور بلی کے درمیان ہیں۔ ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: ان کے لئے یہی حکم ہے جو چوہے کے لئے یعنی بیس سے تیس ڈول تک۔ (تنویر الابصار)

---

[1] پھٹنے اور پھولنے میں بالوں کا جھڑنا بھی داخل ہے ۱۲ (درمختار) [2] یہ حکم بوجہ نجس العین ہونیکے ہے اس کا ایک بال بھی گر جائے تو کل پانی کنویں کا نکالا جائیگا [3] خواہ بعد غسل کرے یا قبل غسل ۱۲ [4] اگر ایک قطرہ پیشاب کا گر جائے گا تو سارا پانی نکالا جائے گا خواہ وہ پیشاب کا قطرہ آدمی کا ہو یا گائے بھینس وغیرہ کا [5] دموی وہ جانور ہے جس کا خون جسم میں جاری ہو ۱۲ [6] وجوبًا

Marfat.com

سوال : جو جانور کہ بلی اور بکری کے درمیان ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے ؟
جواب : ان کے لئے وہی حکم ہے جو بلی کے لئے ہے یعنی چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول، اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ جانور چھوٹے جسم اور متوسط جسم کے درمیان ہیں وہ ہمیشہ چھوٹے کے حکم میں رہیں گے اور جو جانور متوسطا اور کبیر الاندام کے درمیان کا ہے وہ ہمیشہ متوسط الاندام کے حکم میں رہے گا (عالمگیری)

س : دو۲ چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں ؟ ج : ایک چوہے کا حکم رکھتے ہیں (درمختار)

س : تین۳ چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں ؟ ج : تین۳ سی پانچ۵ چوہے تک بلی کا حکم رکھتے ہیں (درمختار)

س : چھ۶ چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں ؟ ج : ایک بکری کا حکم رکھتے ہیں (درمختار)

س : دو۲ بلی کس کا حکم رکھتی ہیں ؟ ج : ایک بکری کا حکم رکھتی ہیں (درمختار)

س : آدمی کا بچہ اور بکری کا بچہ کس کا حکم رکھتا ہے ؟
ج : ہر بچہ اپنے بڑے کا حکم رکھتا ہے تو آدمی کے بچے کے گر کر مرنے سے خواہ سقط ہی ہو سارا پانی نکالا جائے گا اسی طرح بکری کے بچے سے بھی۔ (رد المختار)

س : اگر چوہا زخمی کنویں سے برآمد ہو تو کس قدر پانی نکلے گا ؟
ج : سارا پانی نکالنا چاہئے۔ (شامی)

س : یہ چیزیں کہ جن سے پانی نکالا جاتا ہے اگر کنویں میں پڑی رہیں اور پانی نکال دیا جائے تب بھی پاک ہو جاوے گا یا نہیں ؟
ج : ہرگز نہیں، پہلے ان چیزوں کو نکالے بعد میں پانی نکالے تب کنواں پاک ہوگا۔ ہاں اگر کنویں میں ایسی چیز گرے کہ غائب ہو جاوے اور اس کا نکالنا غیر ممکن ہے مثل لکڑی ناپاک یا نجس کپڑے کے ٹکڑے تو کنویں کے ساتھ ہی یہ چیزیں بھی پاک ہو جائیں گی۔ (عالمگیری، شامی)

س : کسی مٹکے یا گھڑے میں کوئی جانور مر گیا اور وہ پانی کسی کنویں میں ڈالا گیا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟
ج : جو اس جانور پر کنویں میں گر کر مرنے کا حکم تھا وہی اس پانی پر ہوگا، مثلاً چوہا مٹکے میں مرا اور پانی کنویں میں ڈالا گیا تو اب تیس۳۰ ڈول نکالے جائیں گے اور اگر مٹکے میں پھٹ پھول گیا تھا اور پھر پانی کنویں میں ڈالا گیا تو اب سارا پانی کنویں کا نکلے گا۔ (عالمگیری)

س : یہ حکم مٹکے کے پانی کے ساتھ ہے یا ایک قطرہ گر جانے پر بھی یہی حکم ہے ؟
ج : ایک قطرہ کے گر جانے پر بھی وہی حکم جاری ہوگا جو ایک مٹکے سے ہوگا۔ (عالمگیری)

س : دو کنویں ہیں ایک ان میں سے ایسا ہے جس میں سے بیس۲۰ ڈول نکالنے واجب ہیں نکالنے والے

نے پہلا ڈول نکال کر دوسرے کنویں میں ڈال دیا، اب کیا کرنا چاہیے ؟
جواب : اس دوسرے کنویں میں سے بھی تیس ۳۰ ڈول نکال ڈالے پانی پاک ہوجائیگا (عالمگیری)
سوال : اگر کنواں نجاست کے گڑھے کے قریب ہو تو اس کنویں کے پانی کا کیا حکم ہے ؟
جواب : جب تک اس کنویں کے پانی میں اثر نجاست نہ معلوم ہو پاک ہے خواہ دس گز کے فاصلہ پر ہو یا ایک گز کے اس میں فاصلہ معتبر نہیں ہے اثر معتبر ہے۔ (عالمگیری)
س : دوسری قسم کی چیزیں اوپر وہ بیان کی گئی ہیں جن چیزوں سے کنویں کا نکالنا مستحب ہے وہ کیا کیا ہیں ؟
ج : چوہے کے گر کر زندہ نکل آنے سے بیس ۲۰ ڈول نکالنا مستحب ہے، دوسرے بلّی اور مرغی جو کھلی پھرتی ہیں ان کے گرنے سے چالیس ۴۰ ڈول نکالنا مستحب ہے، تیسرے جنبی اور بے وضو کے کنویں میں اُترنے سے چالیس ۴۰ ڈول نکالنا مستحب ہے۔ (عالمگیری)
س : ڈول کی کوئی مقدار معیّن ہے یا نہیں ؟
ج : جو ڈول جس کنویں پر ہو اسی ڈول کی مقدار اس کنویں کے لئے معتبر ہے اور اگر کوئی ڈول مقرر نہیں ہے تو جس ڈول میں ایک صاع پانی آجاوے وہ معتبر ہے۔ (درمختار)
س : بعض کنویں ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں کا پانی چرخ سے کھینچا جاتا ہے اور چرخ میں کئی ڈول پانی آتا ہے۔ اب معیّنہ ڈولوں کا اندازہ کیا جائے یا ڈول ہی سے کھینچا جائے ؟
ج : حساب کر لیا جائے جب اس قدر پانی کہ جس کا نکالنا واجب ہے برآمد ہو جائے طہارت حاصل ہو جائے گی۔ مثلاً بیس ۲۰ ڈول واجب دو ۲ چرس میں آتے ہیں تو دو ۲ چرس پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا اور آدھے سے زیادہ ڈول کا پانی سے بھرا ہوا ہونا شمار میں کفایت کرتا ہے (درمختار)
س : ایک کنویں میں سے پانی چالیس ڈول نکالنا واجب ہو اور اس میں پانی بیس ۲۰ ڈول ہے تو اب کیا کرے ؟ ۔ ج : اسی قدر یعنی بیس ۲۰ ڈول پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا بعد اس پانی نکالنے کے پھر کنویں میں زیادہ پانی ہو جاوے تو پھر پانی نہ نکالا جائے۔ (شامی)
س : بعض کنوؤں کی سوتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جس قدر پانی نکالو مگر خالی نہیں ہوتا جب ایسے کنوؤں سے سارا پانی نکالنے کی ضرورت ہو تو سارا پانی کس طرح نکالا جائے ؟
ج : جس قدر پانی اس کنویں میں نکالنے سے پہلے ہو اس کا اندازہ دو مرد متقیوں سے جن کو پانی کی خوب اٹکل ہو کرائے ورنہ یوں کرے کہ ایک رسّی کے سرے میں ایک وزنی شئے باندھ کر کنویں میں ڈالی

جائے اور پھر اس وزنی شئے کو کنویں کی تہ تک پہنچائے جب رسّی ڈھیلی معلوم ہونے لگے اس وقت اس کو اچھی طرح قائم کر کے رسّی کے اس مقام پر جو سطح پانی سے متصل ہو نکال کر ایک گرہ دیدے، پھر اس وزنی شئے کی درمیان کی رسّی کو ہاتھوں سے ناپ لے جس قدر پیمائش میں آوے اسی قدر پانی اس کنویں سے برآمد ہوگا۔ پانی نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک گھنٹہ یا ایک پہر پانی نکلنے پر جس قدر پانی کم ہو جائے اسی قدر گھنٹوں یا پہروں کے حساب سے پانی نکلوایا جائے، مثلاً ایک کنویں میں دس ہاتھ پانی ہے اور ایک گھنٹہ میں ۲ دو ہاتھ پانی متواتر نکالنے پر کم ہوا تو پانچ گھنٹہ تک اس میں سے کھینچا جائے خواہ جدید پانی آتا رہے اور کنواں خالی نہ ہو۔ (ہدایہ)

سوال: ایسے کنویں کی نسبت جو کہ پیندا چھٹ نہیں ہو سکتے ہیں بعض علماء نے تین سو ڈول کا فتویٰ دیا ہے یہ کیونکر ہے ؟

جواب: یہ فتویٰ قول ضعیف پر ہے اور اس کی اصل یہ ہے کہ امام محمدؒ نے اس فتویٰ کو بغداد شریف کے کنویں کے ساتھ ہی مخصوص کر دیا تھا کہ جب انھوں نے دیکھا کہ تین ۳۰۰ سو ڈول سے زائد پانی بغداد شریف کے کنویں میں نہیں ہے تو اس قول سے بھی سارا پانی نکال دینا ثابت ہوا۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ امام محمدؒ ایک عدد مخصوص پر تمام دنیا کے کنوؤں پر فتوےٰ دیدیتے جب کہ فقہاء صحابہؓ کا عمل سارا پانی نکالنے کا نجاست کے سبب سے ہو، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ و حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے مخالف اس کے منقول ہے بڑی غلطی ہے ان علماء کی بے سمجھی سے اس قول کو حضرت امام محمدؒ کی طرف منسوب کر کے تمام دنیا کے کنوؤں پر فتویٰ دے رہے ہیں حالانکہ امام محمدؒ نے جہاں یہ فتویٰ دیا ہے اس عدد مخصوص سے سارا ہی پانی نکالنے کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ ثابت ہوا۔ (شامی)

س: کنواں پاک ہونے کے بعد ڈول اور رسّی کو بھی دھووے یا کیا ؟

ج: کنویں کی طہارت کے ساتھ اس کی سب چیزیں طبعاً پاک ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ چکلی اور کنویں کا گرد و پیش اور پانی نکالنے والے کا ہاتھ بھی پاک ہوتا ہے جیسا کہ استنجا کرنے والے کا ہاتھ پاک ہو جاتا ہے محل کی طہارت سے۔ (شامی)

س: جانور کے گرنے سے پانی کی ناپاکی کا کب سے حکم ہوگا ؟

ج: جب سے جانور کے گرنے کا وقت معلوم ہوگا۔ (تنویر الابصار)

س: اگر وقت گرنے کا نہیں معلوم ہوا تو کب سے نجاست شمار ہوگی ؟

ج: اگر جانور پھٹا پھولا نہیں ہے تو ایک رات اور ایک دن پہلے وقت علم سے کنویں پر ناپاکی

Marfat.com

کا حکم ہوگا اور اگر پیٹ پھول گیا ہے تو تین رات دن پہلے سے نجاست کا حکم ہوگا۔ پہلی صورت میں ایک رات دن کی نمازیں اور دوسری صورت میں تین رات دن کی نمازیں پھیری جاویں بشرطیکہ غسل اور وضو اس پانی سے کیا ہو۔ (عالمگیری)

س: جنگل میں یا اور کسی جگہ پانی ملا، مگر اس پانی کی حالت سے شبہ ہوتا ہے کہ پانی ناپاک ہو اور کوئی آدمی بھی نہیں جس سے دریافت کرے، ایسی حالت میں کیا کرے؟

ج: اسی پانی سے وضو کرنا جائز ہے جب تک یقین نجاست کا نہ ہو اس شخص پر دریافتِ حال واجب بھی نہیں ہے۔ (درمختار، شامی)

سوال: درندہ جانور قلیل پانی پر سے گزرا اور جنگل میں سوائے اس پانی کے اور کوئی پانی بھی نہیں ہے تو کیا کرے؟

جواب: اگر اس کو یہ یقین ہے کہ اس درندے نے اس پانی میں سے پانی پیا ہے تب تو وضو درست نہیں، ورنہ درست ہے۔ (درمختار)

س: اکثر نہاتے ہوئے یا وضو کرتے ہوئے پانی مستعمل کی چھینٹیں پاک پانی میں پڑ جاتی ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: پاک ہے جب تک کہ مستعمل پانی غالب نہ ہو لیکن پینا اس کا مکروہ ہے (درمختار)

س: جو پانی کہ نجاستِ حقیقی کے سبب سے خراب ہو جاتے ہیں ان کو کسی اور کام میں بھی لا سکتے ہیں یا نہیں؟

ج: تھوڑا پانی اوصافِ ثلاثہ کے ایک صفت کے تغیر سے مثل پیشاب کے ہے اس کو کسی کام میں نہیں لا سکتے اور اگر ایسا نہیں ہے تو جانوروں کو پلانا اور اس سے گارا کرنا درست ہے لیکن اس گارہ کو مسجد میں نہ صرف کرے۔ (عالمگیری)

# باب (۷) استنجا کرنے کے بیان میں

س: بیت الخلاء میں کس طرح جائے اور کیا پڑھے؟

ج: بیت الخلاء میں جانے سے پہلے اس انگوٹھی اور تعویذ کو دُور کرے جس میں آیاتِ قرآنی یا اسمائے الٰہی لکھے ہوں پھر جاتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ پلیدی اور پلید چیزوں سے پاخانہ میں داخل ہوتے وقت اوّل بایاں پاؤں رکھے اور جب نکلے تو اوّل داہنا قدم باہر نکالے، کھڑے ہو کر پاجامہ یا کمر بند نہ

کھولے جب قدمچہ پر قریب بیٹھنے کے ہو تب کشف عورت کرے۔ بیٹھنے میں پاخانہ کے وقت بائیں طرف کو جھکا رہے بعد فراغت یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ یعنی شکر ہے اللہ کا جس نے مجھ سے تکلیف دُور کی اور سلامتی عطا کی۔ (نور الایضاح وعالمگیری)

سوال: وہ کون سی جگہیں ہیں جہاں پاخانہ اور پیشاب منع ہے؟

جواب: مسجد اور عیدگاہ کے آس پاس قبرستان اور چوپائیوں کے درمیان، پانی کے اندر، خواہ جاری ہو یا بستہ[1]۔ لوگوں کے راستے میں اُگے ہوئے کھیتوں میں، ہر سوراخ کے اندر، وضو اور غسل کی جگہ، پھلے پھولے درخت کے نیچے، اسی طرح اس درخت کے نیچے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہوں۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: وہ کیا باتیں ہیں جو پاخانہ اور پیشاب کے وقت مکروہ اور خلاف اولیٰ ہیں؟

ج: ننگے سر پاخانہ پھرنا یا پیشاب کرنا، پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے کلام[2] کرنا، پاخانہ میں بہت دیر[3] تک بیٹھنا، کھڑے ہو کر یا لیٹ کر بلا عذر پاخانہ پھرنا یا پیشاب کرنا، بلا ضرورت پاخانہ اور پیشاب اور شرمگاہ کو دیکھنا، تھوکنا، ناک سنکنا، پیشاب گاہ سے عبث فعل کرنا، دائیں بائیں پھر پھر کر بار بار دیکھنا، آسمان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھنا، قبلہ کی طرف مُنہ کرنا یا پشت[4] کرنا، اسی چاند، سورج اور ہوا کی جانب رُخ کرنا، نیچے کی جگہ سے اوپر کو پیشاب کرنا۔ (عالمگیری، درمختار)

س: وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے؟

ج: اینٹ پختہ، ٹھیکری، ہڈی، کوئلہ، کاغذ، جانوروں کا چارہ اور ہر چیز حرمت والی اور نفع دینے والی سے اور گوبر سے استنجا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے استنجا درست ہے؟

ج: مٹی کے ڈھیلوں سے، پتھر سے، پانی سے، ریت سے، علاوہ اس کے ہر اس چیز سے جو حرمت والی اور نفع دینے والی نہ ہو لیکن پاک کرنے والی ہو، جیسے پُرانی روئی اور پُرانے کپڑے اور پُرانی کھال اور لکڑی وغیرہ۔ (طحطاوی، عالمگیری)

س: ڈھیلے اور پتھر سے استنجا کس طرح کرے؟

---

[1] اسی طرح کنویں اور حوض کے کنارے پر بھی مکروہ ہے [2] اسی طرح ذکر خدا بھی زبان سے نہ کرے اور نہ سلام کا جواب دے نہ چھینک کا نہ اذان کا [3] اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے [4] اسی حکم میں ہم حنفیوں کے نزدیک جنگل اور شہر سب برابر ہیں چھوٹے بچوں کی ماؤں کو زیبا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو قبلہ کے رُخ سے پھیر لیا کریں۔

جواب: سردی کے موسم میں مرد کو ڈھیلوں سے استنجا کرنا چاہیئے کہ پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو کھینچے اور دوسرا آگے سے پیچھے کو تیسرا پہلے کے مانند کھینچے۔ گرمی کے موسم میں مرد اس کے برعکس کرے یعنی اوّل ڈھیلا پیچھے کو لے جائے اور دوسرا آگے کو اور پھر تیسرا پیچھے کو اس لئے کہ سردی کے موسم میں انثیین مرد کے سمٹے رہتے ہیں اور گرمیوں میں چھٹکے ہوئے۔ اگر برعکس نہیں کرے گا۔ یعنی اوّل ڈھیلا پہلے آگے کو لاوے گا تو انثیین آلودہ نجاست ہو جائیں گے اور عورت دونوں موسموں میں آگے ہی کو کھینچے۔ (عالمگیری)

س: کس قدر شمار ڈھیلوں میں چاہیئے؟

ج: کوئی شمار معتبر نہیں، اس لئے کہ استنجا کرنے سے مقصود پاکی ہے خواہ ایک سے ہو یا تین سے یا پانچ سے زیادہ سے اور احادیث میں جو تین ڈھیلوں کا ذکر آیا ہے وہ غالب عادت کے موافق ہے۔ (عالمگیری)

س: بعد ڈھیلے وغیرہ کے پانی سے دھونا کیسا ہے؟

ج: سنّت ہی اور اگر مخرج سے نجاست تجاوز کر گئی ہو تو فرض ہے (عالمگیری، تنویر الابصار، درمختار)

س: پانی سے استنجا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج: یہ ہے کہ قبلہ کی طرف سے رُخ بچا کر بیٹھے اگر روزہ دار نہ ہو تو پاخانہ کی جگہ خوب ڈھیلا کرے اور بائیں ہاتھ کی اُنگلی کو ابتدائً استنجے میں دوسری انگلی سے اُونچا کر کے نجاست کی جگہ کو دھووے پھر بیچ کی انگلی کے پاس کی انگلی کو اونچا کر کے اس سے دھووے پھر چھنگلی انگلی سے دھووے سب کے بعد انگوٹھے کے پاس کی اُنگلی سے دھووے۔ یہاں تک کہ چکنائی دُور ہو جائے اور طہارت کا یقین ہو۔ اور عورت اوّل دو انگلیوں سے شروع کرے، یعنی بیچ کی انگلی اور اس کے برابر والی سے، پھر مرد کی طرح طہارت شروع کرے۔ اگر موسم سرما ہو اور پانی بھی سرد ہو تو دھونے میں زیادہ مبالغہ کیا جاوے، ورنہ ظن غالب پر عمل کرے اور انگلیوں کی چوڑائی سے استنجا کرے انگلیوں کے سرے سے نہ کرے۔ پانی بھی نرمی سے ڈالے اور انگلیوں سے ملنے میں سختی نہ کرے۔ (عالمگیری، مراقی الفلاح)

س: پانی سے استنجا کرنے میں پہلے پاخانہ کی جگہ کو دھوئے یا پیشاب کی جگہ کو؟

ج: صاحبین کے نزدیک اوّل پیشاب کی جگہ دھوئے بعد میں پاخانہ کی جگہ کو۔ (عالمگیری)

س: عورت مستحاضہ کو علاوہ وقت پاخانہ اور پیشاب کے استنجا کرنا ضروری ہے؟

Marfat.com

جواب: مستحاضہ عورت پر ہر وقت کی نماز کے لئے استنجا کرنا واجب نہیں ہے (عالمگیری)
سوال: اگر کسی کا بایاں ہاتھ شل ہو جائے یا کوئی ایسا عارضہ ہو کہ اس سے استنجا نہ کر سکے تو کس طرح پانی سے استنجا کرے ؟

جواب: اگر کوئی پانی ڈالنے والا نہیں ہے اور نہ جاری پانی پر قدرت ہے تو صرف ڈھیلوں پر ہی کفایت کرے۔ استنجا اس کے حق میں ساقط ہے اور بیوی یا لونڈی یا جاری پانی پر قادر ہو تو داہنے ہاتھ سے ہی دھولے۔ ایسی حالت میں داہنے سے دھونے میں کراہت نہیں ہے (عالمگیری، شامی)

س: اگر کسی کے دونوں ہاتھ ہی لنجے ہوں تو کس طرح کرے ؟

ج: ایسے شخص سے استنجا بالکل اسی وقت ساقط ہوگا جب کہ بیوی یا لونڈی نہ ہو۔ اگر بیوی یا لونڈی ہو تو اس سے استنجا کرالے۔ اسی طرح وہ بیمار جس کے پاس کوئی عورت ایسی نہیں جس سے جماع حلال ہے اس سے بھی استنجا ساقط ہے۔ (درمختار)

س: کسی بیمار عورت کا شوہر موجود نہ ہو، بہن اور بیٹی موجود ہو ان سے بھی استنجا کرا سکتی ہے یا نہیں ؟

ج: ہرگز نہیں، اس عورت سے بھی استنجا ساقط ہوا جس طرح کہ مرد سے استنجا ساقط ہوا۔ جب اس کی بیوی یا لونڈی نہ ہو، بیٹا اور بھائی ہو۔ (عالمگیری)

س: مرد کو اپنی پیشاب گاہ داہنے ہاتھ میں پکڑ کر استنجا کرنا کیسا ہے ؟

ج: مکروہ ہے، بشرطیکہ بایاں ہاتھ صحیح ہو ورنہ پھر کراہت بھی نہیں۔ (عالمگیری)

Marfat.com

# کِتابُ الصَّلٰوۃ

## باب (۸) ۔ نمازوں کے اوقات کے بیان میں

سوال: فرض نمازیں کون سی ہیں؟ ج: پانچ ہیں فجر[۱]، ظہر[۲]، عصر[۳]، مغرب[۴]، عشا[۵]۔

س: فجر کی نماز کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے؟

ج: فجر کی نماز کا وقت صبح ثانی یعنی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کے نکلنے تک رہتا ہے اور صبح ثانی یعنی صبح صادق اس سفیدی کو کہتے ہیں جو کنارہ آسمان پر عرضاً پھیلتی ہے برخلاف صبح اول یعنی کاذب کے وہ طولاً تھوڑی دیر کو ظاہر ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے، صبح کاذب میں نماز کا وقت داخل ہے نہ روزے کا۔ (ہدایہ)

س: ظہر کی نماز کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

ج: ظہر کی نماز کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے اور جب تک سایہ دو مثل ہو سوائے سایہ اصلی کے اس وقت تک رہتا ہے۔ (تنویر الابصار)

س: سایہ اصلی کس کو کہتے ہیں؟

ج: وہ سایہ جو عین استوا کے وقت ہر چیز کا رہتا ہے۔ (نور الایضاح)

س: زوال کس کو کہتے ہیں؟ ج: وسط آسمان سے آفتاب ڈھلنے کو کہتے ہیں۔ (درمختار)

س: اصلی سایہ اور زوال کے پہچاننے کا طریقہ مشروحاً بیان کیجئے؟

ج: طریقہ یہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی ہموار زمین میں گاڑھے جب سایہ کم ہوتا ہے اس وقت تک آفتاب بلندی پر ہے اور جب سایہ بڑھنا شروع ہوا معلوم ہوا کہ آفتاب ڈھلا، اس وقت سایہ کے سرے پر ایک نشان بنا دیں اس نشان سے لکڑی تک جو سایہ ہے وہ سایہ اصلی ہے یہ پیمائش ہمیشہ چھوڑا جائے گا۔ اس سایہ اصلی سے جہاں سایہ بڑھے گا اور زوال یعنی اول وقت ظہر شروع ہوا۔ ظہر کے اول وقت میں اختلاف نہیں آخر وقت میں اختلاف ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آخر وقت دو نا سایہ ہر چیز کے ہونے تک ہے اور صاحبین رحمہا اللہ کے نزدیک ہر چیز کے سایہ کے مثل تک لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ ظہر کی نماز سایہ کے ایک مثل سے پہلے ہی پڑھ لے تاکہ بالاتفاق وقت پر نماز ادا ہو۔ (شرح وقایہ)

Marfat.com

سوال: عصر کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: سایہ کے ۲ مثل یعنی دونا ہو جانے سے غروب آفتاب تک۔ (ہدایہ)

س: مغرب کا وقت کب سے کب تک ہے؟

ج: مغرب کا وقت سورج کے غروب سے شفق کے غائب ہونے تک اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق اس سفیدی کا نام ہے جو بعد غائب ہونے سُرخی کے پیدا ہوتی ہے امام صاحبؒ کے نزدیک مغرب کا وقت اس وقت تک ہے اور اسی قول میں زیادہ احتیاط ہے۔ (عالمگیری)

س: عشار کا وقت کب سے کب تک ہے؟

ج: عشار کا وقت اس شفق کے چھپنے سے صبح صادق تک ہے اور وتر کا وقت بھی یہی ہے (عالمگیری)

س: یہ معلوم ہو گیا کہ ابتداء اور انتہا ہر وقت کی یہ ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ ان اوقات میں مستحب وقت ہر ایک نماز کا کون سا ہے یہ بھی بتا دیجئے؟

ج: مردوں کے لئے فجر کی نماز کا مستحب وقت ایسے اُجالے میں ہے کہ اگر نماز کا فساد ظاہر ہو تو پھر قرات مستحبہ[1] کے ساتھ نماز ادا کرے اور یہ حکم ہر زمانے میں ہے لیکن نحر کے دن حج کرنیوالوں کے لئے مزدلفہ میں برخلاف اس کے ہے ان کو اس دن اوّل وقت غلس یعنی اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے اور ظہر کے وقت میں سایہ مثل کے اندر اندر موسم گرما میں تاخیر اور سرما میں تعجیل مستحب ہے اور عصر کے وقت میں ہر زمانے میں تاخیر متغیر ہونے سورج تک مستحب ہے[2] مغرب کے وقت میں تعجیل ہر زمانے میں مستحب ہے عشار کا وقت تہائی رات تک مستحب ہے اور تہائی سے آدھی رات تک مباح اور عورتوں کیلئے ہر زمانے میں مستحب وقت نماز فجر کا اندھیرے میں ہے کیونکہ جو شروع وقت فجر ہے اور باقی اوقات میں عورتوں کے لئے افضل ہے کہ انتظار کریں یہاں تک کہ مرد جماعت سے فارغ ہو جائیں۔ (عالمگیری، درمختار، شامی)

س: ابر کے دن کون سے وقت میں جلدی کرے اور کون سے وقت میں تاخیر؟

ج: فجر، ظہر اور مغرب کے وقتوں میں تو ادائگی نماز کے لئے دیر کرے تاکہ فجر کی نماز رات میں اور ظہر کی زوال سے پہلے اور مغرب کی نماز غروب آفتاب سے پہلے نہ ہو اور عصر اور عشار میں جلدی کرے تاکہ عصر میں مکروہ وقت نہ آجائے اور عشار میں بسبب بارش اور اندھیرے کے لوگ جماعت میں نہ آسکیں۔ (کبیری)

س: عشار میں تاخیر زائد از نصف شب اور مغرب میں تاخیر تا ظہور نجوم اور عصر میں تا زردی کیسی ہے؟

---

[1] یعنی بعد سلام اتنا وقت رہے کہ طہارت کر کے چالیس۴۰ سے ساٹھ۶۰ آیتوں تک ترتیل کے ساتھ نماز کا اعادہ کر سکے۔ (درمختار، شامی)

[2] متغیر ہونے سورج سے یہ مراد ہے کہ سورج کا گردہ ایسا ہو جائے کہ دیکھنے سے آنکھ نہ چُندھیائے اور اگر تغیر سے پہلے نماز شروع کی اور تغیر تک نماز دراز ہو گی تو مکروہ نہیں اور اگر کسی مشغلہ دنیاوی کے سبب نماز میں تاخیر تغیر آفتاب کی گئی تو مکروہ ہے (عالمگیری)

Marfat.com

جواب: یہ سب تاخیریں اگر بلا عذر سفر وغیرہ کے ہوں تو مکروہ تحریمی ہیں (تنویر الابصار، درمختار)

سوال: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں فرض اور واجب اور نفل سب نمازوں کا پڑھنا ممنوع ہے؟

جواب: وہ تین وقت ہیں۔ ایک تو طلوع آفتاب (سورج نکلنے کا وقت) دوسرے وقت استوا یعنی سورج قائم ہونے سے زوال تک، تیسرے وقت غروب یعنی سورج کے سُرخ ہونے سے چھپنے تک مگر عصر اسی دن کا کراہت تحریمی کے ساتھ ہو جائے گا۔ (عالمگیری، شامی)

س: نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت ان اوقات ثلاثہ میں درست ہے یا نہیں؟

ج: اگر یہ دونوں ان وقتوں سے پہلے واجب ہوئے ہیں تو ان اوقات میں نہ پڑھے اور اگر انہیں اوقات میں واجب ہوئے ہیں تو جائز[1] ہے۔ کیونکہ اس صورت میں جیسا کہ ان کے وجوب میں نقصان ہے ویسا ہی ادا میں بھی نقصان ہے۔ برخلاف پہلی صورت کے کہ اس میں ان کے وجوب میں نقصان نہیں تھا اس لئے ادائیگی میں نقصان کرنے کو منع کیا گیا۔ (کبیری)

س: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں صرف نوافل ہی مکروہ ہیں؟

ج: وہ اوقات یہ ہیں، طلوع فجر سے نماز فجر تک کا وقت، اس وقت میں سوائے سنّتوں کے اور سب مکروہ ہیں۔ نماز فجر کے بعد سے سورج نکلنے تک کا وقت، عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے چھپنے تک کا وقت غروب آفتاب کے قبل از نماز مغرب کا وقت، ہر فرض نماز کی اقامت کا وقت خطبوں کے پڑھے جانے کا وقت۔ اگر کسی نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اس وقت فرض کے سوا سب مکروہ ہیں۔ عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن آفتاب نکلنے کے بعد سے عیدین کی نماز کا وقت، عرفات، اور مزدلفہ میں جن نمازوں کو جمع کرتے ہیں ان نمازوں کے درمیان کا وقت۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: وہ کون سی جگہیں ہیں جہاں نماز مکروہ ہوتی ہے؟

ج: کعبہ شریف کی چھت پر نماز مکروہ ہے۔ راستوں میں، کوڑے پر، کمیلوں میں، جہاں جانور ذبح ہوتے ہیں، غسل خانہ میں، حمام میں، نالے میں، پاخانہ کی چھت پر، پاخانہ میں عیدگاہ میں پہلے اور پیچھے عیدین[2] کی نماز سے۔ (درمختار)

س: ایک شخص نے پچھلی رات میں دو رکعت نفل کی نیت باندھی بعد ایک رکعت طلوع آفتاب

---

[1] جب تک انسان سورج کے گروہ دیکھنے پر قادر ہے اس وقت تک آفتاب طلوع کی حالت میں (عالمگیری) [2] سجدہ تلاوت کی گو اس میں اجازت ہے مگر افضل تاخیر ہے اور جنازہ کی نماز میں تاخیر مکروہ ہے (کبیری) [3] علاوہ ان کے اور بھی جگہیں ہیں جہاں نماز مکروہ ہے جیسے چوپایوں کے بندھنے کی جگہ اور اس چکّی کے پاس جس کو گدھے یا بیل گھماتے ہیں، مغصوبہ زمین میں بشرطیکہ بوئی یا جوتی ہو جنگل میں بغیر سُترہ کے۔ (درمختار)

Marfat.com

ہوگیا اب اس کو کیا کرنا چاہیے ؟

جواب : اس شخص کو دوسری رکعت کا فجر کے اندر پورا کرلینا قطع سے افضل ہے یہ دونوں رکعت نفل ہو جائیں گے اس لئے کہ یہ نفل بعد فجر کے بدون قصد کے واقع ہوئے ہیں۔ (شامی)

سوال : اگرکسی کی فجر کی سنتیں جاتی رہیں تو بعد نماز فرض کے پڑھ لے یا نہیں ؟

جواب : نہیں پڑھے، کیونکہ اس وقت میں تا طلوع آفتاب کوئی سنت درست نہیں (عالمگیری) بلکہ بعد طلوع آفتاب بھی شیخین کے نزدیک نہ پڑھے۔

س : تو کس وقت پڑھے ؟

ج : کسی وقت بھی نہیں پڑھے، کیونکہ جب فجر کی سنتیں اپنے وقت میں فوت ہو جائیں بغیر فرض کے تو ساقط ہو جاتی ہیں اور اگر فرض کے ساتھ فوت ہوں تو قبل از زوال فرض کے ساتھ پڑھے۔ (عالمگیری)

س : وہ نفل نمازیں کہ جو علاوہ فرض اوقات کے موقت ہیں کیا کیا ہیں ؟

ج : پانچ ہیں، اشراق، چاشت، زوال، تہجد، اوّابین۔

س : ان کے اوقات کیا کیا ہیں ؟

ج : اشراق کا وقت بعد طلوع آفتاب کے گرم ہونے آفتاب تک ہے اور جب آفتاب[1] گرم ہو جائے اس وقت سے دوپہر تک چاشت کا وقت ہے اور زوال کے بعد ظہر سے پہلے زوال کی نماز کا وقت ہے، اور تہجد کا وقت بعد آدھی رات کے صبح صادق تک ہے، تہجد کے لئے افضل وقت اگر رات کے تین حصّہ کرے تو پچھلا حصّہ ہے اگر آدھوں آدھ کرے تو آخیر کی آدھی شب ہے۔ اوّابین کا وقت بعد نماز مغرب ہے۔
(درمختار، مراقی الفلاح، فتاوی عزیزی جلد دوم)

س : دو وقتوں کی نماز ایک وقت میں جمع کر کے پڑھنا کیسا ہے ؟

ج : عرفات اور مزدلفہ کے سوا اور کسی وقت میں ہم حنفیوں کے یہاں درست نہیں۔ (تنویر الابصار)

# باب (۹) اذان واقامت کے بیان میں

سوال : اذان کس کو کہتے ہیں ؟

جواب : اذان لغت میں آگاہ اور خبردار کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں نمازوں کے لئے بطریق مخصوص چند کلموں معینہ مرتبہ کے ساتھ خبردار کرنے کو کہتے ہیں۔ (تنویر الابصار، درمختار، شامی)

---

[1] آفتاب گرم ہونے سے مراد آفتاب کا چوتھائی آسمان پر پہنچنا ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

سوال : وہ کلمے معینہ کتنے ہیں ؟

جواب : پندرہ۱۵ ہیں، اور یہ ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اقامت اور فجر کی اذان میں دو۲ کلمے اور زیادہ کیے جاتے ہیں تو ان میں سترہ۱۷ کلمے ہوئے، فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو۲ مرتبہ اور زیادہ کیا جائے گا اور اقامت میں جس کو عوام تکبیر کہتے ہیں بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو۲ دفعہ کہا جائے گا۔ (عالمگیری)

س : اذان کہنے کا مخصوص طریقہ کیا ہے ؟

ج : مؤذن خارج مسجد اونچی جگہ پر قبلہ رُخ کھڑا ہووے اور دونوں کانوں میں دونوں انگلیاں شہادت کی ڈال کر اوّل چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایک آواز میں دو۲ بارا اور دوسری آواز میں بھی دو بار کہے پھر شہادتین کو چار مرتبہ چار آوازوں کے ساتھ ادا کرے، پھر داہنی جانب کو التفات کر کے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو۲ آوازمیں دو۲ بار کہے، اسی طرح بائیں طرف التفات کر کے دو۲ بار دو۲ آواز میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے پھر ایک آواز کے ساتھ میں دو۲ بار تکبیر اور ایک آواز کے ساتھ میں تہلیل کو ادا کر کے اذان کو ختم کرے، فجر کی اذان میں دو۲ آواز کے ساتھ بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بغیر اقامت التفات کے دو۲ بار اور کہے۔

(تنویر الابصار، درمختار، عالمگیری)

س : اذان اور اقامت میں محمد رسول۲ اللہ کی دال کو پیش کے ساتھ ادا کرے تو کیسا ہے ؟

ج : غلط ہے کیونکہ نحو کا قاعدہ ہے کہ جس اسم پر اَنَّ آجاتا ہے وہ زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

س : وہ کیا بات ہے جو اذان میں موجب کفر ہے ؟ ج : اللہ کے الف کو مد کے ساتھ کہنا (عالمگیری)

س : بعض لوگ اکبر کو اکبار یعنی الف کا اضافہ کر کے پڑھتے ہیں یہ کیسا ہے ؟

ج : یہ غلطی فاحش ہے اس سے اجتناب چاہیے۔ (عالمگیری)

س : وہ کیا چیزیں ہیں جو اذان میں مکروہ ہیں ؟

ج : غیر قبلہ رُخ اذان کہنا، جلدی جلدی بغیر توقف مثل اقامت کے کہنا ترجیع۱ کرنا، بر وقت حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے دائیں بائیں طرف التفات نہ کرنا، بیٹھ کر اذان کہنا۔ (درمختار، عالمگیری)

س : وہ کیا کیا چیزیں ہیں جو اذان میں سنت ہیں ؟

---

۱ ترجیع اس کو کہتے ہیں کہ پہلے آہستہ آہستہ کہے پھر چاروں شہادتوں کو زور سے کہے ۲ بیٹھ کر اذان اگر خاص اپنے لئے کہے تو مضائقہ نہیں ۱۲

Marfat.com

جواب: استقبال قبلہ، دائیں بائیں[1] التفات کرنا بروقت حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے تکبیرات میں دو کلموں پر ٹھہرنا[2] اور علاوہ تکبیرات کے ہر ایک کلمہ میں ٹھہرنا، مثل راگنی کے حروف کے سکنات وحرکات میں کمی بیشی واقع نہ ہونا۔

سوال: اگر مؤذن کسی کلمہ کو مؤخر، مقدم کر گیا یا بھول گیا تو اب کیا کیا جائے؟

جواب: جہاں یاد آجائے وہاں سے ہی لوٹ جائے، شروع سے اعادہ کی ضرورت نہیں مثلاً: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پہلے کہہ دیا اور بعد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو اب اس کلمہ کے بعد پھر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا بھول گیا تو اب پھر اسی کلمہ کو کہہ کر آگے شروع کر دے۔ (درمختار، عالمگیری)

س: اذان کہنا کیسا ہے؟

ج: پانچ وقتوں کی فرض نمازوں کے لئے خواہ ادا ہوں یا قضا اذان[3] کہنا سنّت مؤکدہ ہے پس اگر تمام شہر والے اذان ترک کر دیں تو ان سے قتال حلال ہے اس لئے کہ شعائر اسلام میں سے ہے (تنویر، شامی)

س: اقامت کہنا کیسا ہے؟

ج: اقامت فرضوں کیلئے سنّت ہونے میں مثل اذان کے ہے بلکہ اذان سے زیادہ افضل اور مؤکد ہے (شامی)

س: عورتوں پر اذان یا اقامت ہے یا نہیں؟

ج: عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں خواہ نماز تنہا پڑھیں یا جماعت کے ساتھ۔ (عالمگیری)

س: اذان اور اقامت کس کو کہنا جائز ہے اور کس کو ناجائز؟

ج: ہر آزاد بالغ مرد کو جائز ہے۔ عورت اور خنثے اور مدہوش[4] اور صغیر لایعقل اور جنبی فاسق اور غلام اور اجیر خاص ان سب کی اذان ناجائز اور مکروہ ہے۔ (عالمگیری، تنویر الابصار)

س: اگر اشخاص مذکور الصدر اذان یا اقامت کہہ دیں تو کیا کیا جائے؟

ج: سوائے فاسق کے اور سب کی اذان لوٹائی جائے گی مگر اقامت نہ لوٹائی جائے گی کیونکہ اذان کا ہونا شریعت سے ثابت ہے نہ اقامت کا۔ (عالمگیری، تنویر الابصار)

س: بے وضو کی اذان اور اقامت درست ہے یا نہیں؟

---

[1] التفات یعنی دائیں بائیں طرف کو پھرنا اس وقت بھی چاہیے جب کہ بچہ کے تولد کے وقت اذان کان میں دی جاتی ہے (عالمگیری)
[2] مقدار توقف یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے سکے (شامی) [3] قضا نماز اگر مسجد میں پڑھی جائے تو اذان کہنا مسنون ہے کیونکہ اس میں لوگوں کے لئے پریشانی اور غلط اندازی ہے (درمختار) [4] مدہوش جنون کے سبب سے ہو یا نشہ کے سبب سے۔ ۱۲

جواب: اذان درست ہے اور اقامت مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: مؤذن شروع اذان میں باوضو تھا مگر درمیان میں بے وضو ہوگیا تو اب کیا کرے؟

جواب: اذان اسی حالت میں پوری کرے، قطع نہ کرے، کیونکہ بے وضو کو شروع ہی سے اذان کہنا درست ہے اگر وضو کرنے چلا گیا ہو تو اب پھر شروع سے اذان دے۔ (درمختار، شامی)

س: تنہا مسافر اذان کو ترک کرے یا اقامت کو؟

ج: یکبارگی دونوں کا ترک مکروہ ہے اگر ایک دو وقت کی اذان ترک ہوجائے تو مسافر پر مکروہ نہیں مگر اقامت کا ترک ہر حالت میں مکروہ ہے۔ (تنویرالابصار، شامی)

س: اگر چند مسافروں نے جنگل میں بغیر اذان کے نماز ادا کی صرف اقامت پر اکتفا کیا اب یہ لوگ ترک اذان سے گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

ج: اذان خبردار کرنے کے لئے مسنون ہوتی ہے سو حاضری رفقاء سے مقصود حاصل ہے ایسی حالت میں گنہگار نہیں ہوں گے ہاں اقامت کا ترک مکروہ ہے۔ (تنویرالابصار، شامی)

س: ایک شخص شہر اور گاؤں میں سوائے اپنے گھر کے مسجد میں نماز نہیں پڑھتا اور نہ کبھی اذان کہتا ہے نہ اقامت۔ اس شخص کے لئے یہ فعل کیسا ہے؟

ج: اس شخص کے لئے شہر اور گاؤں کی اذان کافی نہیں[2] ہے ہاں محلہ کی اذان اور اقامت کافی ہوگی ورنہ وہ اس شخص کا حکم مسافر کا سا ہے کہ اذان اقامت دونوں کو ترک نہ کرے مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

س: مؤذن کی بلا اجازت اگر کوئی اقامت کہہ دے تو کیسا؟

ج: اگر مؤذن کی غیبت میں کہے تو بلا کراہت درست ہے اور جب مؤذن موجود ہو اور وہ دوسرے کی اقامت سے ناراض بھی ہوتا ہے تو اب مکروہ ہے۔ (تنویرالابصار، درمختار)

س: اذان اور اقامت کے مابین کس قدر فصل چاہیے؟

ج: اذان اول وقت میں چاہیے اور اقامت اوسط وقت میں سوائے مغرب کے اس میں تین[3] چھوٹی آیتوں کی مقدار فصل کرے۔ (عالمگیری)

س: اگر ایک مؤذن دو[2] مسجدوں میں اذان کہے تو کیسا ہے؟

ج: اگر اول اذان کے بعد نماز بھی پڑھ لی ہو تو دوسری مسجد میں اسی مؤذن کا اذان کہنا مکروہ ہے۔

---

۱ اگر غلام اپنے آقا اور اجیر اپنے مستاجر کی اجازت سے اذان کہے تو درست ہے (درمختار)۔ ۲ یہ نفی صرف گنہگار ہونے کی ہے ورنہ مستحب ہے اذان کا کہنا کیونکہ اذان سے اعلان ہی مقصود نہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر کو زمین پر پھیلانا بھی مقصود ہے۔ (شامی)

Marfat.com

ورنہ مکروہ نہیں ہے۔ (ردالمحتار)

س: اذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

ج: اذان کا جواب دو طرح پر ہے، جو شخص مسجد سے خارج ہو اس کے لئے تو فعلی جواب ہی یعنی اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ دے یہاں تک کہ تلاوت قرآن شریف بھی ترک کر کے مسجد کو چلے اس کا یہی جواب ہے اور زبان سے بھی جواب دینا اس شخص کو مستحب ہے۔ اور جو مسجد کے اندر ہے اس پر زبان سے ہی جواب دینا مستحب ہے۔ یعنی جب مؤذن تکبیر کہہ چکے تو اسی طرح تکبیر آہستہ آہستہ زبان سے کہے اسی طرح شہادتین کے بعد شہادتین ادا کرے اور بجواب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے آہستہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ[1] کہے اور صبح کی اذان اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے یعنی تو سچا ہے اور نیکوکار ہے اور اقامت قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰہُ وَ اَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے یعنی قائم رکھے اللہ اس کو ہمیشہ رکھے اس کو جب تک آسمان و زمین ہیں۔ بعد فراغ اذان کے مؤذن اور سامع اس دعا کو پڑھیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی بعد اذان کے میرے لئے طلب وسیلہ کرے گا میری شفاعت اس پر واجب ہوگی اور وہ دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ[2] هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ (درمختار)

س: بعض لوگ وَالْفَضِيْلَةَ کے بعد وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اور ختم دعا پر اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن اور زیادہ کرتے ہیں۔

ج: ان کلمات کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (شامی)

س: وہ کون ہیں جن پر اذان کا جواب نہیں؟

ج: وہ ہیں حائضہ، زچہ، خطبے کا سننے والا، نماز پڑھنے والا، جنازہ میں مصروف ہونے والا، جماع کرنے والا، پاخانہ اور پیشاب کرنے والا، علم دین سیکھنے اور سکھانے والا۔ (درمختار)

س: اگر ایک مسجد میں کئی اذانیں ہوں جیسے کہ دہلی کی جامع مسجد اور فتحپوری میں ہوتی ہیں یا شہر کی کئی مسجدوں میں کئی اذانیں سنی جائیں تو کون سی اذان کا جواب دینا چاہئے؟

ج: جو اذان پہلے ہوئی ہے اس کا جواب دیدے اور اقامت کا جواب مستحب ہے (درمختار)

---

[1] فتح القدیر میں اس کو اختیار کیا ہے کہ جواب میں حی علی الفلاح اور لاقوۃ الا باللہ دونوں کو جمع کرے اسی طرح حی الصلوٰۃ میں (طحطاوی)

[2] ترجمہ: یعنی اے اللہ رب اس دعائے کامل کے اور صلوٰۃ قائم کے عطا کر محمد صلعم کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا ان کو اس مقام پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے تحقیق تو وعدہ خلاف نہیں کرتا ہے ۱۲

# باب (۱۰) نماز کی شرطوں کے بیان میں

سوال : شرط کس کو کہتے ہیں ؟

جواب : شرط وہ ہے جو ماہیّت سے خارج ہو اس طرح پر کہ نہ ہونے سے مشروط کا نہ ہونا لازم ہووے اور اس کے وجود سے مشروط وجود لازم نہ ہو ۔ (درمختار)

س : نماز کی شرائط کے قسم پر ہیں ؟

ج : دو قسم پر، ایک شرط نماز کے واجب ہونے کی، دوسری شرط نماز کے صحیح ہونے کی ۔

س : نماز کے واجب ہونے کی شرائط کیا ہیں ؟

ج : چار ہیں ۔ اوّل اسلام، دوم صحت عقل، سوم بلوغ، چہارم وقت کا پایا جانا، پس ہر مسلمان عاقل بالغ پر کتاب اور سنّت اور اجماع سے اوقات مقررہ بالا میں نماز کا ادا کرنا فرض عین ہے پس اس کا تارک منکر کافر ہے اور غیر منکر تارک اعلیٰ درجہ کا فاسق ہے ۔ ہم حنفیوں کے یہاں یہ فاسق ایک وقت کی ترکِ نماز پر قید کیا جائے گا جب تک توبہ نہ کرے برخلاف اور ائمہ کے کہ ان کے یہاں قتل کیا جائے گا تو اب بلا عذر شرعی کسی طرح نماز چھوڑنے کی گنجائش نہیں ۔ (درمختار، شامی)

س : عذر شرعی کیا کیا ہیں ؟

ج : سات ہیں، حیض، نفاس، بے ہوشی، غشی، نسیان، دیوانگی، نیند ۔

س : بلوغ کی علامت کیا ہے اور برسوں کے اعتبار سے کب ہوتا ہے ؟

ج : مرد کے لئے احتلام کا ہونا اور عورت کے لئے حیض کا آنا، ہمارے زمانہ میں بوجہ کوتاہی عمر ادنیٰ مدّت بلوغ کی لڑکے کے حق میں بارہ برس اور لڑکی کے حق میں نو برس اور زیادہ کی حد دونوں کے حق میں پندرہ برس رکھی گئی ہے، اگر اس درمیان میں لڑکا لڑکی دعویٰ بلوغ کر بیٹھیں تو بلا قسم مقبول ہوگا اگر نو برس سے پہلے لڑکی اور بارہ برس سے پہلے لڑکا دعویٰ بلوغ کرے تو مقبول نہیں، نماز باعتبار برسوں کے پندرہ برس کی عمر میں فرض ہوگی اگرچہ علامت بلوغ اس وقت تک ظاہر نہ ہوئی ہوں مگر ماں باپ پر واجب ہے کہ سات برس کی عمر سے نماز بچہ کو پڑھوائیں یہ تاکید قبل از وقت بلوغ عادی کرنے کے لئے ہے ۔

س : صحت نماز کی شرطیں کیا کیا ہیں ؟

ج : پہلی شرط پاک ہونا ہے نمازی کے بدن کا نجاست حکمی یعنی حدث اصغر اور اکبر سے اور نجاست حقیقیہ مغلظہ اور مخففہ سے ۔ دوسری شرط پاک ہونا نمازی کے اس کپڑے کا ہے جو نمازی کے بدن

سے متصل ہے۔ مثلاً ایک چادر کا آنچل اس کے بدن پر ہے اور دوسرے آنچل پر ایسی نجاست لگی ہوئی ہے جو مانع نماز ہے تو اگر نمازی کی حرکت سے ناپاک آنچل بھی حرکت کرے تو نماز مانع ہے اور اگر کپڑا اس کے بدن سے متصل نہیں ہے جیسے جائے نماز کہ اس کا ایک کنارہ نجاست مانع صلوٰۃ سے آلودہ ہے اور دوسرا کنارہ پاک ہی تو اس کنارہ پر کہ جس کنارے پر نجاست نہیں ہے نماز ادا ہو جائے گی مصلی بڑا ہو یا چھوٹا، تیسری شرط پاک ہونا مصلی کے مکان کا ہے، یعنی اس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کی جگہ کا اور سجدہ کی جگہ کا، چوتھی شرط ڈھکنا عورت کا ہے، یعنی مرد کو ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک اور عورت بالغہ آزاد کو تمام بدن کا سوائے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدموں کے اور لونڈیوں کو پیٹ اور پیٹھ سے رانوں تک، پانچویں شرط استقبال[1] قبلہ۔ چھٹی شرط نماز کی نیت ہی یعنی نماز کا ارادہ خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے کرنا نیت میں معتبر دل کا فعل ہے جس کو ارادہ لازم ہے تو صرف زبان سے کہنا کہ جو دل سے مخالف ہو معتبر نہیں، کیونکہ یہ کلام ہے نیت نہیں۔ مثلاً دل میں ارادہ ظہر کی نماز کا تھا اور زبان سے عصر نکلا تو نیت صحیح ہے اور زبان کی خطا اس نیت میں کچھ ضرر نہیں۔ (تنویر الابصار، در مختار، نور الابصار)

س: اگر کسی نمازی کے پاس انڈا ہے کہ جو اندر سے خون یا وہ شیشی ہے کہ جس میں پیشاب کسی مریض کا ہے ان اشیاء کا اس کے پاس نماز میں موجود ہونا مانع نماز ہے یا نہیں ؟

ج: وہ انڈا جو اندر سے خون ہو گیا ہے اس کے ساتھ نماز جائز ہے کیونکہ وہ خون معدن میں ہی برخلاف شیشی کے جس میں پیشاب ہے مانع نماز ہے کیونکہ وہ معدن سے علیحدہ ہے۔ (شامی)

س: اگر کوئی نمازی اونچی جگہ پر کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو اور نیچے کے آدمی کی نظر اس کے ستر پر پڑی تو اس کی نماز ہو گی یا نہیں ؟

ج: ستر عورت چاروں طرف سے چاہیئے نہ اسفل سے، اگر کوئی شخص نیچے سے ستر دیکھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ (شامی) س: کیوں صاحب مفروض ستر عورت کا کھولنا کسی حالت میں بھی درست ہی یا نہیں ؟ ج: بغرض صحیح یعنی بول و براز یا ختنہ یا علاج یا جماع حلال کے لیے درست ہی۔

س: حرہ عورت کے بال چوٹی کے کیسے ہیں ؟

ج: عورت کے بال بھی عورت ہیں ان کے کھل جانے سے بھی فاسد ہو گی (در مختار)

س: اگر بلا قصد اتنا نماز میں کسی نمازی کا عضو غلیظہ یا خفیفہ سے خود بخود کھل گیا تو اس صورت میں اس

---

[1] یعنی کعبہ کی طرف منہ ہونا خواہ حقیقتاً ہو یا حکماً جیسے کہ مسافر جس کو جنگل میں سمت کعبہ معلوم نہیں ہے اور وہ اٹکل سے دوسری طرف کو کعبہ ٹھہرا کر نماز پڑھ رہا ہے تو اس کا یہ کعبہ حکمی ہے نہ حقیقی ۱۲۔

Marfat.com

نمازی کے لئے کیا حکم ہے ؟

**جواب :** اگر کشف عورت بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے رہے تو نماز فاسد ہوگی اور اگر یہ کشف عورت فعل مصلی سے ہوگا تو فی الفور نماز فاسد ہوگی ۔ (درمختار، شامی)

**سوال :** عورت غلیظ اور خفیفہ میں کون کون سے عضو شامل ہیں ؟

**جواب :** عورت غلیظہ مرد اور عورت کے حق میں بول و براز کا محل اور وہ جگہ ہے جو ان دونوں کے آس پاس ہے اور جو اس کے سوا ہے عورت خفیفہ ہے، چار برس کا لڑکا لڑکی صغیر سنی میں شامل ہیں یعنی بدن ان کا ڈھکنے کے لائق نہیں، بعد چار برس کے مقام بول و براز چھپانے کے لائق ہے پھر دس برس تک بول و براز کا مقام معہ گرد و نواح کے عورت غلیظہ ہو جاتا ہے بعد دس برس کے جوان کے مانند ہے، برہنگی چھپانے میں اور پندرہ برس کا لڑکا عورتوں میں جانے سے منع کیا جاوے ۔ (درمختار، شامی)

**س :** نماز میں کس قدر کھل جانے سے نماز نہیں ہے ؟

**ج :** جو عضو کہ عورت میں داخل ہے اس کی چوتھائی کھل جانے سے نماز نہیں اس سے کم کے کھل جانے سے جائز ہے بشرطیکہ فوراً کشف عورت اس مقدار کے ہوتے ہی ڈھک لیا گیا ہو اور اگر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کے مقدار کھلا رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور یہ بھی اسی صورت میں ہے جب کہ کشف عورت بدون فعل مصلّی کے ہوا ہو اور فعل مصلی سے کشف عورت ہوگا تو فوراً نماز فاسد ہو جائے گی اگرچہ ادائے رکن کی مقدار سے کم ہو ۔ (تنویر الابصار، شامی)

**س :** اگر کئی اعضاء کی برہنگی قلیل مقدار کی پائی جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

**ج :** اس صورت میں ہر عضو کی برہنگی کی مقدار جمع کر کے دیکھا جائے گا اگر مجموعہ کی مقدار ان میں سے چھوٹے عضو کی چوتھائی کو پہنچ جائے تو مانع صحت نماز ہوگی ورنہ نہیں پس اگر مثلاً عورت کے کان کا سولہواں اور ران کا سولہواں حصہ کھل جائے تو نماز نہ ہوگی اس لئے کہ جب دونوں کو جمع کیا جاتا ہے تو یہ مقدار کان کی چوتھائی سے بڑھ جاتی ہے ۔ (درمختار، شامی)

**س :** وہ برہنہ کہ جو ستر عورت کی قدرت کسی طرح نہیں رکھتا کیونکر نماز ادا کرے ؟

---

۱؎ عورت غلیظہ اور خفیفہ کا فرق نظر کے اعتبار سے ہے کہ غلیظہ کی طرف نگاہ کرنا بہ نسبت خفیفہ زیادہ سخت ہے اور نماز کے حق میں دونوں کا حکم برابر ہے (شامی) ۲؎ دو فوطے ایک عضو ہیں، ذکر علیحدہ عضو ہے علی ہذا دو سرین علیحدہ علیحدہ ہیں مرد کے حق میں ناف سے عضو مخصوص کی جڑ تک ایک عضو ہے اور ران اور گھٹنہ ایک عضو ہے۔ عورت آزاد کے حق میں سر سے پاؤں تک سب عورت ہے یہاں تک کہ کان اور سر کے بال لٹکے ہوئے پیٹ پیٹھ دونوں چھاتیاں اگر بڑی ہوں تو وہ علیحدہ علیحدہ ہیں ورنہ سینے کے حکم میں ہیں سوائے چہرہ اور ہتھیلی اور پاؤں عورت نہیں (عالمگیری)

جواب: یہ شخص دن کو بیٹھ کر نماز ادا کرے اور رکوع و سجود کا اشارہ کرے تاکہ برہنگی نہ کھلے اور رات کو کھڑے ہو کر پڑھے اس لئے کہ رات کا اندھیرا اس کی شرم گاہ کو چھپالے گا لیکن افضل یہ ہے کہ رات ہو یا دن نماز بیٹھ کر ہی پڑھے۔ (شامی، عالمگیری)

سوال: اگر کوئی شخص اندھیرے مکان میں باوجود قدرت ستر عورت کے برہنہ نماز ادا کرے تو کیسا؟

جواب: ہرگز درست نہیں، کیونکہ یہ شخص شرعاً مستور نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

س: اگر کسی کے پاس سوائے ریشمی کپڑے کے اور کوئی بدن چھپانے کے لئے کپڑا نہیں تو کیا کرے؟

ج: اسی کپڑے سے بدن چھپا کر نماز پڑھے برہنہ نہ پڑھے۔ (عالمگیری)

س: اگر ننگے کو کپڑے کی اباحت یا عاریت کا کوئی وعدہ کرے تو اس کے وعدہ کا کب تک انتظار کرے؟

ج: جب تک کہ نماز کے وقت کے فوت ہو جانے کا خوف نہ ہو اسی طرح طہارت کا امیدوار بھی انتظار کرے۔

س: اگر ننگے کو اب کپڑا ملا کہ جس کا چوتھائی حصہ پاک ہو اور باقی ناپاک اور کوئی چیز ایسی بھی نہیں کہ جو اس کی نجاست کو دُور کر دے تو کیا کرے؟

ج: اسی کپڑے سے نماز پڑھے اب برہنہ پڑھے گا تو نماز جائز نہ ہوگی۔ اگر کل کپڑا یا چوتھائی سے زیادہ کپڑا ناپاک ہے تو بھی افضل اسی کپڑے سے ہے اگر ننگے کو نماز کے اندر کپڑا مل جائے تو اس نماز کو توڑ کر پھر سے پڑھے۔ (تنویر الابصار، عالمگیری)

س: ننگے کو صرف اس قدر کپڑا میسر آیا کہ جس سے پاخانہ کی جگہ کو یا پیشاب کی جگہ کو ڈھک لے تو اب ان میں کون سی جگہ کو ستر کر کے نماز پڑھے اور اگر کسی کو بھی نہ ڈھکے تو کیسا؟

ج: پیشاب کی جگہ کو ڈھک کر نماز ادا کرے اس لئے کہ اس میں ادب قبلہ کا بھی ملحوظ ہو گیا اور اگر اس قدر نہ ڈھکے تو گنہگار ہو گا ننگے کو جس قدر کپڑا یا اور چیز کہ برہنگی کو چھپانے والی ہو مثل بوریا یا پتے وغیرہ میسر آئے اسی سے آگا پیچھا چھپا دے اور یہ چھپانا بالاتفاق واجب ہے۔ (عالمگیری)

س: ایک آدمی کا پاجامہ اس قدر پھٹا ہوا ہے کہ اگر یہ شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اس کا ستر اس قدر کھلتا ہے کہ جس سے نماز جائز نہیں اور بیٹھ کر پڑھتا ہے تو اس قدر کھلتا ہے کہ جس سے نماز جائز ہے اب یہ شخص کس طرح ادا کرے؟

ج: یہ شخص بیٹھ کر ادا کرے، اسی طرح رکوع و سجود اشارے سے ادا کرے جب کہ ننگا دکھائی دینے کا ڈر ہو، نیز ستر عورت مطلقاً فرض ہے نماز میں بھی اور خارج نماز میں بھی۔ (درمختار، عالمگیری)

س: کوئی نمازی اپنے کسی کپڑے میں نجاست مانع صلوٰۃ اس وقت دیکھے جب کہ وہ نماز پڑھ چکا ہو

Marfat.com

اور یہ نہیں معلوم کہ نجاست کب لگی تھی تو کیا کرے ؟

ج : اسی وقت اس نجاست کو دھو ڈالے اور کسی نماز کا اعادہ نہ کرے۔

س : مرد کو کتنے کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے ؟

ج : تین کپڑوں سے، پائجامہ کرتا یا اور کچھ، عمامہ اور ایک کپڑے سے بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ تمام بدن ڈھک جائے صرف تنہا پاجامہ سے مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

س : عورت کو کتنے کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے ؟

ج : عورت کو بھی تین کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے، پاجامہ، کرتا، دوپٹہ، اگر دو سے بھی پڑھ لے تو جائز ہے اور ایک کپڑے سے بھی بشرط ڈھک جانے تمام بدن کے درست ہے ورنہ نہیں (عالمگیری)

س : ناپاک کا پہننا علاوہ نماز کے جائز ہے یا نہیں ؟ ج : جائز ہے۔ (درمختار)

س : پانچویں شرط نماز کی قبلہ کی طرف منہ کرنے میں مکہ والے غیر مکہ والے سب برابر ہیں یا فرق ہے ؟

ج : فرق ہے مکہ والوں کے لئے معین کعبہ کی سیدھ میں منہ کرنا اور غیر مکہ والوں کے لئے کعبہ کی سمت منہ کرنا شرط نماز ہے۔ (کبیری)

س : اس مقام پر مخالف اسلام اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کعبہ شریف کو سجدہ کرنا شرک میں داخل نہیں تو اور کیا ہے حالانکہ اسلام کا دعویٰ ہے کہ بجز اسلام کے اور کسی میں توحید نہیں ؟

ج : یہ اعتراض مخالفین اسلام پران کی کمال بے عقلی اور بے علمی پر دال ہے۔ اگر معترضین مسجود لہٗ اور مسجود الیہ، کے فرق کو سمجھ لیتے تو کبھی ایسا لغو اعتراض نہ کرتے۔ یاد رکھو کہ مسجود لہٗ وہ ہے کہ جس کے لئے سجدہ کیا جائے اور مسجود الیہ وہ ہے کہ جس کی طرف سجدہ کیا جائے۔ اب بتایئے کہ وہ کون سا مسلمان ہے جو یہ نہیں جانتا کہ جو مسجود لہٗ ہے وہ تو وہی وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اور جو مسجود الیہ ہے اس کی طرف منہ کرنا اسی مسجود لہٗ کی تعمیل حکم ہے۔ دوسرے فرق بین یہ ہے کہ مسجود لہٗ مقصود عبادت ہوتا ہے اور مسجود الیہ مقصود عبادت نہیں ہوتا، اگر کعبہ شریف مقصود عبادت ہوتا تو معذور کے حق میں ساقط کیوں ہوتا۔ حالانکہ معذور جدھر چاہے نماز پڑھ لے، جیسا کہ آئندہ مسائل سے معلوم ہوگا برخلاف بت پرست کے کہ اس کا بت مسجود لہٗ ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ جو عاقل بندے خدائے تعالیٰ جل جلالہٗ پر عقل سے جہت کو محال جانتے ہیں ان کی اصل فطرت اس کی مقتضی نہیں کہ نماز میں کسی خاص طرف منہ کریں اس لئے اللہ جل شانہٗ نے ان کو ایسی بات کا حکم دیا کہ جو ان کی پیدائشی مقتضیٰ کے خلاف ہی تاکہ ظاہر ہو جائیں حکم کے ماننے والے اور نہ ماننے والے۔ بس عربی زبان میں مسلمان کہلاتے ہیں اور نہ ماننے والے کافر۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ جمیع اہل یکجہتی

Marfat.com

کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں اور بہت سی حکمتیں بھی ہیں جن کا یہ رسالہ متحمل نہیں۔

سوال: قبلہ کے پہچاننے کی کیا کیا علامتیں ہیں ؟

جواب: شہروں میں تو مسجدیں جنگلوں اور دریاؤں میں ستارے اور آدمی' ایسے موقعوں پر آدمی سے دریافت نہ کرنا اور ستاروں سے قبلہ کی شناخت نہ کرنا اپنی اٹکل سے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (درمختار)

س: ہندوستان میں ستاروں سے قبلہ کی شناخت کا کیا طریقہ ہے؟ ج: اکثر شہروں میں ہندوستان کے قطب تارہ نمازی کے داہنے شانے پر ہوتا ہے پس سامنے قبلہ ہوا۔ س: جہاں کوئی بھی علامت نہ ہو وہاں کیا کرے؟

ج: تحرّی' یعنی اٹکل دوڑائے' جدھر اس کی اٹکل قبلہ کی سمت مقرر کردے اسی طرف نماز پڑھ لے اگر بغیر تحرّی کے پڑھے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: ایک شخص کی اٹکل کسی جانب کو نہ ہو اور سب سمتوں میں تذبذب ہو تو وہ کیا کرے ؟

ج: یہ شخص احتیاطاً ہر سمت کو ایک ایک بار نماز پڑھے گا تو اگر ایک شخص نے بعد تحرّی کے ایک سمت کو ایک رکعت نماز پڑھی پھر اس کی رائے دوسری جانب کو بدلی۔ اب وہ دوسری رکعت اس جانب کو پڑھ لی اسی طرح چاروں سمت کو رائے بدلی اور چاروں رکعت چار سمت ادا کیں نماز ہو گئی۔ (تنویر الابصار)

س: ایک شخص نے تحرّی سے ایک سمت مقرر کی مگر نماز دوسری طرف پڑھی اس کی نماز ہوئی یا نہیں ؟

ج: اس کی نماز نہیں ہوئی اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہو پس دوبارہ پڑھے۔ (عالمگیری)

س: ایک شخص نے بعد تحرّی نماز شروع کی اور اثنائے نماز میں یا بعد ختم ہونے نماز کے معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہے تو اب کیا کرے ؟

ج: اگر اثنائے نماز میں علم ہو تو اسی وقت پھر جائے' اگر ایک رکن کی مقدار بھی توقف کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر بعد ختم نماز کے معلوم ہوا تو اب پھرنے کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری، شامی)

س: ایک شخص نے بعد تحرّی کے ایک سمت ایک رکعت پڑھی اور دوسری رکعت بوجہ ظاہر ہونے خطا کے تحرّی میں دوسری طرف ادا کی اب یہ معلوم ہوا کہ پہلی رکعت سے ایک سجدہ چھوٹ گیا ہے یہ شخص کیا کرے ؟

ج: اس شخص کی نماز فاسد ہوئی اور از سرِ نو پڑھے' اس لئے کہ اگر سجدہ مذکورہ اس طرف کو کرتا ہے جدھر کو اب نماز پڑھتا ہے تب تو یہ قبلہ پہلی رکعت کا نہیں ہے اور سجدہ رکعت کا جز ہے گویا یہ سجدہ اس قبلہ کو نہ ہوگا جو مصلّی کے علم میں پہلی رکعت ادا کرتے وقت تھا اور اگر اس جانب کو کرتا ہے جس طرف کہ پہلی رکعت ادا کی جائے تو جو طرف کہ اب اس کے نزدیک قبلہ ہے اس سے پھرنا لازم آتا ہے لہٰذا از سرِ نو پڑھے۔

س: ایک اندھے نے ایک رکعت قبلہ کی غیر سمت پڑھی پھر ایک شخص نے اندھے کو قبلہ کی طرف

Marfat.com

پھیر دیا اور اس کے پیچھے اقتدا کرلیا آیا یہ اقتدا بھی درست ہے یا نہیں ؟
جواب : اگر اندھے کو نماز شروع کرتے وقت کوئی شخص ایسا ملا تھا جس سے وہ قبلہ کی سمت پوچھ سکتا مگر اس نے نہ پوچھا تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز فاسد ہے اور اگر ایسا شخص نہ ملا تو صرف مقتدی کی نماز فاسد ہے نہ امام کی ۔ ایسی طرح اس اٹکل کرنے والے کا بھی اقتدا نہ کرے جو ایک طرف کو ترک نماز کے اندر ہی دوسری طرف پھر گیا بشرطیکہ مقتدی اس کا پہلا حال جانتا ہو ۔ (عالمگیری ، درمختار ، شامی)
سوال : اگر مسبوق اور لاحق کی رائے بعد سلام پھیرنے امام کے بدل گئی تو اب کیا کرے ؟
جواب : مسبوق اپنی رائے کے پھر جانے اور نماز پوری کرے اس کی نماز ہوجائے گی اور لاحق از سر نو ادا کرے کیونکہ مسبوق باقی نماز کے پڑھنے میں مثل منفرد کے ہے اور لاحق باقی نماز میں امام کے پیچھے ہے جیسے مدرک مقتدی کہ جب اس کو معلوم ہوا کہ امام قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا ہے تو اب وہ اپنی نماز کی اصلاح دوسری رکعت میں نہیں کرسکتا اس لئے کہ اگر وہ دوسری طرف اپنی رائے کے موافق مُنہ پھیرتا ہو تو دیدہ و دانستہ قبلہ کی مخالف سمت کو نماز پڑھتا ہے کہ جو مفسد نماز ہے بس یہی حال لاحق کا ہے ۔ (درمختار ، شامی ، عالمگیری)
س : ایک ایسا مریض ہے کہ جو خود قبلہ کی طرف مُنہ نہیں پھیر سکتا نہ اس کے پاس کوئی ایسا شخص ہے کہ جو قبلہ کی طرف مُنہ پھیر دے تو یہ اب کیا کرے ؟
ج : جدھر کو وہ چاہے نماز پڑھ لے اسی طرح اگر کوئی مُنہ پھیرنے والا ہے لیکن مُنہ پھیرنا مریض کو ضرر کرتا ہے تو بھی اس کے لئے یہی حکم ہے کیونکہ یہ صاحب عذر ہے اور ہر صاحب عذر کا یہی حکم ہے ۔ (عالمگیری)
س : ایک شخص نے کشتی یا ریل میں نماز قبلہ کی طرف شروع کی اور اثنا نماز میں کشتی اور ریل کا رُخ قبلہ کی جانب سے پھر گیا تو اس نمازی کو کیا کرنا چاہیئے ؟
ج : یہ نمازی قبلہ کی جانب پھر جائے ۔ (عالمگیری)
س : اٹکل سے جیسے نماز کے لئے قبلہ کو تجویز کرنا ضروری ہے ویسا ہی سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ کے لئے بھی ضروری ہے یا نہیں ؟
ج : ضروری ہے ، بلکہ مجالس میں بھی اس کا خیال رہے تو بہتر ہے ۔ (درمختار ، طحطاوی)
س : چھٹی شرط نماز کی نیت ہے ۔ نیت کس کو کہتے ہیں ؟
ج : نیت نماز میں داخل ہونے کے ارادے کو کہتے ہیں یعنی نماز کے وقت اس طرح دل میں جانے کو دریافت کرنے پر فوراً جواب دے سکے کہ مثلاً آج کی نماز ظہر پڑھتا ہوں اگر یہ جواب تامل سے ہوگا تو نماز جائز نہ ہوگی ۔
س : ایک شخص افکار اور تشویشات میں اس قدر منہمک ہے کہ نماز کے وقت دل کے حاضر کرنے سے عاجز ہے

Marfat.com

یہاں تک کہ بلا تامل نہیں بتا سکتا کہ کون سے وقت کی نماز پڑھتا ہوں یہ کیا کرے ؟
جواب: ایسے شخص کے حق میں زبان سے ہی کہنا بجائے دل کے عمل کے کافی ہے (عالمگیری، درمختار)
سوال: زبان سے نیت کرتے ہیں وہی شخص مخصوص ہے کہ جس کا دل حاضر ہونے سے عاجز ہے یا وہ بھی کرے کہ جس کا دل نماز کے وقت حاضر ہے ؟
جواب: اس شخص کو مستحب ہے تاکہ دل اور زبان میں موافقت ہو جائے۔ (تنویر الابصار، درمختار)
س: ایک شخص کے دل میں تو ظہر تھا اور زبان سے عصر نکل گیا تو یہ نیت ہوئی یا نہیں ؟
ج: نیت تو دل ہی کے عمل کا نام ہے یہ زبان سے کہنا لغو اور دل کا سمجھنا معتبر۔ (درمختار، شامی)
س: نماز کی نیت فرض اور واجب اور سنن کا متعین کرنا کیسا ؟
ج: فرض اور واجب میں تو تعین فرض ہے۔ یعنی اگر نیت میں یہ متعین نہیں ہوگا کہ یہ نماز کہ جس کو میں ادا کرتا ہوں فرض ہے یا واجب یا مثلاً آج کی نماز ظہر کی ہے یا عصر کی تو نماز اس کی نہیں ہوگی اسی طرح نماز واجب میں تعین نہیں کیا یہ نماز کی ہے یا نذر وغیرہ کی اور عید کی ہے تو کون سی عید کی اور نذر کی ہے تو کون سی نذر کی تو بھی اس کی نماز نہیں ہوگی برخلاف سنت کے کہ اس میں بلا تعین سنت اور نفل کے متعلق نماز کی نیت درست ہے مگر بہتر اس میں بھی یہی ہے کہ تعین کر لے تاکہ سب کے نزدیک ادا ہو جائے۔ (درمختار، شامی)
س: وہ کیا کیا باتیں ہیں جو نیت میں ضروری ہیں ؟
ج: منفرد اور امام پر ۲ دو باتیں ہیں ایک تو نماز کی نیت میں اللہ ہی کے واسطے کہنا دوسرے کعبہ شریف کی جانب منہ کرنے کی نیت کرنا اور مقتدی پر ان دونوں کے ساتھ تیسری بات اقتدائے امام بھی ضروری ہے رہی تعین رکعات وہ کسی پر ضروری تو نہیں ہے مگر کرے تو بہتر ہے۔ (تنویر الابصار، شامی)
س: ایسی نیت بتا دیجئے جو سب کے نزدیک ہو ؟
ج: اس طرح کرے کہ نیت کرتا ہوں میں (یا نیت کی میں نے) آج کے فرض نماز فجر کی یا ظہر کی واسطے اللہ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اسی طرح جو وقت ہو نام لیوے اور نیت تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہو بعد میں صحیح نہیں[1]
س: اگر کسی کے ذمہ قضا نمازیں اس قدر ہوں کہ جن کی قضا کی تاریخ اور دن معین کر سکتا کہ فلاں تاریخ یا فلاں دن کا ظہر میرے ذمے ہے یا مثلاً کتنی ظہر کی نمازیں میرے ذمے ہیں تو قضا نمازوں کی نیت کس طرح ہے ؟
ج: اس طرح نیت کر لیا کرے، نیت کرتا ہوں میں پہلی فجر کی یا ظہر کی جو میرے ذمہ ہے۔
س: جو نمازی یہ نہیں جانتا کہ فرض کس کو کہتے ہیں اور سنت کس کو آیا اس کی نماز ہوئی یا نہیں ؟

---

[1] حتی کہ اللہ کہتے وقت نیت نہ تھی اکبر کہتے وقت ہوئی تو نیت معتبر نہ ہوگی۔ (شامی)

جواب: اس کی نماز نہیں ہوگی کیونکہ اس کی نیت صحیح نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: مقتدی نیت کس طرح کرے؟

جواب: اس طرح کرے، نیت کرتا ہوں میں آج ظہر کی واسطے اللہ تعالےٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، پیچھے اس امام کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

س: ایک مقتدی نے امام معین کی نیت کی یعنی زید کی اور نکلا وہ عمرو اس کی اقتدار درست ہوگی یا نہیں؟۔ ج: اس کی نیت سے یہ اقتدار درست نہیں اس لئے یہ نماز بھی نہیں ہوئی۔ (عالمگیری)

س: اگر کوئی عشار کی نماز میں صرف اقتدار کی نیت سے جماعت میں شریک ہوگیا اور اس کو یہ خبر نہیں کہ جماعت فرض کی ہے یا تراویح کی، اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

ج: مطلق نیت اقتدار سے اقتدار درست نہیں جب تک امام کی بھی نیت نہ کرے[۲]۔

س: امام کو بھی امامت کی نیت ضروری ہے یا نہیں؟

ج: صحت نمازوں کے لئے مردوں کے حق میں امام کو امامت کی نیت کی ضرورت نہیں[۳] یہاں تک کہ اگر یہ نیت کرے کہ فلاں شخص کا امام نہیں ہوں اور پھر وہی شخص اس کا اقتدار کرے تو اس کی اقتدار درست ہے مگر عورتوں کے حق میں ایسی صورت میں کہ وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہوں نیت امامت کی امام کو ضروری ہے اس صورت میں اگر عورت بلانیت امام کے اقتدا کرے گی تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

س: ایک شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے پھر ایک شخص نے آکر اس کی اقتدار کی جب کہ امام نے امامت کی نیت نہ کی ہو تو کیا یہ اقتدار درست ہے؟

ج: درست ہے، لیکن امام کے لئے حصول ثواب جماعت نیت پر موقوف ہے دل میں نیت کرے۔ (درمختار، شامی)۔ س: ایک جنازہ کے امام نے میت کو مرد جان کر نماز پڑھا دی پھر معلوم ہوا کہ یہ میت عورت کی ہے نماز ہوئی یا نہیں؟۔

ج: یہ نماز بوجہ صحیح نہ ہونے نیت کے نہ ہوئی پھر سے پڑھے، ہاں اگر جنازہ کی طرف اشارہ بھی کر لیا ہے تو ہو جائے گی۔ (درمختار، شامی)

س: وتر کی نیت کس طرح کرے؟

---

۱؎ یعنی جب کہ فرض نماز کو فرض کی نیت سے نہ پڑھے گا ۲؎ پس اگر یوں کہا جائے کہ امام خواہ نماز عشار پڑھتا ہو یا تراویح ہر حال میں اقتدار کرتا ہوں تو درست ہے اور اگر یوں کہے کہ امام تراویح پڑھتا ہے تو اقتدار نہیں کرتا اور اگر عشار ہے تو اقتدار کرتا ہوں تو اس صورت میں مطلقاً اقتدار درست نہیں ہوگی امام خواہ فرض پڑھتا ہو یا تراویح (عالمگیری) ۳؎ لیکن ثواب جماعت بغیر نیت نہ ملے گا۔ (درمختار)

Marfat.com

جواب: اس طرح کہ نیت کرتا ہوں میں تین رکعت نماز وتر واجب کی مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ کے واسطے اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

سوال: جنازہ کی نماز کی نیت کس طرح کرے؟

جواب: اس طرح کرے، نیت کرتا ہوں میں نماز جنازہ کی مع چار تکبیروں کے واسطے دعا اس میت کے مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

س: عیدین کی نماز کی نیت کس طرح کرے؟

ج: اس طرح نیت کرے، نیت کرتا ہوں میں نماز واجب عید الفطر مع چھ تکبیرات واجب کے پیچھے اس امام کے مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

س: سنّت نمازوں کی نیت کس طرح کرے؟

ج: سنّت نمازوں میں متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیت کرے یعنی نیت کرتا ہوں میں چار رکعت سنّت ظہر کی بسبب پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

# باب (۱۰) نماز کی صِفت کے بیان میں

س: صفت کس کو کہتے ہیں؟

ج: لغت میں صفت ایسے معنی کے بیان کو کہتے ہیں جو ذات موصوف میں موجود ہو اور عرفاً نماز میں صفت وہ کیفیت ہے جو شامل ہو فرض، واجب، سنّت، مستحب پر۔ (درمختار)

س: نماز کے ارکان کیا کیا ہیں؟

ج: سات ہیں، ۱۔ تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا ۲۔ قیام، یعنی سیدھا کھڑا ہونا اس طرح پر کہ اگر ہاتھ چھوڑے جاویں تو گھٹنوں پر نہ پہنچیں، اگر گھٹنوں پر پہنچ جائیں تو قیام ادا نہ ہوگا، ۳۔ قرارت یعنی کم از کم ایک آیت پڑھنا ۴۔ رکوع، یعنی اس قدر جھکنا کہ اگر دونوں ہاتھ پھیلائے تو زانو پکڑ لیوے ورنہ رکوع نہ ہوگا، اور بیٹھ کر رکوع کرنے میں پیشانی مقابل زانو کے ہو، ۵۔ سجدہ یعنی ناک اور پیشانی دونوں زمین پر رکھے اور پاؤں کی انگلیوں میں سے کم از کم ایک انگلی کا لگا رہنا بھی شرط سجدہ ہے اگر ایک انگلی بھی لگی نہ رہے گی اور دونوں پاؤں سجدہ میں اُٹھ جائیں گے تو سجدہ نہ ہوگا، ۶۔ قعدہ اخیرہ، یعنی بمقدار تشہد اخیر نماز میں بیٹھنا ۷۔ اپنے کسی فعل کے ساتھ نماز سے خارج ہونا۔ انہی کو ارکان کہتے ہیں۔

س: تکبیر تحریمہ شرط ہے اور آپ نے اس کو رکن میں شمار کیا ہے؟

Marfat.com

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نماز کے ساتھ ایسی ملی ہوئی ہے جیسے دروازہ گھر سے تو اس کا ذکر نماز کے ارکان کے ساتھ ہی مناسب ہے۔ (کذافی الشافی)

سوال: مقتدی تکبیر تحریمہ کس وقت کہے ؟

جواب: امام کی اللہ اکبر کی (رے) سے اپنے ہمزہ کو ملا دے، اگر اکبر کا لفظ امام کے کہنے سے پہلے کہے گا تو نماز شروع نہ ہوگی اسی طرح اگر امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کا لفظ اس نے رکوع میں جاکر کہا تو نماز شروع نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

س: تکبیر اولیٰ کے ملنے کی فضیلت کب تک ہے ؟

ج: جب تک پہلی رکعت ملے۔ (عالمگیری)

س: ایک شخص نے امام کو رکوع میں پایا اور اس نے کھڑے ہوکر تکبیر کہی مگر رکوع کی تکبیر کی نیت کی نہ تکبیر تحریمہ کی، آیا یہ نماز کا شروع کرنے والا ہوا یا نہیں ؟

ج: یہ شخص نماز کا شروع کرنے والا ہوگیا اور نیت اس کی رکوع کی لغو ہوئی۔ (عالمگیری)

س: گونگا اور اَن پڑھ کہ اچھی طرح کچھ پڑھ نہیں سکتا اس کی نماز کس طرح ہوگی ؟

ج: ان کی نماز صرف نیت سے ہوجاتی ہے ان پر زبان ہلانا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

س: دوسرا فرض جو نماز کا قیام ہے، یہ قیام فرض، واجب، سنّت، سب نمازوں میں فرض ہے یا کچھ قید ہے ؟

ج: ہاں قید ہے۔ فرض نماز اور جو ملحق بفرض ہے جیسے نماز نذر اور سنّت فجر اور وتر، ان سب میں بلا عذر قیام فرض ہے، نفل نمازمیں قیام فرض نہیں ہے بلا عذر بھی بیٹھ کر جائز ہے۔ (درمختار، کبیری، عالمگیری)

س: وہ عذر کیا کیا ہیں کہ جن سے نماز فرض بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے ؟

ج: اوّل بیماری، دوسرے برہنگی، شیخوخیت، ان عذرات کے علاوہ فرض نماز یا ملحق بفرض نماز بیٹھ کر ادا کرے گا تو جائز نہ ہوگی۔ (کبیری، درمختار)

س: قیام ساری رکعت میں فرض ہے یا کچھ تفریق ہے ؟

ج: ہاں تفریق ہے، جس قدر نماز میں قرارت فرض ہے اسی قدر قیام بھی فرض ہے یعنی ایک آیت کی مقدار اور بقدر سورۂ فاتحہ اور چھوٹی سورت کے قیام واجب ہے اور اس سے زیادہ سنّت یا مستحب۔

س: ایک شخص اگر مسجد میں جماعت سے اگر نماز ادا کرے تو قیام مفروض کی طاقت نہیں رہتی ہے اور گھر پر پڑھے تو نماز کھڑے ہوکر ادا کرسکتا ہے ایسا شخص جماعت میں اگر نماز ادا کرے یا گھر میں کھڑے ہوکر نماز ادا کرے؟

جواب: ایسا شخص جماعت میں حاضر نہ ہو گھر میں قیام کے ساتھ نماز ادا کرے کیونکہ قیام فرض ہے اور جماعت واجب، تو واجب کے لئے فرض کو ترک نہ کرے۔ (درمختار)

سوال: ایک شخص جماعت میں جھکے ہوئے جلدی سے آکر امام کے ساتھ شریک ہوا مگر تکبیر تحریمہ کے سوائے تکبیر انتقالی رکوع میں جانے کی نہیں کہی، یہ رکعت پانے والا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ایسا جھکا ہوا آیا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ گئے تب تو رکعت کا پانے والا نہیں ہے اس لئے کہ قیام جو فرض تھا وہ ترک ہو گیا اور اگر کھڑے ہو کر جو تکبیر کہی اور پھر رکوع کیا گو کہ رکوع کے جانے کی تکبیر نہ کہی تو قیام صحیح ہے اور رکعت پانے والا بھی ہو گیا۔ (عالمگیری)

س: قیام کی صورت کیا ہے؟

ج: قیام کی صورت یہ ہے کہ اگر اپنے ہاتھ لمبے کرے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں، اس صورت سے تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی قیام ہو جائیگا لیکن اگر کوئی بلا عذر ایک پاؤں سے قیام کرے تو مکروہ ہے (عالمگیری)

س: قرأت کے اندر کس مقدار کی ایک آیت چھوٹی ہونی چاہیئے جس سے فرضیت ادا ہو جائے؟

ج: دو کلمہ کی آیت مثلاً ثُمَّ نَظَرَ[1] کے پڑھنے سے فرضیت ادا ہو جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

س: صحیح حرفوں کے ساتھ اگر قرأت ادا نہ ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: قدرت ہونے پر اگر صحیح حروف[2] ادا نہ کرے گا تو قرأت جائز نہیں اور یہی حکم ذبح میں ہی بخلاف معذور کے، یعنی توتلا، ہکلا اگر ان سے غیر صحیح حروف بھی نکلیں تو عذر کے سبب معاف ہیں۔

س: قرأت کے رکعت میں فرض ہے؟

ج: فرض کی دو رکعت میں خواہ وہ فرض دو رکعتوں کا ہو یا تین کا یا چار کا، اور یہ دو رکعتیں پہلی ہوں یا پچھلی۔ اگر کسی رکعت میں قرأت نہ پڑھی یا صرف ایک رکعت میں پڑھی تو نماز نہ ہوگی اور وتر اور نفل کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ (عالمگیری، کبیری)

س: کوئی شخص نیند کی حالت میں قرأت پڑھے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج: جائز نہیں، بروقت بے داری پھر پڑھے اور یہی حکم اور ارکان کا بھی ہے یعنی سوتے ہوئے سجدہ کیا تو اس کا اعادہ کرے اگر سجدہ کے اندر سو گیا تو کچھ بھی نہیں، ہاں پوری رکعت سوتے ہوئے ادا کرے

---

[1] لیکن اس قدر پر اکتفا کرنیوالا گنہگار (عالمگیری) [2] صحت الفاظ کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ خود کو کلام مسموع ہو۔ اگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود بھی نہ سنا تو کافی نہ ہوگا اسی طرح ہر موقع تکلم میں اسماع نفسہ ضروری ہے مثل طلاق، عتاق، ذبح بیع شراء وغیرہ کے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

تو پوری رکعت کا اعادہ نہیں پھر پڑھے۔ (عالمگیری، درمختار)

سوال: چوتھا فرض نماز کا رکوع ہے اس کی حد یہ بتائی گئی کہ کھڑا آدمی اگر ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں کو پکڑلے کبڑا آدمی کہ جس کے ہاتھ ہر وقت رکوع کی حد تک پہنچ رہے ہوں وہ رکوع کس طرح کرے؟

جواب: ایسا کبڑا رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

س: پانچواں فرض نماز کا سجدہ ہے تو ایک سجدہ فرض ہے یا دوسرا بھی؟

ج: دوسرا بھی سجدہ باجماع امت فرض ہے۔ (عالمگیری)

س: اگر کسی نے بلا عذر صرف ناک ہی سجدے میں رکھی اور پیشانی نہیں رکھی سجدہ ہوا یا نہیں؟

ج: اس کا سجدہ نہیں ہوا اسی قول پر فتویٰ ہے مگر صاحب عذر کا سجدہ درست ہے۔ (عالمگیری)

س: ایک شخص نے صرف پیشانی پر سجدہ کیا اور ناک سجدے میں نہیں رکھی تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ج: اس کا سجدہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

س: پیشانی پر عذر کے باعث ناک کے کس حصہ پر سجدہ کرے؟

ج: اس حصہ پر سجدہ جو سخت ہے اگر صرف نرم جگہ پر جو ناک کا سرا ہے سجدہ کرے گا تو جائز نہیں (عالمگیری)

س: اگر کسی کی ناک اور پیشانی دونوں میں عذر ہو تو وہ سجدہ کس طرح ادا کرے؟

ج: یہ شخص سجدہ کا اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

س: گھاس پر یا روئی کے گدے پر سجدہ درست ہے یا نہیں؟

ج: اگر سجدہ کے وقت ناک اور پیشانی قرار پکڑلے اس طرح پر کہ مبالغہ کیا جائے تو سر نیچا نہ ہو جائے تو درست ہے ورنہ نہیں اور اسی حکم میں وہ پیال ہے جو اکثر موسم سرما میں مسجدوں میں بچھاتے ہیں۔

س: ڈانوچہ جس کو زمیندار لوگ نگہبانی کھیتوں کے لئے بناتے ہیں اس پر سجدہ درست ہے یا نہیں؟

ج: اگر اس پر سجدہ کی جگہ سخت ہے تو تخت کے حکم میں ہے نماز ہو جائیگی ورنہ گھاس کے حکم میں ہے۔ (عالمگیری) ______ س: آدمی کی پیٹھ پر بھی سجدہ درست ہے یا نہیں؟

ج: عذر کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ وہ بھی اسی نماز کو پڑھتا ہو کہ جس کو یہ ادا کر رہا ہے ورنہ درست نہیں[1]۔

---

[1] یعنی ایک آدمی نماز سے خارج بیٹھا ہے اس حالت میں نمازی نے اس کی پیٹھ پر سجدہ کیا یا وہ نمازی ہے کہ جس کی نماز کے خلاف ہے۔ مثلاً سجدہ کرنے والا فرض ادا کرنے والا ہے اور وہ دوسرا شخص اس کی پیٹھ پر سجدہ کر رہا ہے وہ سنت پڑھ رہا ہے تو ان صورتوں میں سجدہ نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

Marfat.com

اور وہ عذر تنگی کا ہے یعنی عیدین اور جمعہ میں جب اس کثرت سے آدمی جمع ہوں کہ عیدگاہ اور مسجد میں گنجائش نہ ہو تو اس وقت پیٹھوں پر سجدہ ہو جائے گا۔ (درمختار)

سوال: سجدہ قدموں سے کس قدر اونچی جگہ پر بلا عذر درست ہے؟

جواب: ایک بالشت اونچی جگہ پر سجدہ جائز ہے اگر اس سے زیادہ اونچی جگہ ہوگی تو بلا عذر جائز نہیں (شامی)

س: دونوں سجدوں کی حدِ فاصل کیا ہے؟

ج: بیٹھنے کے قریب ہو جانا، اگر اس سے پہلے دوسرا سجدہ کریگا تو بموجب صحیح قول کے سجدہ نہ ہوگا (درمختار)

س: ایک شخص ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کے بعد پھر کسی سبب سے مثل کانٹے وغیرہ کے کہ جس سے ناک اور پیشانی کو ضرر پہنچے اٹھا کر پھر دوبارہ ناک اور پیشانی رکھدے تو دو سجدے ہوئے یا ایک؟

ج: ایک ہی سجدہ ہوا، اسی طرح اگر مقتدی اپنے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں سے اٹھا لیوے اور پھر جھکا دیوے تو بھی ایک ہی رکوع اور سجدہ ہوگا اور نماز درست ہو جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار، شامی)

س: چھٹا فرض نماز کا جو قعدہ اخیرہ ہے یہ فرض نمازوں ہی میں ہے یا واجب اور سنت نمازوں میں بھی فرض ہے؟

ج: سب نمازوں میں فرض ہے، اسی طرح اور ارکان بھی سب نمازوں میں فرض ہیں سوائے قیام کے کہ وہ نفلوں میں فرض نہیں ہے۔ (عالمگیری، کبیری)

س: ساتواں فرض جو اپنے اختیار سے نکلنا ہے یہ فرض متفق علیہ ہے یا نہیں؟

ج: یہ فرض متفق علیہ نہیں ہے اور صحیح یہی ہے کہ فرض نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

س: واجبات کیا کیا ہیں؟

ج: ۱۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قرآن کے لئے معین کرنا، ۲۔ الحمد شریف پڑھنا، ۳۔ الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا، ۴۔ پوری الحمد شریف کا ایک دفعہ پڑھنا، ۵۔ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب، سنتوں کی سب رکعتوں میں سورت ملانا، ۶۔ ترتیب درمیان دو سجدوں کے، ۷۔ قومہ، ۸۔ جلسہ، ۹۔ تعدیل یعنی اعضاء کا ساکن کرنا بمقدار سبحان اللہ کہنے کے رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں، ۱۰۔ امام کو جہری نمازوں میں مثل فجر، مغرب، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کے وتر میں پکار کر پڑھنا اور دوسری نمازوں میں مثل ظہر، عصر کے آہستہ پڑھنا، ۱۱۔ پہلا قعدہ تین یا چار رکعت والی نماز میں خواہ نفل ہی ہو، ۱۲۔ تشہد دونوں قعدوں میں یعنی اوّل اور اخیر دونوں قعدوں میں التحیات کا پڑھنا، ۱۳۔ لفظ السلام کے ساتھ نماز سے نکلنا، ۱۴۔ تکبیر قنوت، ۱۵۔ قرأت قنوت، ۱۶۔ تکبیرات عیدین، (حاشیہ شرح)

۱۷۔ مقتدی کا قرائت سے چپ رہنا، ۱۸۔ امام کی تابعداری کرنا، ۱۹۔ سجدۂ تلاوت کرنا۔ (کبیر، شامی)

**سوال:** نماز میں سنتیں کیا کیا ہیں؟ **جواب:** اُٹھانا دونوں ہاتھوں کا تکبیر تحریمہ کے لئے کانوں کی لَو تک تکبیر سے پیشتر، ۲۔ تکبیر کے وقت انگلیوں کا قبلہ رُخ اور کشادہ[1] رکھنا، ۳۔ امام کو تکبیرات یعنی تحریمہ اور انتقالی[2] پکار کر کہنا بقدر اس کی حاجت کے اگر تکبیر تحریمہ سے امام کی نیت صرف ان لوگوں کو ہی خبردار کرنے کی ہوگی اور اپنی نماز کی نہ ہوگی تو امام کی نماز ہوگی نہ مقتدیوں کی، ۴۔ ناف کے نیچے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر باندھنا، ۵۔ ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا، ۶۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۷۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا، ۸۔ فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں صرف الحمد شریف پڑھنا، ۹۔ آمین کہنا، ۱۰۔ ثنا اور اعوذ اور بسم اللہ اور آمین کو آہستہ کہنا، ۱۱۔ قرارت مسنونہ پڑھنا، ۱۲۔ تکبیرات انتقالی یعنی رکوع اور سجدہ کے لئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا، ۱۳۔ رکوع میں تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار، ۱۴۔ رکوع میں دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کی کشادہ انگلیوں سے پکڑنا، ۱۵۔ امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا اور مقتدی کو رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا اور تنہا کو دونوں کہنا، ۱۶۔ سجدوں میں دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنوں کا پہلے پیشانی سے رکھنا اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رُخ رکھنا، ۱۷۔ سجدوں میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھنا، ۱۸۔ جلسہ اور تشہد میں داہنا[3] پاؤں کھڑا رکھنا اور بایاں پاؤں بچھانا، ۱۹۔ ہر جلسہ اور تشہد میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا، ۲۰۔ اشارہ کرنا بروقت سبابہ[4] سے بروقت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے، ۲۱۔ درود شریف کا پڑھنا قعدہ اخیرہ میں، ۲۲۔ دعا کا قعدہ اخیر میں پڑھنا، ۲۳۔ پھیرنا مُنہ کا دائیں اور بائیں طرف سلام کے وقت، ۲۴۔ امام کو فرشتوں اور مقتدیوں کی سلام کی نیت کرنا اور اسی طرح مقتدیوں کو امام اور دائیں بائیں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرنا، ۲۵۔ امام کو پست کرنا دوسرے سلام کا بہ نسبت پہلے سلام کے، ۲۶۔ سلام پھیرنا ان لفظوں سے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ (تنویر الابصار، درمختار، شامی، عالمگیری)

---

(حاشیہ صفحہ ۷۴) پس جب کہ امام نے سلام پھیرا اور زبان سے لفظ السلام نکالا تو اس سے پہلے کہ لفظ علیکم امام کی زبان سے نکلے کوئی اگر اقتدا کرے تو یہ اقتدا درست نہ ہوگی کیونکہ السلام کہنے میں وقت اقتدا ختم ہو جاتا ہے، بشرطیکہ امام پر سجدہ سہو نہ ہو (درمختار)

[1] یعنی زیادہ کشادہ ہوں نہ بالکل ملی ہوئی بلکہ ان کی حالت پر چھوڑنا چاہئے [2] امام کے سوا مقتدی اور منفرد اتنی آہستہ کہیں کہ خود سُن لیں [3] کھڑے پاؤں کی انگلیوں کو بھی قبلہ رُخ رکھنا سنت ہے (درمختار) [4] انگلی اٹھانے کا طریقہ مسنون ہم حنفیوں کے نزدیک اس طرح پر ہے کہ بروقت کہنے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کے انگلی کلمہ کی اٹھاوے چھپن کی عقد صورت پر یعنی خنصر اور بنصر اور وسطی تینوں انگلیوں کو بند کر کے اور شہادت کی انگلی کو کھڑا کر کے اور انگوٹھے کے سرے کو شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے جوڑ پر رکھے اور جب اِلَّا اللّٰهُ زبان سے کہے اس انگلی کو گرا دے۔ (شامی، کبیری)

Marfat.com

سوال: مستحبات نماز کیا ہیں؟

جواب: ۱۔ مرد کو وقت تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ آستینوں سے باہر نکال لینا، ۲۔ دونوں قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت کے فاصلہ پر چھوڑنا، ۳۔ منفرد کو رکوع اور سجدہ میں تین بار سے زیادہ[1] تسبیح کہنا، قیام کے وقت اپنی سجدہ گاہ پر اور رکوع میں دونوں پاؤں کی پیٹھ پر اور سجدے میں ناک کے سرے پر اور قعود میں اپنی گود پر اور پہلے سلام میں اپنے داہنے شانہ پر اور دوسرے سلام میں بائیں شانہ پر نظر رکھنا، ۵۔ جمائی[2] کے وقت منہ بند رکھنا، ۶۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی والے کا کھانسی کو دفع کرنا (درمختار، شامی)

س: نماز پڑھنے کا وہ طریقہ شروع سے آخر تک کہ جو سلف سے مطابق حنفی مذہب کے جس میں فرض، واجب، سنت اور مستحب سب ادا ہوں ـــــ بتائیے؟

ج: وہ طریقہ یہ ہے کہ جب نمازی نماز شروع کرنا چاہے تو پہلے قبلہ رخ کھڑا ہو اور درمیان دونوں قدموں کے فاصلہ چار انگشت کا چھوڑے پھر نیت دل سے کرے اور مطابق نیت کے زبان سے کہے نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز فرض فجر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کے پھر کانوں تک اس طرح اٹھاوے کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگلیاں جدا جدا حال پر ہوں اور انگوٹھے کانوں کی لَو کے مقابل ہوں اس وقت تکبیر یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر فوراً دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر انگوٹھے اور چھنگلی سے پہنچے تک حلقہ کرے اور انگلیاں اوپر کلائی کے رکھے اور پڑھے سُبْحَانَكَ[3] اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ[4] اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْنَ ۝ ۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ یا اور کوئی سورۃ

---

[1] لیکن جب ختم کرے تو عدد طاق پر کرے مثل سات پانچ نو وغیرہ کے ۱۲ (شامی) [2] جمائی نماز میں اگر بحالت قیام آوے اور رک نہ سکے تو داہنا ہاتھ منہ پر رکھے اور اگر اور جگہ سوائے قیام کے آوے تو بائیں ہاتھ سے روکے، خارج نماز ہر وقت بائیں ہاتھ سے روکے۔ [3] پاکی بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ جو تیرے لائق ہے اور حمد بیان کرتا ہوں میں تیری ایسی جو تیرے قابل ہے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی نہیں ہے معبود سوائے تیرے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ شیطان راندے گئے سے [4] شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان رحم کرنیوالا ہے [5] کل تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں جو پالنے والا ہے تمام عالم کا مہربان اور رحمت والا۔ مالک دن قیامت کا تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں دکھا

یاد ہو پڑھے پھر رکوع کرے یعنی جھکنے کے ساتھ تکبیر کہے اور رکوع میں پورا پہنچے تک تکبیر سے فارغ ہوجائے اسی طرح اور رکن بھی کرے رکن کے اندر تکبیر نہ کہے جیسے کہ اکثر عادت ہے کیونکہ اس سے نماز مکروہ ہوجاتی ہے پھر دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوط پکڑے کشادہ انگلیاں کرکے اور دونوں پنڈلیوں کو سیدھا کھڑا رکھے کمان کی طرح نہ جھکادے اور پشت کو پھیلائے اور سرین کو پشت کے برابر رکھے بدون سر کے ابھار یا سر کے نیچا کرنے کے بلکہ سر بھی پشت کے برابر رہے پھر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین مرتبہ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتا ہوا پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے جھکنے کے ساتھ اور سجدہ کرے اس طرح کہ اوّل دونوں گھٹنے زمین پر رکھے پھر دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھے کہ کہنیاں زمین سے علیحدہ رہیں پھر ناک اور پیشانی سجدہ میں دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں اس طرح رہے کہ انگوٹھے کان کی لو کے برابر ہوجائیں اور اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے تاکہ سب قبلہ کی طرف متوجہ رہیں سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں نہ اٹھیں ورنہ سجدہ نہ ہوگا، پھر پڑھے تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پھر سجدہ سے سر اور ہاتھ اٹھانے میں رکھنے کے برعکس کرے یعنی پیشانی پہلے اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر اطمینان سے جلسہ کرے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ مثل پہلے کے کرکے دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بل اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھے ہاتھ ٹیک کر اٹھنا بلا عذر صحیح نہیں۔ پھر دوسری رکعت ادا کرے اس طرح کہ پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے پھر الحمد شریف پھر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝[1] یا کوئی اور سورت پڑھے پھر بعد ختم سورت کے مثل پہلی رکعت کے رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ اور دوسرا سجدہ کرکے قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اور داہنا کھڑا کرکے بیٹھے اس طرح کہ کھڑے پاؤں کی اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رُخ رہیں اور زانوں پر ہاتھوں کی انگلیوں کو ان کی حالت پر رکھے لیکن گھٹنوں کو نہ پکڑے ورنہ انگلیاں قبلہ رُخ نہ رہیں گی اور پڑھے؛ اَلتَّحِيَّاتُ[2] لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ[5] لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ[3] صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

---

(بقیہ ص ۷۶) ہم کو راستہ سیدھا جن پر تو نے انعام کیا نہ ان کا جو غضب کئے گئے ہیں اور نہ ان کا جو گمراہ ہیں [1] تحقیق عطا کیا ہم نے تجھ کو حوض کوثر نماز پڑھ اپنے رب کے لئے اور قربانی کر اس کے واسطے تحقیق دشمن تیرا وہ بے نسل ہے ۱۲

[1] کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے اس کو کسی نے جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہیں ہے اس کے لئے کوئی کفو وہ ایک ہے ۱۲

[2] کل عبادت قولی اور کل عبادت بدنی اور کل عبادت مالی اللہ ہی کے واسطے ہے سلام ہے اوپر تیرے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکات اس کی سلام اوپر ہمارے اور خدا کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اللہ کے اور اس کے رسول ہیں۔ [3] اے اللہ رحمت کاملہ نازل فرما اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اوپر ان کی اولاد کے جیسے کہ رحمت نازل کی تو نے اوپر ابراہیم اور اوپر اولاد ان کی کے تحقیق تو سراہا گیا ہے اور بزرگ ہے۔ [5] یہاں انگلی سے اشارہ کرے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ۱۲۔

Marfat.com

عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ[۲] اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ یہ وہ دعا ہے کہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی تھی پھر نیت[۳] فرشتوں کے سلام کی کر کے داہنی طرف مُنہ پھیر کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اور اسی طرح معہ نیت کے بائیں طرف کہے، یہ ترتیب ہے جس میں فرائض وسنن سب ادا ہو گئے۔

سوال: یہ ترکیب دو۲ رکعت والے فرض کی بیان کی گئی ہے اور چار رکعت مثل ظہر اور عصر اور عشا یا تین رکعت مثل مغرب اور وتر کے پڑھنا چاہیئے تو کس طرح پڑھے ؟

جواب: اسی طرح پڑھے فرق صرف اتنا ہے کہ چار رکعت والے فرض میں اسی قعدہ میں جس پر دو۲ رکعت والا فرض ختم ہوا ہے سلام نہ پھیرے کیونکہ اب یہ قعدہ واجب ہے صرف التحیات یعنی تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور ان دو۲ پچھلی رکعتوں میں سوائے الحمد کے اور کچھ نہ پڑھے باقی ساری نماز اسی طرح پڑھے۔

س: سنّتیں جو چار رکعت والی ہیں کیا وہ بھی اسی طرح پڑھی جائیں ؟

ج: وہ بھی اسی طرح پڑھی جائیں گی مگر ان چاروں رکعات میں الحمد کے بعد سورت ملا دے

س: ختم نماز کے بعد کس قدر ٹھہرے اور کیا پڑھے ؟ ج: امام کو ان نمازوں میں کہ جن کے پیچھے سنّتیں ہیں صرف یہ دعا پڑھنی چاہیے اَللّٰهُمَّ[۴] اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور فوراً اُٹھ کھڑا ہو اور اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ سنّتیں ادا کرے اور ان نمازوں میں جن کے پیچھے سنّتیں نہیں ہیں جیسے فجر اور عصر کی نماز تو اب امام قوم کی طرف مُنہ کر کے بیٹھے یا دائیں یا بائیں مُنہ کر کے بیٹھے اور امام مقتدی اور منفرد سب بعد نماز ختم تین مرتبہ استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ پڑھ کر ایک بار آیۃ الکرسی اور تینتیس ۳۳ بار

---

۱؎ اے اللہ برکت نازل فرما تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد پر جیسا کہ برکت نازل کی اوپر ابراہیم اور اولاد ان کی کے تحقیق تو ہے بزرگ ۱۲ ۲؎ اے اللہ تحقیق ظلم کیا میں نے اُوپر اپنے نفس کے اور بہت ظلم اور کوئی بخشنے گا گناہوں کو سوائے تیرے پس بخشش کر تو میرے لئے مغفرت اپنے پاس سے اور رحم کر میرے اوپر تحقیق تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۳؎ نیت دل سے کرے زبان سے نہ کرے اگر مقتدی ہے تو امام کی نیت اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کی نیت کرے ۱۲ ۴؎ اے اللہ تیرا نام سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے برکت والا ہے تو اے رب ہمارے صاحب بزرگی اور اکرام کے ۵؎ اگر حضور کے اسم شریف سے پہلے لفظ سیدنا اور داخل کر دیا جائے اور یوں کہا جائے اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وعلی اٰل سیدنا محمد، اسی طرح اللّٰھم بارک علی سیدنا محمد وعلی اٰل سیدنا محمد۔ اسی طرح ابراہیم کے نام سے پہلے سیدنا کہنا مستحب ہے۔ (درمختار)

سُبْحَانَ اللہِ اور تینتیس ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھیں اس کا بہت ثواب ہے پھر سب دعا مانگیں اور وظائف ہم نے اخیر رسالہ میں درج کیے ہیں۔

سوال: امام اور منفرد اور مقتدی سب اسی طرح نماز پڑھیں یا کچھ تفاوت ہے؟

جواب: امام اور منفرد تو اسی طرح نماز ادا کریں گے صرف مقتدی نیت میں اقتدار کی نیت کریگا اور رکعت اوّل میں سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ پڑھ کر اخیر تک ساکت رہے گا اور جہری نماز میں آہستہ اور قومہ میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے گا باقی سب اذکار مثل امام کے ادا کرے گا۔

س: عورتیں بھی اسی طرح پڑھیں یا کچھ فرق ہے؟

ج: عورتیں نماز میں بیس ۲۰ باتوں میں مردوں کے مخالف ہیں اسی طرح ادا کریں وہ بیس ۲۰ باتیں یہ ہیں:

۱۔ عورت تحریمہ میں ہاتھ اُٹھائے گی اپنے شانے تک برخلاف مرد کے کہ وہ کانوں کی لَو تک اُٹھائے گا۔ ۲۔ یہ آستینوں سے باہر ہاتھ نہ نکالے اور مرد باہر نکالے گا، ۳۔ یہ قیام میں داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے، مرد کلائی پر ہاتھ بترتیب مذکور الصدر باندھے گا۔ ۴۔ یہ ہاتھ سینہ پر باندھے، مرد ناف کے نیچے باندھے گا، ۵۔ یہ رکوع میں کم جھکے، مرد زیادہ جھکے گا، ۶۔ یہ رکوع میں ہاتھ پر سہارا نہ دے اور مرد ہاتھ پر سہارا دے گا، ۷۔ رکوع میں انگلیوں کو کشادہ نہ رکھے، مرد کشادہ رکھے گا۔ ۸۔ یہ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لے، مرد ان کو زور سے پکڑے گا، ۹۔ یہ رکوع میں اپنے گھٹنوں کو جھکا دے، مرد نہیں جھکائے گا ۱۰۔ یہ رکوع میں سمٹی رہے، مرد برخلاف کرے گا، ۱۱۔ یہ سجدہ میں اپنی بغلیں نہ کھولے سمٹی رہے، مرد برخلاف کرے گا، ۱۲۔ یہ سجدہ میں اپنی دونوں ہاتھ بچھا دے مرد نہ بچھائے گا، ۱۳۔ یہ قعدہ میں اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال کر اپنی سیرین پر بیٹھے، مرد بایاں پاؤں فرش کرے گا اور داہنا پاؤں کھڑا کرے گا۔ ۱۴۔ یہ قعدہ اور جلسہ میں اپنی انگلیاں ملی رکھے، برخلاف مرد کے کہ وہ اپنی حالت پر رکھے گا، ۱۵۔ یہ نماز کے آگے سے گزرے تو عورت ہاتھ پر ہاتھ مارے اور مرد سبحان اللہ کہہ کر گزر جانے والے کو متنبہ کر دے گا۔ ۱۶۔ عورت مرد کی امامت نہ کرے گی، مرد کے برخلاف کہ وہ اس کی امامت کر سکتا ہے، ۱۷۔ عورت کی جماعت مکروہ تحریمی ہے اور مرد کے حق میں واجب ہے، ۱۸۔ اگر عورتیں جماعت کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کریں گی تو ان کا امام بیچ میں برخلاف مردوں کے کھڑا رہے گا، ۱۹۔ عورتوں پر جمعہ اور عیدین نہیں اور مردوں پر واجب ہیں، ۲۰۔ عورت پر نماز فجر اندھیرے میں مستحب ہے برخلاف مرد کے کہ اس پر ایسے وقت میں نماز فجر کا پڑھنا مستحب ہے کہ خوب اُجالا ہو۔ (شامی)

Marfat.com

# باب (۱۱) نماز کے مفسدات اور مکروہات کے بیان میں

سوال: نماز کو توڑنے والی کیا کیا چیزیں ہیں؟

جواب: وہ دو قسم کی ہیں۔ ایک قسم تو اقوال کی ہے اور دوسری قسم افعال کی۔ اقوال یہ ہیں۔ ۱۔ کلام کرنا خواہ قصداً ہو یا سہواً، خواب میں ہو یا بیداری میں، تھوڑا ہو یا بہت۔ ۲۔ سلام تحیہ کرنا قصداً ہو یا سہواً برخلاف سلام تحلیل نماز کے کہ اس سے نماز نہیں جاتی جب کہ سہواً ہو، ۳۔ جواب سلام دینا قصداً ہو یا سہواً، ۴۔ چھینک کا دینا، ۵۔ بُری خبر کے جواب میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا۔ ۶۔ خبر خوش پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا، ۷۔ خبر تعجب پر سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا، ۸۔ سوائے اپنے امام کے کسی کو نماز میں لقمہ دینا، ۹۔ نماز میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگتے ہیں مثلاً کہے کہ یا الٰہی فلانی عورت سے میرا نکاح کردے یا مجھ کو ہزار دینار دیدے، ۱۰۔ آہ اوہ یا اف کہنا، ۱۱۔ قرآن شریف سے دیکھ کر نماز پڑھنا مطلقاً، ۱۲۔ قرآن شریف کا غلط پڑھنا، اور افعال یہ ہیں: ۱۔ عمل کثیر، ۲۔ جان کر یا بھول کر کھانا اور پینا، ۳۔ بلا عذر قبلہ کی طرف سے سینہ کا پھیرنا، ۴۔ بقدر دو صفوں کے بلا ضرورت ایک بار چلنا، ۵۔ امام سے آگے بڑھ جانا، ۶۔ بقدر تین کلموں کے نماز میں لکھنا، ۷۔ درد اور مصیبت سے رونا، ۸۔ نابالغ کا نماز میں پکار کر ہنسنا، ۹۔ نماز میں غیر نمازی[1] کا کہنا ماننا، ۱۰۔ عورت کا جماعت میں محاذی ہونا چند شرطوں کے ساتھ، ۱۱۔ خلیفہ بنانا ایسے کو جو قابلِ امامت نہ ہو، ۱۲۔ مسجد سے باہر چلا جانا امام کا بدون خلیفہ کے، ۱۳۔ حدث کے بعد نمازی کا مقدار ایک رکن کے مقام حدث پر ٹھہرنا۔ (عالمگیری، درمختار، تنویر الابصار)

س: کلام کرنا نماز میں جو مفسد نماز بتایا گیا ہے یہ نہیں معلوم ہوا کہ کلام کس کو کہتے ہیں؟

ج: کلام دو حرف یا ایک حرف مطلب سمجھانے والے کو کہتے ہیں۔ مثلاً ق ایک حرف ہے عربی میں اس کے نگاہ رکھ کے معنی ہیں تو اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی یا مخاطب کو کہا (ا و) تو اس سے دو حرف ہوئے اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی ہاں ایک حرف بے معنی سے نماز نہیں ٹوٹے گی بلا عذر کھنکارنے اور ٹھکارنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: وہ عذر کیا ہیں جن سے کھنکارنا نماز میں درست ہے اور نماز نہیں ٹوٹتی؟

---

[1] اگر کوئی خارج غانہ نمازی سے کہے کہ ہٹ جا اور وہ اس کے کہنے سے بلا خیال امر شرعی ہٹ گیا تو نماز ٹوٹ جائے گی اور جگہ لینے میں اطاعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کرلیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (شامی)

ج: امام کو آواز کی درستی کا عذر، مقتدی کو امام کی ہدایت کا عذر، دوسرے کو اپنی نماز میں ہونے کے اعلام کا عذر۔ (درمختار، شامی)

س: ٹٹخاری سے نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں؟

ج: اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

س: سلام تحیت اور سلام تحلیل میں کیا فرق ہے؟

ج: سلام تحیت تو تحفۂ ملاقات ہے جو آپس میں مسلمانوں کے درمیان ہوتا ہے اور سلام تحلیل نماز سے باہر آنے کے لئے ہوتا ہے۔ سلام تحیت نماز میں ہر طرح سے مفسد نماز ہے۔ (عالمگیری)

سلام تحلیل کے لئے جو سہواً اس وقت میں ہو جب کہ اصل نماز میں سہو ہو، مثلاً مقیم اپنے کو مسافر سمجھ کر ظہر پڑھنے والا اپنے کو جمعہ والا تصور کر کے دوسری رکعت میں سلام پھیر دے تو اس سلام سے نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ اصل نماز میں ہی سہو ہو گیا، اور اگر وصف نماز میں محل تحلیل پر سہو ہوا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ مثلاً دوسری رکعت کے قعدہ میں سلام پھیرا اس خیال سے کہ چوتھی رکعت ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی اسی طرح پڑھتا رہے اخیرہ میں سجدہ سہو کرے یا جنازہ کی نماز میں چوتھی تکبیر سے پہلے سلام پھیر دیا تو پھر دعا پڑھ کر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے اس لئے کہ قیام بھی نماز جنازہ میں محل سلام تحلیل نماز ہے علاوہ ان دونوں موقعوں کے اور ارکان مثلاً علاوہ جنازہ کی اور نمازوں میں بحالتِ قیام اور رکوع یا سجدہ تحلیل نماز کا سلام سہواً پھیرا تو نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ یہ موقعے سلام تحلیل نمازوں کے نہیں ہیں یہ ضابطہ سہو کے لئے عمداً بلا قید ہر صورت میں مفسد نماز ہے۔ (عالمگیری، درمختار، شامی)

س: وہ کون لوگ ہیں جن پر سلام کرنا مکروہ ہے؟

ج: اکیس ۲۱ آدمی ہیں: ۱۔ نماز پڑھنے والے پر، ۲۔ تلاوت قرآن کرنے والے پر، ۳۔ وعظ اور ذکر میں مشغول ہونے والے پر، ۴۔ حدیث اور خطبہ پڑھنے والے پر، ۵۔ ان چاروں چیزوں کی طرف کان لگانے والے پر، ۶۔ قاضی پر بروقت قضاۃ یعنی جب قاضی حکم دینے کے لئے مسند قضاۃ پر بیٹھا ہو تو مدعی اور مدعا علیہ اس کو سلام نہ کریں، ۷۔ علم شرعی میں بحث کرنے والے پر، ۸۔ تکبیر کہنے والے پر، ۹۔ علم شرعی سکھانے والے پر بروقت تعلیم شرعی، ۱۰۔ اجنبی[1] جوان عورتوں پر، ۱۱۔ شطرنج کھیلنے والے پر اور جو لوگ اُن کی عادت کے مشابہ ہوں، مثل جواری، شرابی، غیبت کرنے والا، کبوتر باز، گانے بجانے والے ان سب پر بھی مکروہ ہے، ۱۲۔ جو شخص اپنی بیوی سے بوس و کنار میں مصروف ہو۔ ۱۳۔ کافر،

[1] اسی طرح اس شخص کو بھی سلام نہیں کیا جائے گا جو اجنبی عورتوں کو دیکھتا ہو۔ (شامی)

Marfat.com

۱۴۔ ننگے پر، ۱۵۔ پیشاب یا پاخانہ پھرنے والے پر، ۱۶۔ کھانا کھانے والے پر[1]، ۱۷۔ بوڑھے مسخرے پر، ۱۸۔ جھوٹے پر، ۱۹۔ لوگوں کی عیب جوئی میں مصروف رہنے والے پر، ۲۰۔ گالی بکنے والے پر، ۲۱۔ اذان کہنے والے پر، ان کے علاوہ سب پر سلام مسنون ہے۔ (عالمگیری)

سوال: سلام کس طرح کرے؟

جواب: سلام اس طرح کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یا سَلَامٌ عَلَیْکُمْ ان ۲ طریقوں کے خلاف سلام درست نہیں، جیسے سلام علیکم کہتے ہیں۔ یعنی سلام کی میم کو پیش دے کر یا ساکن کر کے ہرگز درست نہیں ہے۔ (درمختار، شامی)۔ س: وہ لوگ کون ہیں جن پر جواب سلام کا واجب نہیں؟

ج: وہ لوگ یہ ہیں ۱۔ وہ شخص جس کو ان ۲ طریقوں کے سوائے سلام کیا جائے ۲۔ نماز میں مصروف ہونے والا ۳۔ قرآن یا دعا یا ذکر یا خطبہ یا تکبیر یعنی اقامت یا اذان وغیرہ پڑھنے والا ۴۔ پاخانہ یا پیشاب کرنے والا، ۵۔ لڑکا، ۶۔ متوالا، ۷۔ جوان عورت[2]، ۸۔ اونگھنے والا، ۹ حکم کے خواہاں، یعنی مدعا علیہ ۱۰۔ دیوانہ۔ (شامی)

س: نماز میں اشارے سے بھی سلام کا جواب دے یا نہیں؟

ج: اشارے سے بھی نہ دے۔ (عالمگیری)

س: چھینکنے والا اگر نماز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

ج: ہو جائے گی اور اپنی طرف مخاطب کر کے (یَرْحَمُكَ اللّٰہُ) جواب چھینک بھی دے گا تب بھی نماز فاسد نہ ہوگی غیر کے لئے جواب دینے میں نماز فاسد ہوگی خواہ وہ جواب چھینک ہو یا سلام یا اور کوئی جملہ قرآن کا کسی سائل کے جواب میں ہو، مثلاً کسی نمازی سے دریافت کیا کہ تیرا مال کیا ہے اس نے نماز کی حالت میں اس آیت شریف سے جواب دیا اَلْخَیْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِیْرَ اس کے یہ معنی ہوئے کہ گھوڑے، خچر، گدھے تو نماز فاسد ہوئی۔ (عالمگیری، درمختار)

س: اگر کسی نے نماز میں اللہ پاک کا نام سُن کر کہہ دیا جَلَّ جَلَالُہٗ یا نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نام مبارک سُن کر کہہ دیا صلی اللہ علیہ وسلم۔ یا قرأت سنی اور کہا صدق اللہ ورسولہٗ تو ان کلمات سے نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

ج: اگر یہ کلمات بہ نیت جواب کے ہوں گے تو نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

[1] جس وقت سوال کرنے والا بھی بھوکا ہو اور وہ جانتا ہو کہ کھانے سے منع نہ کرے گا تو سلام مکروہ نہیں اس لئے کہ اس کے سلام سے غرض کھانا کھانے کی ہے (درمختار) [2] جس کو غیر مرد نے سلام کیا ہو۔

Marfat.com

سوال : مقتدی جس وقت امام کو لقمہ دے کیا نیت کرے اور لقمہ دینا سوائے تراویح کے اور نمازوں میں درست ہے یا نہیں ؟ ۔ ج : لقمہ[1] دینے کی نیت کرے قرأت کی نیت نہ کرے اور سب نمازوں میں لقمہ دینا درست ہے مگر مقتدی کو امام کے رُکتے ہی فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے اسی طرح بار بار پڑھنے سے مقتدی پر حاجت لقمہ ڈالنے کی مکروہ ہے اگر بقدر حاجت قرأت پڑھ چکا ہے رکوع کرے دوسری آیت کی طرف نہ جائے ورنہ اس کو چھوڑ کر اور سورت شروع کرے ۔ (عالمگیری، شامی)

س : قرآن کی وہ کیسی غلطیاں ہیں جن سے نماز فاسد ہوتی ہے ؟

ج : وہ غلطیاں چند قسم کی ہیں، ایک تو غلطی اعراب کی ہے یعنی زبر کی جگہ زیر اور زیر کی جگہ پیش متحرک کی جگہ ساکن اور ساکن کی جگہ متحرک مشدّد کی جگہ مخفف اور مخفف کی جگہ مشدّد، مد کی جگہ قصر اور قصر کی جگہ مد کا پڑھنا، دوسری غلطی تبدیل حروف کی ہے یعنی ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف یا کم و زیادہ یا مقدم و مؤخر کرنا ہے، تیسری غلطی تبدیل کلمہ یا جملہ کی ہے یعنی ایک کلمہ کی جگہ دوسرا کلمہ یا ایک جملہ کی جگہ دوسرا جملہ پڑھنا یا کم و بیش یا مقدم یا مؤخر کرنا ہے۔ چوتھی غلطی وقف کی ہے یعنی وصل کی جگہ وقف اور وقف کی جگہ وصل کرنا ہے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ ان غلطیوں سے اگر ایسے معنی تبدیل ہوئے کہ جن کا اعتقاد کفر ہے تو نماز مطلقاً فاسد ہوگی خواہ وہ غلطی اعراب کی ہو یا کلمہ اور جملہ کی مثلاً وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ میں م کو زبر سے اور ب کو پیش سے پڑھا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ میں بجائے صالحات یا بجائے خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ کے شَرُّ الْبَرِیَّۃِ پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی اس لئے کہ ان تغیرات سے ایسے معنی ہوگئے کہ جن کا اعتقاد کفر ہے پہلے وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ کے معنی یہ تھے (اور نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی) اب تغیر زبر اور پیش کے یہ معنی ہوئے (اور نافرمانی کی آدم کی اس کے رب نے نعوذ باللہ منہا) اسی طرح اِنَّ الَّذِیْنَ الخ یہ معنی تھے (بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے وہ لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں) اب حرف ص ط کے تغیر سے یہ معنی ہوئے (بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے وہ لوگ سب خلقت سے بدتر ہیں) نعوذ باللہ منہا۔ اور اگر ایسی غلطی نہیں ہے کہ جس کے معنی کا اعتقاد موجب کفر ہو تو صرف اعراب کی غلطی کے لئے مفتی بہ یہ قول ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی، اس لئے کہ اکثر لوگ اعراب کی تمیز نہیں رکھتے، مثلاً لَاتَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ میں ت کو پیش سے پڑھا تو

[1] یہ لقمہ دینے کی اجازت اپنے امام کے لئے ہے اگر غیر کو لقمہ دے گا تو اس لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہے گی اسی طرح اگر امام اپنے مقتدیوں کے علاوہ کسی اور کا دیا ہوا لقمہ قبول کرے گا تو اس کی نماز فاسد ہوگی اس کے ساتھ مقتدیوں کی نماز بھی جاتی رہے گی یا مقتدی غیر سے لے کر اپنے امام کو لقمہ دیگا اور امام قبول کرے گا تو بھی سب کی نماز جاتی رہے گی (عالمگیری، درمختار، شامی)

Marfat.com

نماز درست ہے اور حروف اور کلمات کی غلطی میں یہ قید ہے کہ اگر حروف اور کلمات کے معنی تغیرات فاحش ہوں گے یا بے معنی ہوں گے تو نماز فاسد ہوگی مثلاً ھٰذَا الغُرَابُ کی جگہ ھٰذَا العِبَادُ پڑھنا صریح تغیر حروف سے غلطی فاحش ہے یا مَسَاجِدُ کی جگہ مَسَائِلُ پڑھنا فَاعِلِینَ کی جگہ غَافِلِینَ پڑھنا اور اگر کلمہ یا جملہ کے معنی میں تغیر فاحش نہیں ہوا ہے تو اب دیکھنا چاہیئے کہ ویسا کلمہ اور جملہ قرآن میں ہے یا نہیں، اگر نہیں ہے تو نماز فاسد ہوگی اور اگر ایسا کلمہ قرآن میں ہے تو نہیں ہوگی مثلاً عَلِیْمٌ کی جگہ حَکِیْمٌ یا خَبِیْرٌ کی جگہ بَصِیْرٌ پڑھنا اور اگر کچھ بھی معنی نہیں بگڑے اور ویسا کلمہ قرآن میں بھی نہیں ہے، تو طرفین رحمہما اللہ کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی جیسے تَوَّابِیْنَ کی جگہ قَیَّامِیْنَ پڑھنا ان مسائل میں متقدمین فقہا اور متاخرین فقہا کا فروعات میں بہت اختلاف ہے مگر چونکہ فقہا متاخرین کے قواعد منضبط نہیں ہیں، اس لئے نماز کے باب میں بموجب قول درمختار و فتاوٰی عالمگیری و کبیری قواعد متقدمین کی پابندی میں زیادہ احتیاط ہے اس لئے فقیر نے بھی انھیں قواعد منضبط متقدمین کو ہی اختیار کیا ہے اگر زیادہ ضرورت ہو تو بڑی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

س: قرأت کو راگنی سے پڑھنا کیسا ہے ؟ ج: جب کہ کلمہ بدل جائے مفسد نماز ہے اگر حروف مد اور لین میں حد سے زیادہ راگنی ہو تو بھی نماز فاسد ہوگی۔ (عالمگیری)

س: مد اور لین کس کو کہتے ہیں اور اس کے کتنے حروف ہیں ؟

ج: مد اس حرف علّت کو کہتے ہیں کہ جس کی پہلی حرکت اس کے موافق ہو اور اس کے تین حرف ہیں ا ی و جیسے خالدین میں حرف دال کے نیچے زیر حرف ی کے موافق ہے اور خ پر زبر الف کے موافق اور مسلمون میں م پر پیش و کے موافق ہے اور اگر حرکت حروفِ علت سے پہلے غیر موافق ہوئی تو اس کا نام لین ہے اس کے حرف دو ہیں و ی جیسے خالدین میں دال پر زیر ی کی حرکت ہے اور قول میں د سے پہلے زبر خلاف حرکت و کے ہے۔

س: ایسے حروف کے بدلنے میں جیسے کہ س اور ص ض ط ظ اور ت ہیں جن کی تمیز مشکل سے ہوتی ہے نماز فاسد ہوگی یا نہیں ؟

ج: اگر دانستہ بدلے گا تو نماز فاسد ہوگی اور بے اختیار زبان سے نکلے گا یا تمیز حروف کو نہیں جانتا تو فاسد نہ ہوگی۔ (کبیری، عالمگیری)

س: ایک شخص معذور یعنی ہکلا اور توتلا نہیں ہے مگر زبان اس طرح کی ہے کہ حرف صحیح ادا نہیں ہوتے تو وہ کیا کرے ؟

ج: یہ شخص معذور نہ ہوگا جب تک کوشش بلیغ صحتِ قرائت کی نہ کرے اور اگر بعد کوشش بلیغ کے بھی زبان پر حروف صحیح جاری نہ ہوں تو معذور ہے نماز اس کی درست ہے اور اگر کوشش سے بعض حروف میں زبان جاری اور بعض میں نہیں تو اس کو وہ سورتیں اور آیتیں قرآن شریف میں سے تلاش کرنی چاہئیں کہ جن میں وہ حروف نہ ہوں جن میں اس کی زبان رکتی ہے اگر ایسی سورتیں یا آیتیں مل جائیں اور ان سے نماز پڑھتا رہے دوسری سورت یا آیت سے نماز فاسد ہوگی اور اگر ایسی سورت یا آیت نہ ملے تو اسی سے نماز ادا کرتا رہے مگر امامت نہ کرے۔ (عالمگیری)

س: اگر کسی نے کھلی ہوئی خطا کی اور پھر لوٹا کر صحیح پڑھ لیا تو کیا حکم ہے؟

ج: اس کی نماز درست ہوئی، فاسد نہیں ہوئی۔

س: اگر نماز میں بعض وجہ جواز کی ہو اور بعض فساد کی تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر یہ فساد علاوہ قرائت کے ہے تو احتیاطاً فساد کا حکم ہوگا اور اگر قرائت کی وجہ سے ہے تو جواز کا حکم ہوگا اس لئے کہ قرائت کی غلطی سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہے۔ (عالمگیری)

س: عمل کثیر جو مفسد نماز ہے کس کو کہتے ہیں؟

ج: عمل کثیر اس کو کہتے ہیں جس کے سبب سے دور کا دیکھنے والا یہ سمجھ لے کہ اس کا کرنے والا نماز کے اندر نہیں ہے بشرطیکہ وہ عمل اصلاح نماز کے لئے نہ ہو خواہ وہ عمل کثیر اختیار ہو جیسے کپڑے پہننا یا اختیار نہ ہو، جیسے کسی کے دھکے سے نمازی کا چند قدم اپنی جگہ نماز سے ہٹ جانا کہ ان سے نماز لوٹ جائے گی اس لئے کہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لئے نہیں ہے اگر وہ عمل کثیر اصلاحِ نماز کے لئے ہے تو نماز نہیں ٹوٹے گی جیسے نماز میں بے وضو ہو جانے سے وضو کو جانا، حالانکہ اس فعل سے دُور کا دیکھنے والا کبھی نہیں جان سکتا کہ یہ شخص نماز کے اندر ہے، مگر کیونکہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لئے ہے، اس لئے مفسد نماز نہیں۔ اگر دیکھنے والے کو تردد ہو تو اس کے لئے یہ حکم نہیں ہے وہ عمل قلیل ہے، اس فعل سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ عمل کثیر اور قلیل میں پانچ قول ہیں ان سب کا یہی قول صحیح تر ہے۔ (درمختار، شامی، کبیری)

س: وہ کون سے شرائط ہیں جن سے عورت کے جماعت میں برابر ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

ج: اوّل شرط محاذات کی عورت کا قابل جماع ہونا ہے۔ دوسری شرط اس نماز کی شرکت ہے جس میں رکوع اور سجود ہو۔ تیسری شرط مرد اور عورت کا از روئے تحریمہ[1] اور ادا کے شریک ہونا ہے،

[1] تحریمہ میں شرکت کے معنی یہ ہیں کہ مرد، عورت امام کی اقتدا کریں اگر بغیر اقتدا منفرد طور پر اپنی اپنی نماز پاس ہو کر پڑھیں تو نماز (باقی ص۸۶ پر)

Marfat.com

چوتھی شرط اتحاد مکان ہے پس اگر مرد ایسے چبوترے پر جو قد آدم ہے اور عورت نیچے ہے تو مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ پانچویں دونوں کے درمیان کسی چیز کا حائل نہ ہونا ہے۔ اگر ستون یا سترہ حائل ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی، چھٹی شرط اس عورت کا عاقل ہونا ہے۔ اگر دیوانی برابر کھڑی ہو جائے گی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ ساتویں شرط امام کی نیتِ امامت ہے۔ مطلق عورتوں کی یا مخصوص ایک عورت کی جو جماعت میں حاضر ہوتی رہتی ہے۔ اگر امام عورتوں کی نیت نہ کرے گا تو اقتدا عورت کا درست نہ ہو تو محاذی مرد کی نماز بھی فاسد نہ ہوگی اور نیت کا وقت قبل از نماز ہے اگر درمیان میں عورت کے حاضر ہونے کے وقت نیت کرے گا تب بھی اقتدا عورت کا درست نہ ہوگا۔ آٹھویں شرط دونوں کی نماز کی جہت کا ایک ہونا ہے، پس اگر عورت اندھیری رات میں اٹکل سے دوسری طرف کو نماز پڑھے تو مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

**سوال:** برابری میں کون سے عضو کی برابری معتبر ہے؟

**جواب:** عورت کے قدم کی برابری معتبر ہے یعنی عورت کا قدم مرد کے کسی عضو کے مقابل ہو خواہ عورت اور مرد دونوں برابر کھڑے ہوں یا عورت آگے ہو۔ (شامی)

**س:** یہ حکم غیر عورت کے ساتھ ہی یا بہن اور ماں وغیرہ محرموں کے ساتھ بھی یہی حکم ہے؟

**ج:** یہ حکم سب عورتوں کے لئے شامل ہے خواہ جنبیہ ہو یا محرمہ ہو خواہ ایسی عورت ہو جو بالفعل قابل

(باقی صہ ۸۵) فاسد نہ ہوگی فساد کے لئے اسی صورت میں محاذات شرط ہے جب کہ بحالت اقتدا ہو لیکن مجرد اقتدا کافی نہیں۔ اس محاذات کے مفسد ہونے کیلئے اور بھی شرط ہے وہ شرکت فی الادا ہے یعنی نماز امام کے ساتھ بھی ادا کی جا رہی ہو حقیقتاً ہو یا تقدیراً پس مسبوق کہ جس کی اول نماز سے کچھ رکعت جاتی رہی ہیں وہ اپنی فوت شدہ رکعت کو قضا کرنے کیلئے کھڑا ہوا اور عورت بھی مسبوق ہے وہ بھی اپنی فوت شدہ رکعت پڑھنے کیلئے کھڑی ہوئی، اس حالت میں دونوں برابر ہو گئے تو کسی کی نماز فوت نہ ہوگی کیونکہ دونوں اپنی اپنی نمازیں پڑھ رہے ہیں امام کے ساتھ ادا نہیں ہو رہی ہے گو امام کی اقتدا میں دونوں تھے لیکن اس وقت شرکت فی الادا کے مستحق نہ ہونیکے باعث فساد کا حکم نہ دیا جائیگا۔ بنسبت لاحق کے ابتدا کے مرد اور عورت دونوں اقتدا میں شریک تھے اثنا نماز میں دونوں کو حدث ہوا ان کے وضو کرنے تک امام نماز سے فارغ ہو گیا انھوں نے اپنی اپنی نمازیں باقی ماندہ شروع کیں اس دوران میں اگر عورت مرد کے برابر ہو جائیگی تو نماز ٹوٹ جائیگی کیونکہ اس صورت میں گو شرکت فی الادا حقیقتاً نہیں لیکن تقدیراً یہ نماز امام ہی کے ساتھ ادا کی جا رہی ہے پس نماز فاسد ہوگی اسی طرح حقیقتاً شرکت فی الادا ہوگی جب بھی نماز فاسد ہو جائیگی یعنی اول سے آخر تک دونوں نے امام کے ساتھ نماز پڑھی یا کوئی بعد میں شریک ہوا اور امام کے ساتھ ادا کرنے ہی کی حالت میں عورت سے کسی رکعت میں محاذ ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائیگی (طحطاوی) صہ ۱۹۲، عالمگیری) اگر عورت اور مرد کے درمیان فاصلہ ایک آدمی کا بھی چھوٹا ہوا ہو تو اس قدر فاصلہ سے بھی نماز نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال : اگر عورت مردوں کی صف میں کھڑی ہو جاوے تو کتنے آدمیوں کی نماز فاسد ہوگی ؟

جواب : تین مردوں کی ایک تو وہ جو اس کی داہنی طرف ہو دوسرے وہ جو اس کے بائیں طرف ہو تیسرے وہ جو اس کے پیچھے اور اگر دو عورتیں ہوں تو دائیں بائیں اور دو پیچھے کے آدمیوں کی نماز فاسد ہوگی اور اگر تین عورتیں ہوں تو دو دائیں مرد کی نماز فاسد ہوگی اور ان کے پیچھے کھڑے ہونے والے مردوں میں سے تین مردوں کی نماز فاسد ہوتی چلی جائیگی آخر صفوں تک ۔ (شامی ، عالمگیری)

س : اگر عورت نماز ادا پڑھتی ہے اور مرد اور پھر برابری ہو تو نماز فاسد ہوئی یا نہیں ؟

ج : اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی مگر مکروہ تحریمی ضرور ہے ۔ (شامی)

س : کسی کے دانتوں میں کوئی چیز ہو اور وہ نماز میں نگل جائے تو نماز ٹوٹی یا نہیں ؟

ج : اگر وہ چنے کی مقدار سے کم ہوگی اور نگل جائے گا تب تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر چنے کے برابر ہے یا زیادہ ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی ۔ (درمختار)

س : کسی کے دانتوں سے خون نماز کی حالت میں نکلا اور وہ اس کو نگل گیا تو کیسا ؟

ج : اگر تھوک پر خون غالب تھا تو نماز فاسد ہوئی اور اگر خون مغلوب تھا تو نماز فاسد نہیں ہوئی ۔ (عالمگیری)

س : اگر کسی نے مٹھائی کھا کر نماز شروع کی اور نماز میں مٹھاس کا مزہ آتا رہا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں ؟ ۔ ج : اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی ہاں اگر مٹھاس مُنہ میں ہے یا کوئی چیز مقدار تل کے نماز کے اندر باہر سے مُنہ میں گئی اور اس کو چبا کر نگل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی ۔ (عالمگیری)

س : اگر ایک عورت کا بچہ بحالت نماز دودھ پینے لگ جائے تو عورت کی نماز ٹوٹے گی یا نہیں ؟

ج : اگر دودھ پستان سے نکلا تو نماز ٹوٹ گئی ورنہ خالی تین چسکیوں سے نماز ٹوٹ جائیگی خواہ دودھ پستان سے نکلے یا نہ نکلے ۔ (عالمگیری)

س : نماز میں کسی کو قے آئے تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں ؟

ج : اگر قے نماز میں بلا قصد مصلی کے آجائے تو اب یہ دیکھنا چاہئے کہ مُنہ بھر کر ہے یا نہیں اگر مُنہ بھر کر ہوئی تو وضو ٹوٹا نماز نہیں ٹوٹی ۔ وضو کر کے اسی پر بنا کرے اور اگر مُنہ بھر کر نہیں ہوئی تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز اور اگر مُنہ بھر کر قے کی مگر اس کو نگل گیا حالانکہ اس کے باہر ڈالنے پر قادر تھا تو نماز بھی ٹوٹی اور وضو بھی اور اگر مُنہ بھر کر نہ تھی اور پھر نگل گیا تو بھی بقول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نماز ٹوٹی اور اسی قول میں زیادہ احتیاط ہے اور اگر عمداً کی تو مُنہ بھر کے ہونے میں فاسد ہوگی اور اس سے کم میں نہیں ۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال: نماز میں کھجانا کیسا ہے ؟
جواب: ایک رکن میں تین بار کھجانا اور ہر بار ہاتھ اٹھانا تو مفسد نماز ہے اور ایک بار کھجانا بلا عذر مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

س: کیا نمازی کے آگے گزر جانے سے بھی نماز میں خلل پیدا ہو جاتا ہے ؟
ج: کچھ بھی نہیں، ہاں البتہ گزرنے والا گنہگار ہوگا۔ (درمختار)

س: نمازی کے آگے گزر جانے کی حد کہاں تک ہے ؟
ج: بڑی مسجدوں اور جنگل کے لئے تو یہ حد ہے کہ جہاں تک سجدے کی جگہ دیکھتے ہوئے نمازی کی نظر پڑے، اور چھوٹی مسجدوں اور گھروں میں جائے نظر کا اعتبار نہیں بلکہ سامنے سے جس جگہ سے بھی دیوار قبلہ تک گزرے گا مکروہ ہے۔ بغیر ستون یا آدمی کی آڑ کے نکلنے سے گنہگار[1] ہوگا اور اگر دو شخص نکلیں تو ان میں سے وہ گنہگار ہوگا جو نمازی سے زیادہ قریب ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

س: اگر نمازی اس قدر اونچے چبوترے وغیرہ پر ہو تب بھی گزرنے والا گنہگار ہوگا یا نہیں ؟
ج: اگر نمازی اس قدر اونچی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے کہ گزرنے والے کے اعضاء نمازی کے مقابل نہیں ہوئے تو گزرنے والا گنہگار نہیں اور اگر اعضاء نمازی کے برابر ہو گئے تو البتہ گنہگار ہوگا (عالمگیری)

س: اگر نمازی ایسی جگہ کھڑا ہوا ہے کہ راستہ صرف وہی تھا اور گزرنے والے کو ضرورت گزرنے کی ہے تو اب کیا کرے ؟
ج: اس صورت میں گزرنے والے پر کوئی گناہ نہیں، نمازی پر ہے، نمازی کو چاہئے کہ جنگل میں اپنے سامنے سُترہ[2] جو کہ طول میں ایک ہاتھ کی مقدار اور موٹائی میں کم از کم بقدر انگلی کے کھڑا کر لے اور اگر کھڑا نہ کر سکے تو ڈال لے، طولاً ڈالے عرضاً نہ ڈالے۔ امام کا سُترہ مقتدیوں کو کافی ہے، پھر اگر کوئی جماعت کے آگے سے گزرے تو گنہگار نہیں اس لئے کہ امام کا سُترہ مقتدیوں کا سُترہ ہے۔ نمازی اس کو تین ہاتھ کے فاصلہ پر اور اس کو مقابل میں داہنے ابرو کے رکھے۔ (درمختار، عالمگیری، شامی)

س: نمازی کے آگے سے کوئی چیز ہاتھ بڑھا کر لی جائے تو کیسا ؟
ج: اس میں کوئی گناہ نہیں ؟ (غایۃ الاوطار)

س: وہ کون سے عذر ہیں جن کے سبب سے نماز کا توڑ ڈالنا واجب ہے ؟

---

[1] حدیث شریف میں ہے کہ اگر گزرنے والا جانے کہ اس پر کیا گناہ ہے تو چالیس برس تک ٹھہرا رہے اور نمازی کے سامنے نہ گزرے (درمختار) [2] سُترہ اس لکڑی کو کہتے ہیں جو نمازی کے آگے آڑ ہوتی ہے۔

Marfat.com

جواب : وہ یہ ہیں ۱۔ پاخانہ اور پیشاب کے دباؤ کے وقت ۲۔ فریادرسی فریاد خواہ کیلئے، جلتے ہوئے اور ڈوبتے ہوئے کے نکال لینے کے واسطے، ۴۔ اندھے کو کنویں میں گرتے ہوئے (درمختار)

سوال : ماں باپ آواز دیں تو نماز توڑ دے یا نہیں ؟

جواب : اگر فرض نماز ہے تو بدون فریاد خواہی کے نہ توڑے اور اگر نماز نفل ہے تو مطلق پکار نے پر جواب دینا واجب ہے بشرطیکہ ماں باپ کو یہ علم نہ ہو کہ وہ نماز میں مشغول ہے اور اگر علم کے ساتھ ماں باپ پکاریں اور پھر بیٹا بیٹی جواب نہ دیں تو مضائقہ نہیں اور اسی حکم میں مرید اور شاگرد بھی داخل ہیں۔ (شامی)

س : وہ کون سے عذر ہیں جن سے نماز کا توڑنا جائز ہے۔ ؟

ج : اول سانپ بچھو کے مارنے کے لئے دوسرے مقیم کو سواری کے بھاگ جانے کے سبب، تیسرے بخوف تلف ہو جانے ایسی چیز کے کہ جس کی قیمت پانچ آنے ہو خواہ وہ چیز نمازی کی ہو یا دوسرے کی۔ (غایۃ الاوطار)۔

س : وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے نماز مکروہ تحریمہ ہوتی ہے ؟

ج : سدل، یعنی کپڑے کے دونوں پلوں کو چھوڑ دینا، بدون پہننے معمول کے یعنی دوپٹہ اور چادر کو اپنے دونوں مونڈھوں سے لٹکا دے اور اسی میں داخل ہے یہ صورت کہ کرتا یا انگرکھے کی آستین گردن پر رکھ کر پیچھے کو ڈال لیوے اس طرح کہ جس سے ہاتھ سب نکلے رہیں کنکریوں کا مقام سجدہ سے بلا عذر ہٹانا کپڑے کا اُوپر اٹھانا اگر مٹی میں بھرنے کے سبب سے ہو آستین یا دامن چڑھائے ہوئے نماز پڑھنا، نمازی کا اپنے کپڑے بدن اور ڈاڑھی سے عبث[1] فعل کرنا، ایسی چیز کا منہ میں رکھنا جس سے قرارت واجبہ ادا نہ کر سکے اور اگر ایسی ہو جو قرأت مفروض کو مانع ہو تو مفسد نماز ہے۔ انگلیوں کا نماز میں چٹخانا ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا جس کو تشبیک کہتے ہیں، ہاتھوں کا نماز میں کوکھے[2] پر رکھنا نماز میں منہ پھیر کر ادھر اُدھر دیکھنا، نماز میں مثل کتے کے بیٹھنا یعنی دونوں سرین پر بیٹھنا اور زانو کھڑا کر کے دونوں گھٹنے چھاتی سے لگا کر ہاتھ زمین پر ٹیکنا یا دونوں پاؤں کھڑے ان کی ایڑیوں پر بیٹھنا، اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا، نمازی کا کسی آدمی کے مُنہ کی طرف مُنہ کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے اپنے آپ سے جمائی لینا، بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا، تنہا امام کا چبوترہ[3] پر ایک ہاتھ اونچے اور مقتدیوں کا نیچے بلا عذر کھڑا ہونا، نمازی کا اس کپڑے کو پہننا جس میں تصویریں[4] جان داروں کی ہوں، اسی طرح

---

[1] جو فعل مفید نماز نہیں وہ عبث ہے [2] یہ فعل خارج نماز مکروہ نہیں جب کہ حاجت ہو (درمختار) [3] کوکھے پر ہاتھ رکھنا خارج نماز مکروہ تنزیہی ہے [4] امام کا ایک ہاتھ مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور ظاہر روایت کے مطابق مقتدیوں سے امام کا متمیز ہونا یہ حد کراہت ہے۔ (شامی) [5] مکانوں میں مطلق تصویروں کا رکھنا مکروہ ہے ہاں اگر تصویریں ذلت کے ساتھ ہوں جیسے پاؤں کے نیچے یا سر کٹے ہوئے تو مکروہ نہیں (کذا فی الشافی)

Marfat.com

نمازی کے سر پر سامنے یا دائیں بائیں تصویروں کا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ میں اطمینان کا چھوڑنا، پاخانہ اور پیشاب کی حاجت کے وقت نماز پڑھنا، چادر کو بدن پر اس طرح لپیٹنا کہ کہیں سے ہاتھ باہر نہ نکلے۔ عمامہ[1] یا پگڑی کو اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سے سر کھلا رہے، ڈھانٹا باندھ کر نماز پڑھنا جس سے ناک اور منہ ڈھک جائے۔ کرتہ ہوتے ہوئے صرف پاجامہ سے نماز پڑھنا، مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت پڑھنا۔ (درمختار، تنویر، شامی، طحطاوی)

سوال: وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے؟

جواب: ایسے میلے کچیلے کپڑوں سے نماز پڑھنا جن کو پہن کر دوسروں کے پاس نہ جائے بشرطیکہ اور کپڑے موجود ہوں اکیلا امام کا محراب[2] کے اندر بلا عذر کھڑا ہونا، چادر وغیرہ کو داہنی بغل کے نیچے سے لے کر بائیں مونڈھوں پر دونوں کنارے ڈالنا، بلا عذر چار زانو یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا، جمائی[3] کے وقت منہ کھلا رکھنا، آنکھوں کا بند کرنا اور اگر خشوع کے لئے کرے تو جائز ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ وغیرہ کا انگلیوں سے یا تسبیح لے کر شمار کرنا، اگر انگلیوں کے پوروں کو دبا کر شمار کرے گا تو مکروہ نہیں۔ ہر عمل قلیل بدون عذر کے کرنا۔ بلا عذر تھوکنا یا آستین سے عمل قلیل کے ساتھ ہوا کرنا یا ننگے سر نماز پڑھنا، بلا عذر خشوع اور خضوع اور اگر ٹوپی یا عمامہ گر جائے تو اس کا عمل قلیل کے ساتھ اٹھا کر پھر رکھ لینا افضل ہے۔ سجدہ میں پاؤں کو ڈھکنا، دائیں بائیں طرف کو جھک جانا، دائیں بائیں پاؤں پر بلا عذر زور ڈالنا، نماز میں خوشبو کا سونگھنا، سجدہ وغیرہ میں اپنے پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف سے پھیرنا، مسجد میں اپنی نماز کے لئے جگہ خاص مقرر کرنا انگڑائی لینا، رکوع میں گھٹنے پر اور سجدہ میں زمین پر بلا عذر ہاتھ رکھنا، دونوں ہاتھ کانوں سے اوپر اٹھانا یا مونڈھوں سے نیچے رکھنا، پیٹ کو زانو سے ملانا، بغیر امام کے صفوں کا کھڑا ہو جانا، امام کا اس قدر جلدی ارکان نماز میں کھڑا ہو جانا کہ مقتدی اذکار مسنونہ کو ادا نہ کر سکیں، مکھی کا بلا ضرورت ہٹانا (عالمگیری طحطاوی)

س: ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے دوسرے شخص نے کپڑا یا مصلی اس کے سامنے ڈال دیا تو اس پر سجدہ کرنا کیسا ہے؟

[1] ایسا عمامہ باندھنا جس کے بیچ میں سے سر کھلا رہے خارج نماز بھی مکروہ ہے۔ اکثر زمیندار قوم سو اس فعل مکروہ میں بہت مبتلا ہیں۔ ان کو زیبا ہے کہ ایسی پگڑی نہ باندھا کریں [2] اگر محراب سے باہر کھڑا ہے اور سجدہ محراب کے اندر ہوتا ہے تو مکروہ نہیں (درمختار) [3] جو جمائی نماز میں خود بخود آوے اگر وہ ارکان میں سوائے قیام کے آوے تو بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ لیوے اور اگر قیام میں آوے تو داہنے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ لے اور خارج نماز ہمیشہ بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ لے۔ قیام کی حالت میں اگر بائیں ہاتھ کی پشت سے روکے گا تو دو حرکت ہوگی۔ اس لئے حرکت قلیل ایک ہاتھ ہی کو جائز رکھے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

جواب : جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال : امام کو جمعہ اور ظہر اور عصر کی نماز میں ان سورتوں کا پڑھنا جن میں سجدہ ہو کیسا ہے ؟

جواب : مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

س : نماز میں ایک آیت بار بار پڑھنا کیسا ہے ؟

ج : فرض نمازوں میں عذر نسیان کے ساتھ مضائقہ نہیں، ورنہ مکروہ ہے، اور نفل نمازوں میں مکروہ بھی نہیں۔ (عالمگیری)

س : اکثر لوگ سجدہ میں جانے کے وقت دونوں ہاتھوں سے پاجامہ کو چڑھایا کرتے ہیں ان کی نماز درست ہے یا نہیں ؟

ج : ایک قول کے موافق یہ عمل کثیر ہے نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ اس قول میں عمل کثیر کی تعریف یہ ہے کہ جو فعل دو ہاتھوں سے کیا جاوے ورنہ مکروہ ہونے میں تو کلام نہیں اس سے احتیاط رکھنی چاہئے۔

Marfat.com

# رُوحُ الصَّلٰوۃ

حضرت مولانا شاہ رکن الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ 'رکن دین' تصنیف فرماکر عامۃ المسلمین کے لئے نماز اور اس کے متعلقات کی ایسی دل نشین تفصیل پیش کی ہے جس کا جاننا اور اس پر عمل کرنا اشد ضروری ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ مولانا اپنی کوشش میں پوری طرح کامیاب بھی ہیں مگر ان کی یہ کوشش صرف ارکانِ اسلام کے ظاہری پہلو کو اجاگر کرتی ہے، ضرورت تھی کہ ارکان اسلام خصوصاً نماز کے ظاہری محاسن کے ساتھ ساتھ اس کی باطنی خوبیاں بھی سامنے لائی جائیں تاکہ نماز جو دینِ محمدیؐ کی بنیاد ہے ظاہری و باطنی محاسن کے ساتھ عامۃ المسلمین کی سمجھ میں آسکے، اس سلسلہ میں مولانا مرحوم نے رسالہ 'رُوح الصَّلٰوۃ' تصنیف فرمایا تھا جو ایک جداگانہ تصنیف ہے جس کے پڑھنے سے نماز کے اندر جو وسواس اور خطرات پیدا ہوتے ہیں دُور ہو کر حضوری اور دلچسپی پیدا ہونے لگتی ہے۔ گویا صورت نماز کی درستگی رسالہ 'رکن دین' سے ہوتی ہے اور روح الصَّلٰوۃ سے اس میں روح اور جان پڑتی ہے اور اسی طرح دونوں کے انضمام سے نماز کامل ہو کر موجب خوشنودی اور رضائے الٰہی ہوتی ہے۔

اس رسالہ کو علیحدہ باب کے تحت دین میں شامل کیا گیا ہے جو پہلے کبھی نہ کیا گیا تھا اسی طرح رکن دین پڑھنے والوں کو دو کتابوں سے ایک ساتھ استفادہ کرنے کا موقعہ ملے گا۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

طالبِ دُعا  مسلم احمد عفی عنہ

# مقدّمہ

سوال: عبادت میں جیسی مہتم بالشان نماز ہے ایسی اور کوئی عبادت نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز جامع جمیع عبادات ہے یعنی جو عبادت کہ علیحدہ علیحدہ اسلام میں ہے وہ سب اس کے اندر زیادتی کے ساتھ موجود ہے۔ مثلاً روزہ جو ایک مستقل عبادت ہے وہ امساک ثلاثہ سے مخصوص ہے اور نماز کے اندر علاوہ اس کے اور بھی امساک ہے نہ کسی سے بات کر سکتا ہے نہ کسی طرف دیکھ سکتا ہے اور نہ کسی آئے گئے کی خبر لے سکتا ہے، نہ خرید ہے نہ فروخت۔ ایسی ہی زکوٰۃ ایک عبادت علیحدہ ہے جس سے صرف چند زندہ فقیروں کو آسودگی پہنچتی ہے اور نماز کے اندر تمام ہی امت کو یعنی جب نمازی آخر نماز میں کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْ

تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما) تو جمیع امت مرحومہ کے مُردے اور زندے اس سے آسودگی پاتے ہیں۔ حج کے اندر اگر احرام و اعلان ہے تو نماز کے اندر تحریم و تحلیل سے زیادتی یہ کہ وہاں مقصود خانہ کعبہ ہے اور یہاں موعود صاحبِ خانہ کَمَا جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ الشَّرِیْفِ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ اللّٰہُ الْحِجَابَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ وَجْہِہِ الْکَرِیْمِ (تحقیق بندہ جب نماز کی طرف کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اپنے درمیان کے پردے اُٹھا دیتا ہے جہاد جو ایک عبادت علیحدہ ہے وہ بھی نماز کے اندر شیطان اور نفس کے ساتھ موجود ہے جو قوت اور مکاید میں سب سے زیادہ ہیں یہی وجہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جہاد کو جہادِ اکبر فرمایا ہے اگر جہادِ اصغر سے اللہ تعالیٰ کی زمین کو فساد سے بچانا اور دینِ متین پھیلانا مقصود ہے تو جہادِ اکبر سے زمینِ قلب کو جو خاص مطمح نظر جناب باری عز اسمہ ہے۔ شیطان اور نفس کے شرور اور وساوس سے محفوظ رکھ کر اس کے انوار اور تجلیات سے معمور کرنا منظور ہے۔ اس سے اگر ایک ملک پر قبضہ ہوتا ہے تو اس سے اٹھارہ ہزار عالم پر ؎

رکعتے راکہ ہست از دل وجاں ؎ ملک ہژدہ ہزار عالم داں

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

مالک الملک است ہر کس سر نہد ؎ بے جہانِ خاک صد ملکش دہد

علاوہ ازیں تلاوت قرآن، تسبیح، تحمید و تہلیل، درود خوانی وغیرہ سب ہی کچھ نماز کے اندر موجود ہے۔ پس بعد ایمان کے نماز بہترین عبادت ہے کہ حسن لذاتہ ہے اور خصوصیت سے محل تجلیات افعالی وصفاتی وذاتی بھی یہی ہے۔ اب جب کہ آپ کو نماز کا جامع جمیع عبادات اور مہتم بالشان ہونا بخوبی معلوم ہو گیا تو اس کو کمال اہتمام سے ادا کرنا چاہئے کہ اوّل نماز کو مسائل ظاہری سے آراستہ کرے پھر حضوری اور آگاہی باطنی سے۔

س: حضوری کس کو کہتے ہیں؟

ج: حضوری اس آگاہی کا نام ہے جو مسلمان کے دل میں اپنے رب کی جانب عظمت اور ہیبت وغیرہ کے ساتھ پیدا ہو۔ پس دل کو حق تعالیٰ کے ساتھ راست اور درست رکھنا اور یادِ الٰہی کو کمال تعظیم اور ہیبت اور محبت کے ساتھ تازہ کرنا نماز سے مقصود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (نماز کو میری یاد کے واسطے قائم رکھ) اور یاد رفع غفلت کا نام ہے تو اس آیت شریفہ کا یہ مطلب ہوا کہ غفلت دُور کر کے نماز کو ادا کرو۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں اِنَّ الرَّجُلَ یُشَیِّبُ عَارِضَاہُ وَمَا اَکْمَلَ لِلّٰہِ صَلٰوۃً قَالَ کَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ لَا یُتِمُّ خُشُوْعَہَا وَتَوَاضُعَہَا وَاِقْبَالَہٗ عَلَی اللّٰہِ فِیْہَا (تحقیق مرد اسلام

کے اندر بڑھا ہوجاتا ہے اور نماز کو اللہ کے واسطے کامل نہیں کرتا ہے، عرض کیا کہ یہ کیونکر فرمایا کہ وہ خشوع اور تواضع اور اقبال علی اللہ کو نماز کے اندر پورا نہیں کرتا ہے) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنْكُمْ مَنْ يُّصَلِّي الصَّلٰوةَ كَامِلَةً وَمِنْكُمْ مَنْ يُّصَلِّي الصَّلٰوةَ النِّصْفَ وَالرُّبُعَ وَالْخُمُسَ حَتّٰى بَلَغَ الْعَشَرَ (تم میں سے بعض وہ ہے کہ نماز کو کامل طور سے ادا کرتا ہے اور بعض وہ ہے جو آدھی پڑھتا ہے اور بعض چوتھائی اور بعض پانچواں حصہ، یہاں تک کہ دسویں حصے کو پہنچتا ہے) اس حدیث شریف سے بھی یہی ثابت ہوا کہ بقدر حضور قلب نمازی کو نماز کا حصہ ملتا ہے، اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایسی دو رکعت پڑھے گا جس میں دنیاوی وساوس اور خطرات حائل نہ ہوں تو خدائے تعالیٰ اس کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دے گا، اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ بھی وہ اللہ تعالیٰ سے طلب کریگا عطا فرمائے گا۔

سوال: اب وہ باتیں بتائی جاویں جن سے وساوس اور خطرات دور ہوں اور حضوری حاصل ہو اور عمدہ خیالات کے ساتھ نماز کے اندر لطف و کیف پیدا ہو؟

جواب: نمازی چار قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک عوام، دوسرے خواص، تیسرے اخص الخواص، چوتھے مقربین پھر ہر ایک کی نماز کا کیف اور لطف علیحدہ علیحدہ ہے۔

# فصل اول۔ عوام کی نماز

س: عوام کے لئے حضوری پیدا کرنے کی کیا صورت ہے کہ یہی لوگ بوجہ گرفتاری حُبِّ دنیا واہی تباہی خیالات میں بہت زیادہ مبتلا رہتے ہیں۔

ج: یہ تو آپ کو معلوم ہی ہو چکا ہے کہ نماز جامع جمیع عبادات ہے اور اس میں جہاد بھی موجود ہے تو عوام کو نماز کے اندر نفس اور شیطان سے جہاد کرنا ہوتا ہے کہ یہی نفس اور شیطان باعث وساوس اور خطرات ہیں۔ پس جب ایسا نمازی نماز کا ارادہ کرے تو میدان جہاد میں قدم رکھنے سے پہلے اسلامی وردی اور اسلحہ کی خوب غور سے سنبھال کرلے۔

س: اسلامی وردی اور ہتھیار کیا ہے؟

ج: ۱۔ اسلامی وردی سارے سر پر بالوں کا کان کی لو یا کندھے تک ہونا یا سارے سر کا منڈا ہوا یا کترا ہوا ہونا (ببری وغیرہ ہرگز نہ ہوں)، چہرے پر ڈاڑھی کا ایک مشت ہونا جیسا کہ اشعۃ اللمعات میں ہے ”وگذاشتن آں بقدر قبضہ واجب است“ ٹخنے سے پاجامہ یا تہبند کا اونچا ہونا۔ ایسے کپڑوں کا ہونا جو ریشمی، کسومی، زعفرانی نہ ہوں۔ عورتوں کے پاس ایسے کپڑوں کا ہونا جن سے ان کا بدن یا سر کے

Marfat.com

بال دکھلائی نہ دیں اگر یہ وردی غیر شرعی اسلامی اتری ہوئی ہو تو معرکہ میں دشمن کے دست بُرد سے بچنا دشوار ہے۔ کیونکہ یہ تو پہلے ہی سے مخالفانہ وردی پہن کر شیطانی گروہ میں داخل ہو کر نقصان اُٹھا رہا جیسا کہ فرمان الٰہی ہے اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ الشَّیۡطٰنِ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ (خبردار ہو جاؤ بلاشبہ شیطانی گروہ (یعنی ڈاڑھی منڈے وغیرہ) ٹوٹا پانے والے ہیں) مقررہ وردی سے خاص توجہ اللہ تعالےٰ کی اس کے جانب ہوتی ہے جو موجب اعانت و برتری ہے جیسا کہ ارشاد ہے اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ (آگاہ ہو جاؤ کہ تحقیق اللہ والے (یعنی ڈاڑھی رکھنے والے وغیرہ) غلبہ پانے والے ہیں) اس تبادلہ وردی کو معمولی بات نہ جانے۔ اوّل یہی بات ہے جو قہر یا مہر کا سبب ہوتی ہے اور اقبال یا اعراض کا باعث۔

ب: اسلامی اسلحہ، مومن کا ہتھیار وضو ہے جیسا کہ حدیث میں ہے اَلۡوُضُوۡءُ سِلَاحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اہل کشف فرماتے ہیں کہ جس قدر وضو اچھا ہوتا ہے اسی قدر اس کی نماز اچھی ہوتی ہے اب جب کہ اسلامی وردی اور ہتھیار سے آراستگی و پیراستگی ہو گئی تو ساری نماز ایک میدان جہاد تصور کرے اور اپنے کو مجاھد شیطان اور نفس کو مقابل اور اپنے خداوند عالم کو اس جہاد کا دیکھنے والا۔

پس ان خیالات کے ساتھ تکبیر کہتا ہوا نماز میں داخل ہو جاوے اور اسی خیال میں مصروف رہے کہ میرا مالک میرا آقا اس وقت خاص نظر سے مجھے ملاحظہ فرما رہا ہے اور یہ تعلیم اس فرمان نبوی کے مطابق فَاِنَّهٗ يَرَاكَ (تحقیق وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے) اگر کوئی خطرہ مزاحم اس خیال کا پیدا ہو تو فوراً اس کو قطع کر کے پھر اسی خیال میں مصروف ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس خیال سے خطرات اور وساوس دور ہو جائیں گے اور تمام نماز درست ہو کر باکیف ہو جائے گی اور یہ نمازی بہت زیادہ ثواب کا مستحق ہو گا۔

نزہت المجالس میں لکھا ہے کہ جب نماز کا حکم نازل ہوا تو ابلیس لعین نے ایک دردناک چیخ ماری جس سے اس کا سارا لشکر اس کے پاس جمع ہو گیا اس نے نماز کے نازل ہونے کی خبر سُنائی۔ شیاطین بولے پھر اس کا کیا حیلہ کرنا چاہیے، کہا جہاں تک بن پڑے لوگوں کو نماز کے اوقات سے روکو اور کسی ایسے دھندے میں مصروف کر دو جس سے اُن کو اُس وقت اکسنے تک کی مہلت نہ ملے، کیونکہ رحمت الٰہی نماز کے اوّل وقت میں نازل ہوتی ہے۔ شیاطین بولے بھلا اگر ہم اس بات پر قابو نہ پاویں تو کیا کریں۔ کہا جب بنی آدم سے کوئی شخص کھڑا ہو تو تم سے چار شخص اس کے ارد گرد کھڑے ہو جاؤ دائیں جانب والا کہے ذرا ادھر اپنی طرف دیکھ لے، بائیں جانب والا اپنی طرف متوجہ کرے اسی طرح اُوپر والا اور نیچے والا اپنی اپنی طرف رغبت دلائے اور جلدی جلدی نماز ادا کرنے کا وسوسہ دل میں ڈالے، اس پر بھی اس نے تمہاری طرف خیال نہ کیا اور برابر نماز میں مشغول رہا تو اس کی ایک

Marfat.com

نماز کا ثواب چار سو نماز کے برابر لکھا جائے گا ـــــــــ پس اب مجاہد بعد ظفریابی دشمن اپنے رب سے اپنے سارے گناہ بخشوا کر اور چار سو نمازوں کا انعام لے کر سلام رخصتی کے ساتھ رخصت ہو جائے۔

**سوال:** اس مجاہد کے لئے اجمالی بات تو خود بتا دی گئی، اب ہر ایک رکن نماز کی تفصیلی باتیں اور بتلا دیجئے تاکہ ہر ایک موقع پر دست بُرد دشمن سے محفوظ رہے۔

**جواب:** یہ نمازی اوّل اللہ کے واسطے خالص نیت کر کے جب کانوں پر ہاتھ لگاوے تو خیال کرے کہ اس وقت تک شیطان لعین اور نفس شریر کے بہکانے سے جو میں مبتلائے گناہ رہا ہوں ان سب سے دست بردار ہوتا ہوں گویا توبہ کی صورت تاکیدی کانوں پر ہاتھ رکھنے سے ظاہر کرتا ہوں حدیث شریف میں وارد ہے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (توبہ کرنے والا گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں) تو اس خیال سے شروع نماز میں گناہوں سے طہارت حاصل کر کے اس کی کبریائی بیان کرتا ہوا معرکہ میں داخل ہوتا ہے۔

**س:** قیام کے وقت کیا خیال رکھے ہے۔

**ج:** اپنے گناہوں سے دست برداری پر طلب استقامت کا خیال رکھے، کیونکہ فرمان خداوندی ہے فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ (استقامت بڑی چیز ہے) اولیاء اللہ فرماتے ہیں اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ (استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے)۔

**س:** قرأت کے وقت کیا خیال رکھے ہے

**ج:** یہ رکھے کہ میرے قرآن شریف پڑھنے کو اللہ تعالےٰ سُن رہا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ سُننے والا ہے تو ضرور ہے کہ صحت قرآن پر کوشش کرے اور کچھ معانی بھی چھوٹی چھوٹی سورتوں کے یاد کرے ورنہ اس کی بعینہ ایسی مثال ہے کہ بادشاہ کے روبرو عرضی پیش کرتا ہے اور اس کو خبر نہیں کہ اس کے اندر کیا مضمون ہے جب معنی معلوم ہو جاویں تو آیات ترہیب پر خوف کی کیفیت طاری کرے اور آیات ترغیب پر خوش ہو اور اپنے کو امیدوار بناوے اور احکامات کی آیات پر سر تسلیم خم کرے جس کا پورا ثبوت صورتاً رکوع میں دیا جاتا ہے۔ غرض ہر ایک آیت کے معنی سے لطف اور ذوق حاصل کرے، کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوا مناجات کر رہا ہوں۔ یہی خیال اس کو کسی دوسری جانب ملتفت نہ ہونے دے گا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

لَوْ عَلِمَ الْمُصَلِّي مَعَ مَنْ يُّنَاجِيْ مَا الْتَفَتَ (اگر نمازی یہ جان لے کہ کس کے ساتھ مناجات کر رہا ہے

تو دوسری طرف التفات نہیں کرے گا)۔

سوال: رکوع کے وقت کیا خیال ہونا چاہئے؟

جواب: اس کی عظمت کا خیال رکھے جس کی وجہ سے اس کی کمر خمیدہ ہوگئی ہے۔

س: سجدے کے وقت کیا خیال رکھے؟

ج: اپنی ذلت وخواری اور اس کی کمال عزت وجلالت کا خیال رکھے۔

س: قعدہ میں کیا خیال رکھے؟

ج: اپنے اعزاز واکرام کا یعنی یہ کہ میں غلام نافرمان اور مجاہد سرگشتہ حیران ہوں کہ جس کو بعد ظفریابی دشمن تمام نماز کی بدولت عموماً اور سجدے کی بدولت خصوصاً اعزاز واکرام کے ساتھ معزز ومکرم کرکے دربار میں بٹھا دیا گیا اور سلامتی کے ساتھ رخصت کیا جاتا ہوں۔ سُبْحَانَ اللہ سجدہ بھی کیا نعمت ہے، جو گناہوں کے کفارے کا سبب اور رفع درجات کا باعث ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَلَيْكَ بِهَا خَطِيْئَةً (رواہ مشکوٰۃ) (تحقیق تو خاص خدا کے لئے سجدہ نہیں کرتا ہے مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اس سجدے کے تیرے لئے درجہ عظیم اور مرتبہ بزرگ اور مٹا دیتا ہے تجھ سے کل خطائیں)۔ مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پڑھتا ہے بنی آدم سجدے کی آیت قرآن میں سے اور وہ سجدہ کرتا ہے تو شیطانِ لعین روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہائے افسوس آدمی کو سجدے کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کیا سو اس کے لئے جنت ہوئی اور مجھ کو سجدے کا حکم دیا گیا میں نے سرتابی کی سو میرے لئے دوزخ ہوئی، افسوس ہزار افسوس ان بعض مسلمانوں پر جنہوں نے اس نعمت عظمیٰ سے بوجہ تغافل وتساہل اور تعیش محرومی حاصل کر رکھی ہے ان کے بارے میں کسی بزرگ کا شعر ہے ؎

شیطاں ہزار مرتبہ بہتر ز بے نماز ؏ او سجدہ پیش آدم وایں پیش حق نہ کرد

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ ہم کسی فعل کے ترک کو اتنا کفر کی طرف عود کرنے کا سبب نہیں جانتے تھے جس قدر کہ نماز کے ترک کو سمجھتے تھے کیونکہ فرمانِ نبویؐ ہے:
مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ یعنی جس نے نماز قصداً ترک کی وہ کفر کے قریب پہنچ گیا۔
حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی فرض نماز پر محافظت کرے اس کو قیامت کے دن نور اور حجت اور نجات ہوگی اور جو کوئی محافظت نہ کرے نہ اس کو نور ہوگا نہ برہان نہ نجات اور وہ دوزخ میں ہمراہ فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی بن خلف کے ہوگا۔ (رواہ احمد ودارمی)

Marfat.com

سوال : کیا کوئی ایسا معیار ہے جس سے عوام کو یہ معلوم ہو جاوے کہ ہماری نماز مقبول ہے اور ہمارا رب ہم سے راضی ہے ۔ ؟

جواب : وہ معیار یہ ہے کہ عام نمازی فحشا اور منکر سے باز رہے، جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے : اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی "بے شک نماز فحشاء اور منکر سے نمازی کو روک دیتی ہے" اور اگر باوجود دائمگی نماز فحشا اور منکر سے مجتنب نہ ہوا تو معلوم کرے کہ میری نماز نامقبول ہے اور اس نامقبولیت کی علت خود نماز ہی ہوتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب نمازی نماز کو ضائع کرتا ہے یعنی وضو نہیں کرتا اور نماز کے وقت اور اس کے رکوع سجود کی محافظت نہیں کرتا تو نماز کہتی ہے کہ خدائے تعالےٰ تجھ کو ضائع کرے جیسا تو نے مجھ کو ضائع کیا اور وہ ظلمت ہو کر آسمان کے دروازوں پر ٹھہر جاتی ہے پھر اس کے مُنہ پر ماردی جاتی ہے ۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضورؐ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ سب سے زیادہ میری چوری کون سی ہے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ و رسولؐ جاننے والے ہیں فرمایا کہ نماز کے اندر کی چوری، عرض کیا کیونکر، فرمایا لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا وَلَا خُشُوْعَھَا وَلَا الْقِرَاءَۃَ فِیْھَا (یعنی نماز کے اندر رکوع اور سجود اور خشوع اور قرأت کو پورا نہ کرے) پس تمام مسلمانوں پر واجب ہوا کہ اپنی نمازوں کو ہرگز ہرگز قضا نہ کریں بلکہ اوّل اچھے وضو اور مسائل ظاہری سے نماز کی محافظت کریں پھر ان خیالات سے اپنی باطن نماز کو درست کریں تاکہ ان کا رب ان سے راضی ہو کر ان کو نجات اور ترقی درجات عطا فرمائے اور جو لوگ کہ گروہ خواص میں داخل ہیں ان کے خیالات اور ہوتے ہیں ۔ جیسا کہ مولانا فرماتے ہیں ؎

آں خیالاتے کہ دام اولیاست ٭ عکس مہرویان بستان خداست

# فصل دوم ۔ خواص کی نماز

س : بلاشبہ جب عوام کی نماز ہی ان خیالات سے جو بیان ہوئے پُرلطف اور باکیف اور موجب اجر کثیر ہو گئی تو پھر خواص کی نماز خاص خیالات سے عوام کی نماز سے کیوں نہ ممتاز ہو گی، اگر براہ کرم کچھ ان کے خیالات سے بھی آگاہی بخشی جاوے تو ممکن ہے کہ عوام بھی گروہ خواص میں داخل ہونے کی سعی کریں ؟

ج : گروہ خواص میں داخل ہونے اور ان کی نماز سے حصہ حاصل کرنے کے لئے پہلے کسی پیر سے بیعت کرے اور اس کی صحبت میں اخلاص اور محبت سے رہ کر نسبت حاصل کرے، لیکن یہ ضرور ہے کہ سچا پیر ہو کہ اس لباس میں مدعی بھی ہوتے ہیں ؎

Marfat.com

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ✤ پس بہر دستے نباید داد دست

سوال: یہ بھی بتلا دیجئے کہ سچے پیر کی شناخت کیا ہے تاکہ جھوٹے پیروں کے دھوکے میں نہ آئیں؟

جواب: اوّل تو یہ شناخت ہے کہ عقائد اس کے موافق اہلِ سنّت والجماعت کے ہوں کہ جن کی وضاحت ہماری کتاب توضیح العقاید کے اندر ہے۔ دوسرے عبادات و معاملات میں پابند شرع شریف ہو، حیلہ طلب نہ ہو، تیسرے یہ کہ اس کی صحبت میں اللہ کی یاد اور دنیا سے نفرت اور سرد مہری پیدا ہو، چوتھے یہ کہ صاحب اجازت ہو، پانچویں اس کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مسلسل پہونچتا ہو، اوّل سے پانچ میں سے کسی جگہ منقطع نہ ہو رہا ہو۔

س: یہ جو آپ نے فرمایا کہ وہ صاحب اجازت ہو یہ بھی بتا دیجئے کہ اجازت اس عالم کے اندر ہی بحالت بیداری معتبر ہے یا خواب کی حالت کی بھی؟

ج: خواب کی اجازت ہرگز معتبر نہیں۔ حضرت عروۃ الوثقےٰ خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ اپنی مکتوبات کی جلد اوّل کے صفحہ ۱۸۴ میں تحریر فرماتے ہیں:

" اجازت تعلیم طریقت امر بزرگے ست۔ بخواب و واقعہ صورت نمی بندد تا در بیداری آں اجازت نہ کند اجازت صورت پذیر نیست "[1]

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب جویم[2]
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ایسا ہی حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مکتوبات کے دفتر اول کے مکتوب ۳۷ میں خوابات کی بے اعتباری ایسے معاملات میں مرقوم فرمائی ہے لہٰذا جب تک اس عالم میں کہ جو ہر طرح دار التکمیل ہے کسی بزرگ کامل مکمل صاحب اجازت اشاعت سلسلہ حاصل نہ کرلی ہو ہرگز اس سے مرید نہ ہو کیونکہ خواب مظنہ خطا ہے اور شیطان لعین کی تلقی سے غیر محفوظ۔

س: اب خواص کی نماز سے بھی آگاہی بخشی جاوے؟

ج: خواص یعنی سالکین طریقت نماز کے اندر اپنی اسی نسبت میں کہ جو سچے پیر سے اخذ کی ہے مستغرق ہو جائیں اور انوار اور تجلیات جو کچھ ان پر ظاہر ہوں ان سے حظ اور کیف حاصل کریں، یہ لوگ ظلالی انوار سے نماز کے اندر حصہ وافر حاصل کرتے ہیں۔

---

[1] طریقہ کی تعلیم کی اجازت بہت بڑا کام ہے جو خواب اور واقعہ سے نہیں ہوتا جب تک حالت بیداری میں اجازت حاصل نہ کرے اجازت صورت پذیر نہیں ہے

[2] ہم آفتاب کے غلام ہیں سب چیزیں آفتاب سے ہی تلاش کریں گے نہ ہم رات کے پوجنے والے ہیں کہ جو رات کی باتیں بیان کریں

Marfat.com

سوال: کچھ تفصیل وار ہر ایک موقع کا خیال خاص بھی بتلا دیا جاوے تو بہتر ہے تاکہ ہر ایک موقع کا خیال نسبت میں امداد دے۔

جواب: ایسا نمازی جب نماز میں مشغول ہو تو رفع یدین کے وقت کل تعلقات سے دست برداری اور تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے اوپر خواہشات نفسانی کی تحریم کا خیال کرے۔

س: قیام کے وقت کیا خیال رکھے۔

ج: یہ خیال رکھے کہ میں مثل شمع کے قائم ہوں یعنی جو ظلمت اور تاریکی کہ مجھ پر خواہشات نفسانی سے طاری تھی ان سب پر تکبیر ذبح ہوتے ہی میری ذات مثل شمع کے روشن اور آتش عشق میں مشتعل ہو کر عالم بالا کی ترقیات کی امید میں ایستادہ ہے جیسا کہ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

موم ہیزم چوں فدائے نار شد | ذات ظلمانی ہمہ انوار شد
بہر امید دراہ بالا کن قیام | ہمچو شمعی پیش محراب اے غلام

س: قرأت کے وقت کیا خیال رکھے۔

ج: اللہ تعالیٰ کو قاری اور اپنے کو سامع ہونے کا خیال، یعنی قرأت کے وقت اپنے شجر موسوی کے مانند سمجھے، یعنی یہ خیال کرے کہ جو آواز اور الفاظ میرے اندر سے نکلتے ہیں وہ میرے نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہیں جن کو میری سماعت سُن رہی ہے۔ غرض کلام میں تو اپنے کلام کی نفی کرے اور سماعت میں اپنی سماعت کا اثبات ان دونوں کیفیتوں کا اجتماع ممکن ہے جو خیال سے انشاء اللہ معلوم ہو جائے گا۔

س: رکوع کے وقت کیا خیال رکھے۔

ج: یہ خیال رکھے کہ میری قوی شکل جو رکوع کے وقت جُھک کر ہو گئی ہے وہ مثل ہلال کے عرشی انوار سے پُر نور ہے۔ کیونکہ عرش برزخ ہے، درمیان عالم خلق اور عالم عمل کے اور رکوع برزخ ہے درمیان قیام اور سجدے کے تو بوجہ مناسبت برزخیت اس مقام پر عرشی انوار سے خوب مستفیض ہونا ہوتا ہے اور اس جگہ استوا کے (راز) سے بھی آگاہی حاصل ہونے کی اُمید قوی رکھے جو بقدر استعداد اہل اللہ پر کھلتا ہے۔

س: سجدے کے وقت کیا خیال رکھے۔

ج: یہ خیال رکھے کہ یہ میری دائرہ کی شکل کہ جو سجدہ کے وقت ہو رہی ہے وہ ظلال اسماء کے انوار و آثار سے کامل پُر نور ہو کر مثل بدر کے بن گئی ہے اور میں اپنے رب کے دونوں قدموں پر سجدہ کر رہا ہوں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے السَّاجِدُ یَسْجُدُ عَلٰی قَدَمِیْ (یعنی سجدہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے)۔

Marfat.com

سوال : دُو قدموں سے کیا مراد ہے ؟
جواب : اس جگہ جلالی اور جمالی ظلال اسماء سے مراد ہے اس لئے کہ جس طرح جسم انسان میں اسفل مرتبہ تنزلی قدم کا ہے اسی طرح ظہورات میں اسفل مرتبہ تنزلی ظل کا ہے، پس باعتبار تنزل کے اس مقام پر قدم سے مراد ظلال ہیں اور دو سے صفت جلال اور جمال ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

س : قعدہ میں کیا خیال رکھے ؟
ج : ملائکہ کے درجہ پر فائز ہونے کا اور مرتبہ تلوین مرتبہ تمکین کے حاصل ہونے کا سلام کے ساتھ اس نماز خاص کے برکات سے جن وانس بالخصوص ان ملائکہ کو حصہ دیتا ہوا کہ جو اس کے معین القائے خیالات خاص اور الہامات خاص کے نماز کے اندر ہوئے ہیں دربار شاہی سے رخصت ہو جائے ۔

# فصل سوم ۔ اخص الخواص کی نماز

س : سبحان اللہ کیا مزے کی باتیں ہیں، جن سے حضرات اولیاء اللہ کی صحبت کا شوق پیدا ہوا اور اس نماز کی ادائیگی کا بھی ۔ اگر براہ کرم اخص الخواص کی بھی نماز کا کچھ ذکر کر دیا جائے تو ممکن ہے کوئی اللہ کا بندہ اس کی تحصیل کی طرف بھی سعی کرے ؟
ج : ان حضرات کی نماز کا کیا بیان کیا جائے ۔ یہ حضرات ہر وقت نماز ہی میں رہتے ہیں ، وَهُمْ فِي صَلٰوتِهِمْ دَائِمُوْنَ ان کی نماز کا بیان ہے ۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

پنج وقت آمد نماز اے رہنموں　　عاشقان خود فی صلوٰۃ دائموں
نے بہ پنج آرام گیرد آن نماز　　کہ در آں سرہاست آں پانصد ہزار

یہ حضرات مرتبہ ظلال سے عروج کر کے اصل سے مستفیض ہوتے ہیں خصوصاً نماز کے ہر رکن کے اندر اسماء الٰہی کی تجلیات سے متجلّی ہو کر ترقی پر ترقی حاصل کرتے ہیں اور اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ کے معنی سے اس عروج کے مقام پر لطف خاص اُٹھاتے ہیں اور ان پر بڑے بڑے علوم اور معارف کھُلتے ہیں ۔

س : کچھ تفصیل سے حالت ان حضرات کی نماز کی بھی بیان فرما دیجئے ؟
ج : یہ لوگ تکبیر سے اپنے وجود پر تکبیر کہہ کر مشاہدہ تجلّیات اسمائی وصفاتی کے لئے دربارِ پُر انوار میں اسی کے جذب سے منجذب ہو کر حاضر ہوتے ہیں اور اَنْ تَعْبُدُ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ ( تو اپنے پروردگار کی ایسی عبادت کر گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے ) کے مصداق ہوتے ہیں ۔

Marfat.com

سوال : قیام میں ان حضرات پر کون سے اسم کی تجلی منکشف ہوتی ہے ؟
جواب : اسم شریف یَا قَیُّوْمُ کی تجلی مکشوف ہوتی ہے کیونکہ جب تکبیر کے وقت اپنے وجود کی ہی نفی کر ڈالی تو اب اپنا قیام بلکہ تمام عالم کا قیام اسی اسم شریف سے دیکھتے ہیں۔
س : قرارت کے وقت ان حضرات پر کون سا اسم متجلّی ہوتا ہے ؟
ج : اسم شریف یَا مُتَکَلِّمُ کی تجلی سے متجلّی ہوتے ہیں حقیقتِ قرآنی کھلتی ہے اس کی ثقالت اور گرانی سے سینہ پھٹنے لگتا ہے یہ وہ ثقالت ہے جس کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ[1] قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ اور کیفیت لرزہ و گریہ طاری ہوتی ہے کیوں نہ یہ کیفیت طاری ہو جب پہاڑوں کے حق میں یہ ارشاد ہو رہا ہے لَوْ[2] اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ یہی ثقل اور وزن کلام شریف کا اس نمازی کو مائل بہ رکوع کر دیتا ہے۔
س : رکوع کے وقت کون سے اسم کی تجلّی ہوتی ہے ؟
ج : یَا عَظِیْمُ کی اگر اس اسم شریف کی تجلّی شانِ ربوبیت کے لئے نہ ہو تو اس اسم شریف کی تجلّی اس کے وجود کو پارہ پارہ کر دے، یہی وجہ ہے کہ جو تسبیح اس مقام کی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ مقرر ہوئی ہے۔
س : سجدے کے وقت کون سے اسم شریف کی تجلّی سے مشرف ہوتے ہیں ؟
ج : اسم شریف یَا عَلِیُّ کی تجلّی ہے جس سے کمال علو ہمتی ترقیاتِ باطن ہیں اور استعلائے نفسی انقطاع ماسوائے اللہ سے پیدا ہو کر اس مقام عالی میں مرتبہ اطلاق سے مستفیض ہوتے ہیں۔ اور مثل آفتاب کے درخشاں و تاباں ہو جاتے ہیں۔ اگر اس جگہ بھی شانِ ربوبیت شامل نہ ہوتی تو بوجہ کمال علو مرتبگی جناب باری عز اسمہ مصلی کی استعداد استفاضہ سے محرومی حاصل کرتی، یہی وجہ ہے جو اس مقام میں تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی مقرر کی گئی۔
س : قعدہ کے وقت ان حضرات پر کون سے اسم شریف کی تجلّی ہوتی ہے ؟
ج : اسم شریف یَا مَتِیْنُ کی جس سے کمال متانت وقار اور استقامت بہ شریعت عزّ اور تحمل بر بلا اور شادت مع اللہ وغیرہ نصیب ہوتا ہے۔ پھر یَا سَلَامُ کے اندر فانی باقی ہو کر تمام ہی مخلوقات سفلی اور علوی کو ان کی نماز کا حصہ عطا ہوتا ہے اور ساری مخلوق ان کی پناہ میں

---

[1] تحقیق ہم ڈالیں گے تیرے اوپر کلام بھاری ۱۲
[2] اگر اس قرآن کو ہم پہاڑوں پر اُتار دیتے تو البتہ ان کو تو خود دیکھتا ڈرنے والا اور بہنے والا، اللہ کے ڈر سے ۱۲

سلامتی سے گزران کرتی ہے جس پر یہ حدیث شریف دال ہے وَبِہٖ یُمْطَرُوْنَ وَبِہٖ یُرْزَقُوْنَ یعنی انھیں کے صدقے سے مینہ برسایا جاتا ہے اور انہی کے طفیل سے رزق دیا جاتا ہے۔ الغرض خصوصیت سے ان حضرات کو نماز کے ہر رکن کے اندر اسمارِ الٰہی متذکرہ بالا کی سیر ہوتی ہے اور ہر ایک کے اندر فنا اور بقا اور عروج اور نزول خاص طور سے ہوتا ہے اور وہ علوم اور معارف مکشوف ہوتے ہیں جو نہ کسی کتاب میں دیکھے اور نہ کسی سے سُنے۔ مزید برآں جس کسی کو کسی رکن کی حضوری ساری ہی نماز کے اندر ہے اور اس کو دوسرے رکن کی حضوری مانع حضوری حاصل ہو تو اسی طرف متوجہ رہ کر اپنی ساری ہی نماز کو ختم کردے۔ دوسری حضوری کی طرف کہ جو مانع کیفیت حاصلہ ہو، متوجہ نہ ہو۔

# فصل چہارم، مقربین کی نماز

س : حضرات مقربین کی بھی نماز کا کچھ حال بیان فرما دیا جائے تاکہ ترقی ایمان کا باعث ہو۔

ج : ان حضرات کی نماز کا تو بیان میں لانا ہی محال ہے کیونکہ گروہ مقربین میں خصوصیت سے حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات داخل ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے تمام مخلوقات سے برگزیدہ کیا اور بتفاوت مراتب تجلّی ذاتی کے مشاہدہ کا اصالتاً حق دار بنایا پھر اس مقام مشاہدہ میں انبیاء گروہ کے اندر سب سے اعلیٰ و ارفع آقائے نامدار سردارِ دو عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے جو خلعت محبوبیت سے آراستہ و پیراستہ ہیں پھر باوجود حصول اس مرتبہ قصویٰ اور مقامِ اعلیٰ کے آپ دائم الحزن تھے۔ جیساکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف میں آیا ہے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْحُزْنِ وَمُتَوَاصِلَ الْفِکْرِ اس کی یہ وجہ تھی کہ حضورؐ کی قوی استعداد کا تَشْرِیْکَ لَہٗ تھی وہ اس عالم میں رویت موعودہ آخرت پر مضطرب تھی اور یہ عالم اس رویت کا محل نہیں، لہذا یہ بے تابی اور اضطراب باعث حزن و ملال تھا۔ جس پر یہ حدیث شریف دال ہے مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ (کوئی نبی ایسا ایذا نہیں دیا گیا جیساکہ میں دیا گیا ہوں) حالانکہ کوئی ایذا بظاہر حضورؐ کو ایسی نہیں پہنچی جیسی کہ دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو پہنچی تھی۔ پس یہ وہی ایذائے معنوی ہے جو بیان ہوئی یَالَیْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا (یعنی اے کاش محمدؐ کا رب محمدؐ کو پیدا ہی نہ کرتا) اس حدیث کے اندر بھی بوجہ نایافتگی مقصود اسی قلق اور اضطراب کا بیان ہے جو اُوپر مذکور ہوا

Marfat.com

جس کو عشاق ہی کچھ جانیں گے مَنْ لَمْ یَذُقْ لَمْ یَعْرِفْ ہاں اگر اس اضطراب اور قلق کو قدرے سکون اور قرار اس عالم میں ہوتا تھا تو فی الجملہ نماز کے ہی اندر ہوتا تھا جیسا کہ اس حدیث شریف سے ظاہر ہے جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ (میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کے اندر رکھی گئی ہے)۔ جب حضورؐ کی آتش شوق وصال سینہ کے اندر مشتعل ہوتی تھی تو فریاد کرتے اور فرماتے یَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِالصَّلٰوۃِ (اے بلالؓ ہم کو نماز کے ساتھ آرام پہنچا) تاکہ فی الجملہ نماز میں جمال محبوب سے دلِ مضطر اور جانِ حزیں کو قرار اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے، لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ (میرے لئے ایک وقت ہے جس کے اندر کسی فرشتے مقرب کی گنجائش نہیں ہے نہ نبی مرسل کی) وہ وقت تسکین بخش بھی خاص کر حضورؐ کو نماز کے اندر ہی ہوتا تھا۔ جیسا کہ محققین نے تحریر فرمایا ہے۔ سبحان اللہ نماز بھی کیا شئے ہے جس کے اندر عالم آخرت کا معاملہ رکھا گیا ہے۔

**سوال:** کیا اس نماز کا حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے آپؐ کی امت کو بھی پہنچا ہے؟

**جواب:** بلاشبہ آپؐ کے صدقہ اور طفیل میں صحابہ کرامؓ اور اولیائے عظام کو بھی ضمناً اور وراثتاً و تبعاً بتفاوتِ مراتب و استعداد پہنچا ہے اور قیامت تک آپؐ کی امت کے اولیاء اللہ کو پہنچے گا۔ اگر یہ حصہ نہ پہنچتا تو عشاق کی زندگی وبال ہو جاتی۔ چنانچہ صحابہؓ میں جو حصہ حضورؐ کی نماز کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو پہنچا وہ کسی کو نہیں پہنچا۔ جس پر یہ حدیث شریف دال ہے۔ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْھِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّھُمْ غَیْرُہٗ (جس قوم میں ابوبکرؓ ہوں کسی کو یہ لائق نہیں کہ غیر کو امام بنادے) اور اس امر کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخیر وقت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو امامِ نماز بنا کر کافی طور سے فعلاً بھی دے دیا اور اسی نماز کو حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے بھی بروقت ملحوظ رکھ کر یوں ارشاد فرمایا جس کو ابوالشکور سالمی نے نے تمہید شریف میں تحریر کیا ہے رَضِیْنَا لِاَمْرِ دُنْیَانَا لِمَنْ یَّرْضَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَمْرِ دِیْنِنَا۔

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی نماز کی کیفیت سنو!۔ آپ کو نماز میں مشاہدہ کے اندر اس قدر استغراق ہوتا تھا کہ اپنی اور مافیہا کی خبر نہیں رہتی تھی۔ ایک روز آپ کی رانِ مبارک میں تیر لگا، اور بھال تیر کی ران مبارک کے اندر ٹوٹ گئی۔ آپ نماز میں مشغول ہوئے۔ وہ بھال نکال لی گئی اور آپ کو مطلق خبر نہیں ہوئی۔ پھر ایسا نمازی کیوں نہیں نماز کو ہی علت افضلیت حضرت ابوبکر صدیق گردانے رضی اللہ عنہما سچ ہے ؎ نمازی را نمازی می شناسد۔

Marfat.com

الغرض جس گروہ انبیاء ہیں محبوب العالمین مشاہدہ تجلیات ذاتی ہیں بے ہمتا و یگانہ ہیں اسی طرح اممِ سابقہ و لاحقہ کے اندر جانشینِ اوّل حضرت صدیق عتیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی باتباع اپنے متبوع اور محبوب کے تجلیاتِ ذاتی کے مشاہدہ میں ضمناً نماز کے اندر ممتاز اور فرد ہیں اور اسی نماز کے سبب سے اَفْضَلَ النَّاسِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ کہلانے کے آپ مستحق ہوئے۔ صحابہؓ میں اکثر ایسے تھے کہ جن کو اپنی نمازوں میں اس قدر بے ہوشی ہو جاتی تھی کہ عرصہ تک ان کو یہ خبر نہیں رہا کرتی تھی کہ ہمارے داہنی طرف کون کھڑا تھا، اور بائیں طرف کون۔ حضرت عبد اللہ بن واقدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نماز بحالتِ مغلوبیت پڑھا کرتے تھے۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو نماز کے اندر بھڑ نے اٹھارہ جگہ کاٹا اور وہ اسی طرح نماز ادا کرتے رہے۔ مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے ستون کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، اتفاقاً ستون گر پڑا اور آپ کو بوجہ استغراق مطلق خبر نہ ہوئی حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف میں امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جس وقت امام نے یہ آیت پڑھی لَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ بیہوش ہو گئے۔ لوگوں کو گمان ہوا کہ آپ انتقال کر گئے۔ دیکھا تو چہرے کا رنگ اور ہاتھ پاؤں آپ کے حرکت کے اندر ہیں جس سے گمان ہوا کہ زندہ ہیں۔ ایک روز حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سری سقطیؒ کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے، دیکھا کہ ایک شخص بے ہوش پڑا ہے، دریافت کیا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ قرآن شریف کی آیت سُن کر بیہوش ہو گیا ہے۔ فرمایا اس کے پاس جا کر پھر اسی آیت کی تکرار کرو۔ تکرار کے بعد ہی افاقہ ہو گیا اس حکایت سے تکرار رکعات و تسبیحات کی حکمت ظاہر ہوئی یعنی اگر کسی رکعت کے ارکان کے اندر غفلت رہی تو دوسری رکعت میں حضوری ہو یا اگر حالتِ سُکر پیدا ہوئی تو بعد کی رکعتیں ہو کے ساتھ ہو جاویں، یا فنائیت سے بقائیت کی طرف ترقی کرے۔ غرض تبدیلِ حالت کا راز بھی ترقی کے ساتھ تعداد رکعات کے اندر مضمر ہے۔ بہر حال حبیب خدا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل میں ہم کو نماز وہ نعمت عظمیٰ عطا ہوئی ہے جو معراج ہے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے دل کی راحت ہے جس کے اندر قربت در قربت ہے۔ صوفیائے کرام علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ جو حالت نماز کے اندر طاری ہو وہ خارج نماز سے زیادہ معتبر ہے پس مسلمان پر واجب اور لازم ہے کہ اس نعمت عظمیٰ کا بخوبی حق ادا کریں اور جو حالت ان خیالات مذکورۃ الصدر سے نماز کے اندر پیدا ہو اس کو حسب فرمودہ بزرگانِ دین نہایت معتبر سمجھ کر اپنے

رب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کریں۔

# باب (۱۲)۔ امامت کے بیان میں

سوال: امامت کس کو کہتے ہیں اور کتنے قسم کی ہوتی ہے؟

جواب: امامت سرداری کو کہتے ہیں اور امام قوم کے پیشوا اور سردار کو کہتے ہیں اور یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک امامت کبریٰ جو لوگوں کو دین و دنیا کے مصالح کی حفاظت کے لئے بطور نیابت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتی ہے۔ دوسری امامت صغریٰ کہ وہ مقتدی کی نماز کا امام کی نماز سے چند شرطوں[1] کے ساتھ وابستہ ہونے کا نام ہے جو یہ ہیں۔ ۱۔ مقتدی کو اقتدا کی نیت کرنا۔ ۲۔ امام اور مقتدی کی جگہ کا ہونا، اگر امام سواری پر اور مقتدی پیادہ ہو یا برعکس، یا امام دوسری سواری پر ہو اور مقتدی دوسری پر ہو، یا امام ایک مکان میں اور مقتدی دوسرے مکان میں تو ان صورتوں میں بوجہ نہ ہونے اتحادِ مکان کے اقتدا صحیح نہیں، ۳۔ دونوں کی نماز کا ایک ہونا۔ اگر امام فرض پڑھتا ہے اور مقتدی دوسرا یا امام نفل پڑھتا ہے اور مقتدی فرض تو بوجہ نماز ایک نہ ہونے کے اقتدا صحیح نہیں، ۴۔ امام کی نماز کا مقتدی کے گمان میں صحیح ہونا۔ اگر مقتدی کی دانست میں امام کی نماز صحیح نہیں تو اقتدا بھی صحیح نہیں۔ امام سے مقتدی آگے بڑھ جائے گا تو اقتدا صحیح نہیں رہے گی۔ اگر بوجہ طول ہونے پاؤں کی انگلیاں آگے نکل جائیں تو اقتدا صحیح ہے۔ ۶۔ مقتدی کا امام کے ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کو جاننا خواہ خود دیکھ کر جانے یا دوسرے کو دیکھ کر جانے، ۷۔ مقتدی کا امام کے حال کو جاننا یعنی یہ کہ امام مقیم ہے یا مسافر، خواہ یہ جاننا نماز سے پہلے ہو یا پیچھے، اگر ایسی صورت ہو کہ امام نے بھول کر سلام پھیرا یا سفر کے سبب سے تو اقتدا صحیح نہیں

---

[1] اقتدار کی شرطوں سے پہلے یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ امام جس کی اقتدار کی جاتی ہے اس کی امامت صحیح ہونے کے لئے کیا کیا شرطیں ہیں سو آگاہ ہونا چاہئے وہ چھ شرطیں یہ ہیں، ۱۔ امام مسلمان ہو سب شیخین وغیرہ سے کافر ہو گیا ہو، ۲۔ بالغ ہو، ۳۔ عاقل ہو، ۴۔ مرد ہو، ۵۔ اتنی قرارت جانتا ہو کہ جس سے نماز صحیح ہو، ۶۔ عذر سے محفوظ ہو یعنی اخراج ریاح اور دائمی نکسیر وغیرہ کا کوئی مرض نہ ہو لیکن مقتدی بھی اگر امام جیسا ہی صاحبِ عذر ہو تو البتہ صاحبِ عذر امام بن سکتا ہے یا اقتدار کرنیوالی عورتیں ہوں ان کی امامت کے لئے مرد ہونا شرط نہیں، عورت بھی امامت کر سکتی ہے اگرچہ مکروہ ہوگی۔ نابالغ بچے ہوں تو اس کے امام کا بالغ ہونا ضروری نہیں نابالغوں کی نابالغ بھی امامت کر سکتا ہے، لیکن ایک بالغ آزاد معذور مرد مسلمان کی امامت نہیں کر سکتا۔ مگر وہی شخص جس میں مذکورہ بالا چھ شرطیں پائی جائیں گی۔ (نورالایضاح، مراقی الفلاح، شامی)

Marfat.com

ہاں اگر امام مسافر بعد تمام متنبہ کردے تو درست ہے، مقتدی کا کل ارکان میں شریک رہنا اگر کسی رکن کو بالکل چھوڑ دے یا پہلے ادا کردے تو اقتدار صحیح نہیں ہوئی، ۹۔ نماز کی شرائط اور ارکان کی بجا آوری میں مقتدی کا امام کے مانند یا کمتر ہونا، یعنی اگر امام رکوع اور سجدہ کرنے والا ہے مقتدی بھی ایسا ہی ہے یا امام اشارہ سے نماز پڑھتا ہے اور مقتدی بھی اشارہ سے تو بوجہ مانند ہونے ادائے گی ارکان کے ان دو صورتوں میں مقتدی کی اقتدار صحیح ہے نہ کہ برخلاف صورت میں یعنی اگر امام اشارہ سے نماز پڑھنے والا ہو اور مقتدی رکوع اور سجود والا تو اب اقتدار صحیح نہیں۔ (درمختار، شامی)

**سوال:** نابالغ کا اقتدار تراویح میں بھی صحیح ہے یا نہیں؟

**جواب:** قولِ مختار کے موافق کسی نماز میں نابالغ کے پیچھے نماز بالغ کی صحیح نہیں، خواہ فرض ہوں یا عید کی نماز یا نماز کسوف وخسوف یا تراویح، اس لئے کہ لڑکے نابالغ کے ذمّے کوئی نماز نہیں اس کو صرف عادت ڈالنے کے لئے نماز کا حکم قبل از بلوغ دیا گیا ہے اور اگر لڑکے کی نماز بالفرض نفل بھی ہو تو فرض پڑھنے والے کی نفل پڑھنے والے کے پیچھے لازم آتی ہے اور یہ صحیح نہیں رہے نفل۔ سو بالغ کی نفل نابالغ کی نفل سے قوی تر ہے۔ کیونکہ بالغ کی نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے پس اس صورت میں بناء القوی علی الضعیف لازم آئے گی۔ اس لئے تراویح وغیرہ میں بھی نادرست رہا۔ (شامی، طحطاوی)

س: ہم حنفیوں کے نزدیک امامت کا ثواب زیادہ ہے یا مؤذنی کا؟

ج: ہمارے نزدیک امامت کا ثواب زیادہ ہے۔ (تنویر الابصار)

س: امامت کے لئے زیادہ حق کس کو حاصل ہے؟

ج: سب سے پہلے وہ شخص امامت کے لئے اولیٰ ہے جو نماز کی صحت اور فساد کے مسائل زیادہ جانتا ہو، بشرطیکہ متقی[1] بھی ہو اور قرأت مسنونہ سے بھی واقف ہو۔ اگر اس بات میں دو آدمی برابر ہوں تو جو قاری یعنی علم تجوید جانتا ہو وہ امام بنایا جائے اگر اس صفت میں بھی برابر ہوں تو صاحب ورع[2] مستحق امامت ہے پھر زیادہ عمر والا اور اگر ان باتوں میں بھی برابر ہوں تو ان سب باتوں میں پہلے ہونے کا لحاظ کیا جائے گا۔ اگر لحاظ میں بھی برابر ہو تو خوش خلقی کو فضیلت دی جائے گی۔

---

[1] متقی اس کو کہتے ہیں جو ظاہری گناہوں اور دین پر مطعون ہونے سے بچا ہوا ہو ۱۲

[2] صاحب ورع وہ ہے جو مشتبہ چیزوں سے بھی بچے۔ ۱۲ (منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ)

Marfat.com

پھر زیادہ سب میں خوبصورت کو، پھر جو از روئے حسب اشرف ہو، پھر نسب کی رُو سے فضیلت ہو گی۔ یعنی سیّد سب میں افضل ہو گا۔ اگر دونوں سیّد ہوں، پھر جس کی آواز سب سے اچھی ہو وہ مقدم کیا جائے گا، پھر جس کی بیوی زیادہ حسین ہو اور یہ بات لوگوں میں یا ہمسایوں میں شہرت ہو جانے سے معلوم ہو جاتی ہے اور یہ فضیلت اس وجہ سے ہے کہ اس میں عفت زیادہ ہو گی۔ پھر مستحق امامت زیادہ مال والا جو حلال سے پیدا کرے، پھر جاہ والا، پھر جس کے کپڑے سب سے زیادہ اچھے ہوں، پھر جس کا سب سے زیادہ بڑا سر ہو۔ چند اشخاص ایک امر شرعی یا عادی میں ایک دوسرے کے مزاحم ہوں تو کسی کو بلا ترجیح مقدم نہ کیا جائے۔ بصورت جملہ امور شرعی یا عادی میں مساوی ہونے کا قرعہ ڈالا جائے جس کے نام قرعہ نکلے وہ شخص امامت کرے یا مقتدیوں کو اختیار دیا جائے جس کو چاہیں پسند کریں۔ اگر اولیٰ کے ہوتے ہوئے مقتدی ادنیٰ کو امام بنالیں گے تو بُرا کریں گے (تنویر الابصار، درمختار، شامی) گو ایسا امام اس زمانہ میں ملنا مشکل ہے۔ مگر ہمارے اُوپر سے بوجہ نہ ملنے ایسے امام کے جماعت ساقط ہو گی جیسے کہ مذہب امامیہ میں جماعت ساقط ہو گئی، کیونکہ یہ بحث تو فضیلت میں ہے نہ کہ اسقاطِ جماعت میں۔ اہلِ سنّت والجماعت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اصل نماز فاجر اور فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے۔ برخلاف روافض کے اس لئے کہ ان کو جماعت کی حکمتوں اور برکتوں کے حاصل کرنے سے محرومی ہے اور اہلِ سنّت کو نہیں۔

**سوال:** وہ حکمتیں اور برکتیں جماعت کے اندر کیا ہیں؟

**جواب:** باہمی مسلمانوں میں اتحاد اور الفت کے سلسلہ کا منتظم رہنا۔ جاہل کا عالم سے مسائل کا سیکھنا، ہمسایوں اور اہلِ شہر کا حال دریافت کرنا، نماز میں دل لگنا، اُمت محمدیہ کے کامل لوگوں سے مستفیض ہونا وغیرہ۔

**س:** جماعت کا حکم کتنے آدمیوں کے ساتھ ہوتا ہے؟

**ج:** پنج وقتہ فرضوں میں امام کے ساتھ ایک آدمی اگرچہ وہ سمجھ دار لڑکا ہی ہو اور جمعہ میں امام کے سوا تین آدمیوں کے ساتھ جو قابلِ امامت ہوں جماعت کا حکم ہے اور جماعت مسجدوں کے ہی لئے مخصوص نہیں، گھروں میں بھی ہو جاتی ہے مگر مسجدوں کا ثواب تو مسجدوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے اور یہ ثواب علاوہ جماعت کے ثواب کے ہے۔ (درمختار، شامی)

**س:** مسجد کے ثواب کی تشریح بیان کیجئے: **ج:** محلہ کی مسجد میں گھر کی نماز سے پچیس ۲۵ نماز کا زیادہ ثواب ہے اسی طرح محلہ کی مسجد سے جامع مسجد میں پانچوں نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے بیت المقدس کی

Marfat.com

مسجد میں پانچ ہزار نماز کا ثواب زیادہ ہے۔ اسی طرح مدینہ منورہ کی مسجد میں پچاس ہزار نماز کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور مکہ معظمہ کی مسجد میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہے۔ (غایۃ الاوطار)

س: کیا اور کوئی مسجد ایسی ہے جس میں محلہ کی مسجد اور جامع مسجد سے زیادہ ثواب ہے؟

ج: ہاں وہ مسجد ہے جس میں کسی کا استاد یا پیر رہتا ہو اور یہ بالاتفاق فضیلت[1] خاص اسی شخص کے حق میں ہے۔ (درمختار)

س: اگر محلہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو تو دوسری مسجد میں جاکر نماز جماعت سے پڑھا کرے یا اپنے محلہ ہی کی مسجد میں نماز پڑھے؟

ج: ایسی صورت میں محلہ والے کو محلہ کی مسجد کے سوا دوسری مسجد میں نہ جانا چاہئے، خواہ جامع مسجد ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے کہ اس پر اسی مسجد کا حق ہے پس اسی مسجد میں اذان کہے اور تنہا نماز پڑھے اور یہ تنہا نماز اس مسجد کی اس کے حق میں دوسری مسجدوں کی جماعت سے بہتر ہے۔ (شامی)

س: اگر محلہ میں دو مسجدیں ہوں تو نماز کے لئے کون سی مسجد حق دار زیادہ ہے؟

ج: جو اس کے مکان سے قریب تر ہو اور اگر دونوں کا فاصلہ برابر ہو تو جو مسجد پرانی ہو اس میں نماز پڑھے۔ (درمختار، شامی)

س: اگر کوئی مسجد سے اذان کے بعد بلا نماز ادا کئے چلا جائے تو کیسا ہے؟

ج: مکروہ ہے، امام اور مؤذن کا نماز پڑھانے اور اذان دینے کے لئے چلا جانا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری، شرح وقایہ)

س: مسجدوں میں کیا کیا باتیں ناجائز ہیں؟

ج: ۱۔ سوال کرنا، ۲۔ سائل کو دینا اس حال میں کہ جب لوگوں کی گردنوں پر پھلانگتا ہو، ۳۔ گم شدہ چیز کی تلاش کرنا، ۴۔ لغو اشعار پڑھنا، ۵۔ آوازوں کا بلند کرنا یعنی چیخنا، ۶۔ وضو کرنا، ۷۔ کھانا اور سونا سوائے معتکف کے، ۸۔ لہسن اور پیاز کے مثل[2] کچھ کھا کر آنا، ۹۔ خرید و فروخت، ۱۰۔ لوگوں سے باتیں کرنے کی غرض سے جانا اور پھر دنیا کی باتیں کرنا اور اگر اس نیت سے نہ جائے اور باتیں دنیاوی ہو جائیں تو مضائقہ نہیں۔ (درمختار، شامی)

---

[1] کیونکہ اس میں دو فضیلتیں ہیں ایک نماز کی دوسری درس و فیض تعلیم سے مستفیض ہونے کی۔ (شامی)

[2] ہر وہ چیز جس سے بدبو آتی ہو، کیونکہ اس سے ملائکہ اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ جائز نہیں، اسی طرح جو شخص اپنی بدزبانی سے لوگوں کو تکلیف پہونچاتا ہے اس کو کسی مسجد میں آنے سے روکا جا سکتا ہے۔ (شامی)

Marfat.com

سوال : پنج وقتہ فرض نمازوں میں جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

جواب : واجب ہے اگر بلا عذر جماعت ترک کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س : وہ عذر کیا ہیں؟

ج : بیماری، اپاہج ہونا، مینہ اور کیچڑ کا ہونا، شدّت کا جاڑا پڑنا، سخت اندھیرا ہونا، رات کے وقت آندھی کا آنا، اپنے مال پر چوروں کا یا قرض خواہ یا ظالم یا قافلہ کے چلے جانے کا خوف ہونا، مریض کی خدمت کرنا، اس کھانے کا سامنے آجانا جس کی طرف اس کا نفس مشتاق ہے، علم فقہ کی مشغولی اور شیخوخیت جس کے باعث مسجد تک نہ پہنچ سکے۔ یہ عذرات ہیں جن کے سبب گنہگار نہیں ہوتا بلکہ دل میں حسرت ہونے کی وجہ سے ثواب جماعت ملتا رہتا ہے۔ ہاں علاوہ ان عذرات کے اگر جماعت ترک کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س : جمعہ، عیدین اور تراویح میں جماعت کیسی ہے؟

ج : جمعہ اور عیدین میں جماعت ہونا شرط ہے۔ بغیر جماعت کے یہ نمازیں درست نہیں اور تراویح میں جماعت سنّتِ کفایہ ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

س : رمضان شریف میں وتروں کے اندر جماعت کا کیا حکم ہے؟

ج : مستحب ہے۔ (درمختار)

س : کسوف[1] اور خسوف[2] کی جماعت کا کیا حکم ہے؟

ج : کسوف میں جماعت سنّت ہے، خسوف میں نہیں۔ (شامی، درمختار)

س : نفل نماز میں جماعت کیسی؟

ج : بلانے کے ساتھ نادرست ہے اور اگر بلا بلائے دو[2] تین[3] آدمی جمع ہو جائیں تو جائز ہے اور تین سے زیادہ بغیر بلانے کے ساتھ جماعت مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

س : اس زمانہ میں عورتوں کا مسجد میں حاضر ہو کر شریک جماعت ہونا کیسا ہے؟

ج : بسبب ظہور فساد کے مکروہ ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

س : اگر فجر اور عشاء کی جماعتوں میں بوڑھی عورتیں شریک ہو جائیں تو کیسا ہے؟

ج : اس زمانے میں کسی نماز میں بھی عورت کا خواہ جوان ہو یا بوڑھی مسجد میں آنا خالی کراہت سے نہیں، اسی پر فتویٰ ہے۔ (عالمگیری)

---

[1] سورج گرہن کو کہتے ہیں [2] خسوف چاند گرہن کو کہتے ہیں ۱۲

Marfat.com

سوال : وہ کون ہیں جن کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ؟
جواب : ۱۔ مجنون دائمی، ۲۔ مدہوش، ۳۔ نابالغ، ۴۔ عورت، ۵۔ خنثیٰ، ۶۔ معذور[1] ۷۔ مسبوق، ۸۔ لاحق، ۹۔ بدعتی[2] جیسے رافضی، قدری، جہمی، مشتبہ اور مشرک وغیرہ۔

غیر مقلد

س : وہ کون ہے جس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے ؟
ج : وہ فاسق یعنی گناہ کرنے والا۔ (شامی)

س : وہ کون ہے جس کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے ؟۔
ج : وہ یہ ہیں، غلام، جاہل، ولدالزنا، کم عقل[3]، مفلوج، برص والا، جذام والا، اور یہ کراہت تنزیہی بھی اس وقت ہے جب کہ اور کوئی ان سے بہتر اس جگہ موجود ہو، ورنہ پھر یہ کراہت بھی نہیں۔ (درمختار، شامی)

س : مسجد میں ایک دفعہ جماعت مع اذان اور اقامت ہو چکی ہو تو اس میں دوسری جماعت کیسی ؟
ج : اگر یہ مسجد محلہ کی ہو جس میں امام اور موذن اور نمازی معین ہیں تو جماعت ثانی محراب سے ہٹ کر بغیر دوسری اذان کے بالاتفاق و بالاجماع جائز ہے۔ دوسری اذان کے ساتھ ایسی مسجد میں جماعتِ ثانی مکروہِ تحریمی ہے اگر یہ مسجد ایسی ہے جس میں نہ امام مقرر ہے نہ موذن نہ نمازی تو اس میں دوسری اذان کے ساتھ جماعتِ ثانی بلا کراہت درست ہے۔ (عالمگیری، شامی)

س : امام کے لئے کیا کیا باتیں مکروہ تحریمی ہیں ؟ ۔
ج : اوّل قدر مسنونہ سے قرارت کا دراز کرنا خواہ قوم راضی ہو یا نہ ہو، دوم۔ اجنبیہ عورت کی امامت کرنا ایسی[4] جگہ جہاں امام کی محرمہ عورتوں میں سے کوئی نہ ہو[5]۔ تیسرے امام کا صف کے بیچ میں کھڑا

---

[1] معذور اپنے معذور کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے مثلاً توتلا، ہکلا یا وہ شخص کہ جس کو عارضہ سلسل البول کا ہے تو وہ ایسے ہی مقتدیوں کی امامت کرے۔ صحیح پڑھنے والوں کی توتلا اور ہکلا امامت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح سلسل البول والا تکبیر والے کی امامت نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری، شامی) [2] ضابطہ یہ ہے کہ جو لوگ اہل بدعت ہوں اور اپنے خیالات اور معتقدات میں حد کفر تک پہنچ گئے ان کے پیچھے نماز جائز نہیں اور جن کے عقائد حد کفر تک نہیں پہنچے۔ ایسے بدعتی کے پیچھے نماز ہو جائے گی لیکن مع الکراہت ہوگی (عالمگیری) [3] یعنی بیوقوف جو معاملات اور تصریحات میں عقل نہیں رکھتا اور شریعت کے موافق لین دین نہ کر سکتا ہو۔ (ردالمختار)

[4] یہ حکم صرف مکان ہی کے لئے ہے مسجد کے لئے نہیں، بشرطیکہ مسجد کا دروازہ کھلا ہوا ہو۔ (غایۃ الاوطار)

[5] اس طرح نہ کوئی مرد ہو یا کوئی محرم عورت یا بیوی ہو تو اب یہ جماعت مکروہ نہیں۔ ۱۲

Marfat.com

ہونا بشرطیکہ وہ صف دو مقتدیوں سے زیادہ کی ہو اور اگر دو مقتدیوں کے بیچ میں کھڑا ہوگا تو مکروہ تنزیہی ہوگی۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: ایک مقتدی کس طرف کو کھڑا ہو؟

ج: امام کی داہنی جانب کھڑا ہو۔ اس طرح کہ اس کے پاؤں کا ٹخنہ امام کے ٹخنے سے آگے نہ ہو، بائیں طرف کھڑا ہونا ایک مقتدی کو مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمختار، شامی)

س: ایک مقتدی امام کے برابر کھڑا ہے پھر دوسرا شخص آیا اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج: یہ شخص اس مقتدی کو پیچھے کھینچ لے، خواہ نیت باندھ کر کھینچے یا بے نیت باندھے اور اس ہٹنے میں مقتدی اصلاح نماز کی نیت کرے، اگر یہ نیت نہ ہوگی تو بالاتفاق نماز فاسد ہوگی اور اگر وہ پہلا مقتدی اپنی جگہ سے نہ ہٹے گا اور پیچھے مقتدیوں کے ساتھ صف ہو جائے گی تو بالاتفاق نماز مکروہ ہوگی اور اگر کہیں ایسی جگہ ہو کہ مقتدی کو پیچھے ہٹنے کی جگہ نہیں ہے تو اس وقت میں امام ایک ڈگ میں آگے بڑھ جائے۔ (ردالمختار)

س: ایک شخص ایسے وقت میں آیا جب کہ صف بھر چکی تھی تو اب یہ شخص اکیلا کھڑا ہوگا کیا؟

ج: اس شخص کو امام کے رکوع میں جانے تک انتظار دوسرے مقتدی کا کرنا چاہئے، اگر اس وقت تک کوئی اور مقتدی میسر نہ آئے تو اوّل صف یا دوسری صف میں سے کسی مسئلہ جاننے والے کو کھینچ لے اور اگر ایسا شخص نہ ہو تو نہ کھینچے اکیلا امام کے پیچھے کھڑا ہو جائے اس وقت اکیلا کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (شامی) —— س: صفوں میں سب سے بہتر صف از روئے نزولِ رحمت کون سی ہے؟

ج: پہلی صف، پھر دوسری صف، پھر تیسری صف، علیٰ ہذا مگر جنازہ کی نماز میں اس کے برعکس ہے۔ (درمختار)۔ س: وضو والے کا اقتدا تیمم والے کے پیچھے اور عذر والے کا اقتدا اسی جیسے عذر والے کے پیچھے پاؤں دھونے والے کا پاؤں یا چہرہ پر مسح کرنے والے کے پیچھے کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والے کا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے، صحیح آدمی کا کبڑے اور ایسے لنگڑے کے پیچھے جو پورے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکے، نفل پڑھنے والے کے پیچھے مقیم کا مسافر کے اور مقیم کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟

ج: جائز ہے، مگر علاوہ فجر اور مغرب کے مسافر کا اقتدا پیچھے مقیم کے بعد وقت نکلنے کے جائز نہیں۔

س: صف میں امام کے پیچھے کس قدر فاصلہ ہونا چاہئے جو صحت اقتدار کے لئے ضروری ہے؟

ج: مسجد خواہ بڑی ہو یا چھوٹی اور عید گاہ یا جنازہ گاہ میں تو چاہے کہیں اقتدا کرے نماز جائز ہے مگر جنگل میں دو صفوں کے فاصلہ کی مقدار پر اقتدار صحیح نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، شامی)

Marfat.com

سوال : مسجد کی چھت پر اقتدار صحیح ہے یا نہیں ؟

جواب : اگر مقتدیوں کو امام کا حال مشتبہ نہ ہوتا ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

س : اگر امام شاہراہ عام پر جنازہ وغیرہ کی نماز پڑھائے تو مقتدیوں میں اور اس میں کس قدر فاصلہ ہونا چاہیے ؟

ج : جب امام ایسے راستہ میں کھڑا ہو اور لوگ راستہ کے اندر اس کے پیچھے صف باندھیں تو امام اور مقتدیوں میں اس قدر فاصلہ ہونا چاہئے کہ گاڑی نہ گزرے اور اس قدر چھوڑا کہ گاڑی گزر جائے تو اقتدار صحیح نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

س : صفوں میں ترتیب کس طرح ہونی چاہئے ؟

ج : اس طرح ہونی چاہئے کہ صفِ اول مردوں کی ہو ان کے پیچھے صف لڑکوں کی پھر ان کے پیچھے خنثے کی، پھر عورتوں کی پھر لڑکیوں کی ہو۔ اس ترتیب سے صف آراستہ کریں اور مقتدیو پر لازم ہے کہ جب نماز پر کھڑے ہوں درمیان کا فاصلہ بند کرلیں اور مونڈھے سے مونڈھا برابر کرلیں اور امام صف کے بیچ کے مقابلہ میں آگے کھڑا ہو اگر دائیں بائیں کھڑا ہوگا تو مخالفت سنت آئیگی پھر امام کے پیچھے مقابلہ میں وہ شخص کھڑا ہو جو جماعت میں سب سے افضل ہے (عالمگیری)

س : وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ اگر ان کو چھوڑ دے تو مقتدی بھی چھوڑ دے اور امام کی تابعداری کرے ؟

ج : پانچ چیزیں ہیں، اول عیدین کی تکبیریں۔ دوسرے پہلا قعدہ، تیسرے تلاوت کا سجدہ، چوتھے سہو کا سجدہ، پانچویں قنوت۔ (شامی)

س : وہ کیا چیزیں ہیں کہ اگر امام ان کو ادا کرے تو مقتدی ان کے ادا کرنے میں امام کی تابعداری نہ کرے ؟

ج : وہ چار چیزیں ہیں اول عیدین کی تکبیرات میں زیادتی کرنا یعنی اگر امام بھولے سے زیادہ تکبیرات کہے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں، دوسرے چار سے زیادہ کرنا تکبیر کا جنازہ کی نماز میں۔ تیسرے زیادہ کرنا کسی رکن کا یعنی دو سے زیادہ سجدہ کرنا یا دوبار رکوع کرنا، چوتھے پانچویں رکعت کیلئے کھڑا ہو جانا۔[۲]

[۱] مقتدی اگر امام کی آواز نہیں سنتا اور تکبیروں کی آواز سنتا رہے تو اب سولہ سے زیادہ میں بھی متابعت درست ہے (کبیری) [۲] اگر پانچویں رکعت کے لئے امام قعدۂ اخیرہ بجالا کر کھڑا ہوا ہے تو مقتدی اس قیام میں امام کی متابعت نہ کریں۔ اور دیکھیں اگر امام قیام سے لوٹ آوے تو اس کے ساتھ سلام پھیریں اور اگر وہ نہ لوٹا اور اس پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کرے تو مقتدی اپنا اپنا سلام پھیر کر نماز سے باہر ہو جائیں اور اگر امام نے قعدۂ اخیرہ نہیں (بقیہ ص ۱۱۴ پر)

Marfat.com

س : وہ کیا چیزیں ہیں کہ اگر امام ان کو ترک کر دے تو مقتدی ادا کرے ؟

ج : وہ آٹھ چیزیں ہیں، ۱۔ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانا، ۲۔ ثنا کا پڑھنا، ۳۔ تکبیرات انتقالی یعنی رکوع و سجود وغیرہ کے وقت تکبیر کہنا، ۴۔ تسبیحات رکوع و سجود پڑھنا، ۵۔ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا، ۶۔ تشہد پڑھنا، ۷۔ لفظ السلام پڑھنا، ۸۔ تکبیرات تشریق[۱] کہنا (عالمگیری)

س : اگر مقتدی امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں چلا جائے تو کیسا ؟

ج : مکروہ ہے اسی طرح سجدہ اور رکوع میں پہلے مقتدی کا سر اُٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے (عالمگیری، شامی)۔ س : اگر مقتدی سے پہلے امام قعدہ اولیٰ میں سے التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے یا قعدہ اخیرہ میں مقتدی سے پہلے امام درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے یا مقتدی سے پیشتر قنوت سے فارغ ہو کر رکوع کر دے تو اب مقتدی ان کو پورا کرے یا چھوڑ کر امام کی متابعت کرے اسی طرح تسبیحات رکوع و سجود سے اگر امام پہلے فارغ ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج : تشہد کو پورا کر کے امام کی تابعداری کرے اور تسبیحات کو چھوڑ دے اور دعائے قنوت کو پورا کرے اگر رکوع پا سکتا ہے ورنہ چھوڑ دے۔ (عالمگیری)

س : مقتدی کتنے قسم کے ہوتے ہیں ؟

ج : چار قسم، ۱۔ مدرک، ۲۔ لاحق، ۳۔ مسبوق، ۴۔ مسبوق لاحق۔ مدرک وہ ہے جس نے پوری نماز اوّل سے آخر تک امام کے ساتھ ادا کی، اور لاحق وہ ہے جس کی کل یا بعض رکعت بعد اقتدا، تحریمہ کے کسی عذر سے فوت ہو جائیں۔ (۳) اور مسبوق وہ ہے جس کی اقتدا، سے پہلے امام سب یا بعض رکعتیں پڑھ چکا ہو اور یہ آخر رکعت کے رکوع کے بعد یا پہلی یا دوسری رکعت میں ملا ہو (۴) مسبوق لاحق وہ ہے کہ جو مثلاً دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہوا اور پھر تیسری یا چوتھی رکعت میں سو گیا یا حدث ہو گیا اور امام کے دو رکن ادا کرنے یا پوری نماز ادا کرنے کے بعد بیدار ہوا یا وضو سے فارغ ہوا۔ (درمختار، شامی)۔ س : مسبوق اپنی بقیہ نماز کس طرح ادا کرے ؟

ج : جس طرح گئی ہے اسی طرح ادا کرے۔ مثلاً ظہر کی نماز میں مسبوق نے چوتھی رکعت امام

(بقیہ صفحہ ۱۱۳) کیا تھا تو ایسی صورت میں اگر پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ خواہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام ہی کیوں نہ پھیر دیا ہو۔ (عالمگیری)

[۱] تکبیرات تشریق کہنا کہ نویں تاریخ ذی الحجہ کی صبح سے بعد ہر فرض نماز کے مقتدی اور امام سب اسی طرح پڑھیں: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ تیرہویں تاریخ کی عصر تک۔ ۱۲

کے ساتھ پائی تو اب بعد سلام امام کے ان تینوں رکعتوں کو جو فوت ہوئی ہے اس طرح ادا کرے کہ اوّل رکعت میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰہ اور اَلْحَمْدُ شریف اور سورۃ پڑھ کر رکوع کرے اور پھر قومہ کرے اور دونوں سجدوں کے بعد تشہد کے لئے بیٹھے، کیونکہ تشہد دو رکعتوں کے بعد ہوتا ہے پس تشہد کے حق میں ایک رکعت جو امام کے ساتھ ادا کی وہ اور ایک یہ جو بعد امام کے ادا کی لے لی گئی ہے پھر تشہد کے بعد دوسری رکعت کو کھڑا ہو اس میں بھی قرارت پڑھے مگر تشہد کے لئے نہ بیٹھے تیسری رکعت کو کھڑا ہو جائے اور یہ تیسری جو مع رکعت امام کے چوتھی ہے خالی پڑھے یعنی دو بھری ایک خالی۔ (درمختار)

س: لاحق اپنی نماز کو کس طرح ادا کرے ؟

ج: بروقت بے داری اس رکن کو کہ جس میں اس کا امام موجود ہے اپنی ترتیب نماز چھوڑ کر نہ مل جائے، بلکہ اسی ترتیب سے ادا کرے جس طرح امام ادا کر گیا ہے۔ مثلاً یہ پہلی رکعت کے سجدے میں سو گیا یا حدث ہو جا گئے اور وضو سے فارغ ہونے تک امام دوسری رکعت کے قعدہ میں جا پہنچا تو اب یہ سجدہ دوبارہ ادا کر کے پھر تمام ارکان بالترتیب ادا کرے، گو اس کا امام آگے بڑھتا جائے، یہاں تک کہ امام نماز سے باہر ہو جائے تب بھی یہ لاحق اپنی ترتیب نہ چھوڑے بلکہ اپنی ترتیب کے ساتھ امام کی پیروی کئے جائے، اسی کا نام اقتدار ہے اس لئے کہ لاحق مثل مدرک کے ہے، یعنی نہ تو فوت شدہ رکعتوں میں قرارت پڑھے گا اور نہ سجدہ سہو اپنے سہو سے کرے گا۔ (درمختار)

س: مسبوق لاحق اپنی نماز کس طرح ادا کرے ؟

ج: مسبوق لاحق پہلے اپنی اس رکعت کو ادا کرے جو اقتدار کی حالت میں فوت ہوئی پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اقتدار سے پہلے فوت ہوئی ہے۔ مثلاً دوسری رکعت میں اس نماز کی جو چار رکعت والی ہے ایک شخص آکر ملا اور تیسری رکعت میں اس کو حدث ہو گیا یا سو گیا تو اب بعد وضو یا بے داری پہلے تیسری رکعت کو بلا قرارت ادا کرے، اگر امام اس کو اخیر قعدہ تک مل جائے تو خیر ورنہ سب ارکان جو اس کا امام کر گیا ہے اخیر قعدہ تک یہ بھی تبعاً ادا کرے، بعد ادائیگی قعدہ اخیرہ دو رکعت جو اقتدا سے پہلے فوت ہوئی اس کو ادا کرے اس رکعت میں بحالت مسبوق سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اَعُوْذُ، بِسْمِ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ شریف اور سورۃ سب پڑھے، اس رکعت میں جس میں مسبوق ہے قرأت کے حکم میں منفرد کے مانند ہے اور ان رکعتوں میں جس میں لاحق تھا حکماً امام کے پیچھے ہے، اس لئے نہیں پڑھے گا مقدار قرأت خاموش رہے۔ (عالمگیری)

س: مسبوق اگر امام کے سلام سے پہلے کھڑا ہو کر اپنی بقیہ نماز ادا کرے تو کیسا ؟

Marfat.com

ج: اگر امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پیشتر یہ قیام یا قرأت سے فارغ ہوجائیگا تو عذر اور بلا عذر نماز فاسد ہوگی اور اگر قدرے تشہد بیٹھنے کے بعد بلا عذر سلام سے پہلے کھڑا ہوگیا تو نماز تو ہوجائیگی مگر مکروہ تحریمی ہوگی، ہاں اگر عذر کے ساتھ قعدہ کے بعد قبل از سلام امام کھڑا ہوگیا تو جائز ہے۔ (شامی، عالمگیری)

س: وہ عذر کیا ہیں کہ جن کے سبب سے مسبوق مقتدی کو امام کے سلام سے پہلے کھڑا ہونا اور اپنی بقیہ نماز کو ادا کرنا جائز ہے بشرطیکہ قدر تشہد امام کے ساتھ بیٹھ گیا ہو؟

ج: وہ یہ ہیں ۱۔ خوف بے وضو ہوجانے کا، ۲۔ خوف وقت[1] کے جاتے رہنے کا، ۳۔ وقت پورا ہوجانے مدت مسح کا، ۴۔ خوف گزرنے آدمیوں کا اس کے سامنے سے۔ (درمختار)

س: اگر مسبوق عذرات مذکورہ میں سے کسی عذر کے ساتھ بقدر تشہد بیٹھ کر اپنی بقیہ نماز کے لئے کھڑا ہوگیا اور پھر معلوم ہوا کہ امام نے سجدہ کیا تو اب اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج: مسبوق نے اپنی نماز کا سجدہ نہیں کیا ہے عود کر کے امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہوجائے اور اگر سجدہ سے اپنی رکعت کو مقید کر لیا ہے تو اپنی نماز کے اخیر میں سجدۂ سہو اپنے امام کا ادا کرے اور یہ حکم نماز کے اخیر میں سجدۂ سہو کرنے کا استحساناً دیا گیا ہے۔ (تنویر، درمختار)

س: اگر امام کے ذمہ سجدۂ صلبی[2] اور سجدۂ تلاوت ہو اور مسبوق کو بعد کھڑے ہونے کے معلوم ہو تو کیا کرے؟ ج: اب اس وقت بھی جب تک اپنی رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے عود کر کے امام کی متابعت کرے یعنی امام کے ساتھ سجدۂ صلبی اور سجدۂ تلاوت معہ سجدۂ سہو کے ادا کرے پھر اپنی نماز پڑھے اور اگر عود نہ کرے گا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا ہے تو خواہ عود کرے یا نہ کرے دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہوجائے گی۔ (عالمگیری)

س: اگر مسبوق نے امام کے ساتھ یا امام سے پہلے سہواً سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

ج: اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

س: اگر مسبوق کا امام پانچویں رکعت کیلئے کھڑا ہوا اور مسبوق نے اس کا اتباع کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر امام اخیر قعدہ کر کے کھڑا ہوا ہے تب تو مسبوق کی نماز فاسد ہوجائے گی اس لئے کہ مسبوق نے علیحدہ ہوجانے کے موقع میں اقتدا کیا اور اگر امام نے قعدۂ اخیرہ نہیں کیا تو نماز مسبوق

---

[1] مطلق وقت کے جاتے رہنے کا خوف معذور کے حق میں عذر ہے کہ اس کے واسطے وقت کا جانا ناقص وضو ہے اور غیر معذور کے حق میں صرف وقت فجر اور جمعہ اور عیدین جانے کا خوف ہے نہ مطلق وقت کے جانے کا خوف۔ (درمختار، عالمگیری)۔ [2] سجدہ صلبی نماز کے سجدہ کو کہتے ہیں جو نمازوں کے اندر رہتا ہے۔

Marfat.com

کی اس وقت تک فاسد نہ ہوگی جب تک امام سجدہ پانچویں رکعت کا نہ کرے بعد پانچویں رکعت کے سجدہ کے مسبوق اور کل مقتدیوں کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

س: مسبوق کو بعد سلام امام کے کس وقت اپنی بقیہ نماز پڑھنے کے لئے اٹھنا چاہئے ؟

ج: جب امام دونوں طرف سلام پھیر دے اور یہ معلوم ہوجائے کہ اب امام کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں۔ (عالمگیری) س: مسبوق بعد تشہد پڑھنے کے امام کے سلام پھیرنے تک کیا کرے ؟

ج: مسبوق کو لازم ہے کہ امام کے قعدہ اخیرہ میں اس طرح تشہد پڑھے کہ امام کے سلام کے قریب فارغ ہو، اور اگر امام سے پہلے تشہد پڑھ لے تو صرف اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی تکرار کیا کیا کرے۔ (عالمگیری) س: مسبوق دوسری رکعت میں اس وقت شریک ہوا جب کہ امام جہر سے قرأت پڑھ رہا ہے تو اب اس کو ثنا یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنا چاہئے یا نہیں ؟

ج: نہیں، اس لئے کہ قرآن سُننا واجب ہے اور ثنا کا پڑھنا سنّت ہے تو واجب کے مقابلہ میں اس کو ترک کرے، اسی طرح وہ شخص بھی کہ جو اوّل ہی بروقت پڑھنے قرأت کے شریک ہوا ہو تو ترک کرے۔ (عالمگیری، کبیری)

س: یہ حکم تو جہری نماز کا ہوا اور اگر سرّی نماز میں مسبوق دوسری رکعت میں شریک ہو تو بھی ثناء پڑھے یا نہیں ؟

ج: بہتر یہ ہے کہ اس وقت بھی نہ پڑھے جب کہ شریک ہوا ہے اور جب اپنی رکعت پڑھے اس وقت بھی نہ پڑھے۔ (کبیری)

س: مسبوق اگر امام کو رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں پاوے تو بھی ثناء پڑھے یا نہیں ؟

ج: اگر اس کو ظن غالب ہو کہ میں ثناء پڑھ کر رکوع یا سجدہ میں ضرور مل جاؤں گا تب تو پڑھ کر شریک ہو ورنہ ثناء کو ترک کر کے رکوع میں شریک ہوجائے اور اگر مسبوق نے قعدہ میں امام کو پایا تو بھی قعدہ میں بغیر ثناء پڑھے مل جائے۔ (عالمگیری)

س: اگر امام کو نماز میں حدث ہوجائے تو کیا کیا جاوے ؟

ج: فوراً ہٹ کر اسی رکن میں اپنا خلیفہ مقرر کرے اور ہٹنے کی صورت یہ ہے کہ جھکا ہوا ناک پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنی جگہ سے علیحدہ ہو تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ امام کی نکسیر پھوٹی ہے۔ (عالمگیری)

س: خلیفہ کو اگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ امام کس رکن کو چھوڑ کر چلا ہے اور مجھ کو اس کی جگہ کون سا رکن ادا کرنا چاہئے تو امام اپنے خلیفہ کو کس طرح اس وقت میں ہدایت کرے ؟

ج : امام پہلی صف میں سے ایسے شخص کو جو ابتدا ر سے صلاحیت امام ہونے کی ہو اور مسائل خلیفہ ہونے کے جانتا ہو طلب کرکے ہر ایک مقام کی علیحدہ علیحدہ ہدایت کرے، مثلاً اگر قراءت چھوٹی ہے تو مُنہ پر ہاتھ رکھ دے اور اگر ایک رکعت رہی ہے تو ایک انگلی اُٹھائے اور دو رکعت رہی ہیں تو دو اور اگر تین رکعت رہی ہیں تو تین انگلیاں اُٹھائے اور اگر رکوع رہا ہے تو گھٹنو پر ہاتھ رکھ دے اور سجدہ رہا ہے تو پیشانی پر اور سجدۂ تلاوت چھوٹا ہے تو پیشانی پر اور زبان پر انگلی رکھ دے، اور اگر سجدۂ سہو باقی ہے تو دل پر ہاتھ رکھ دے اور جب خلیفہ کو حال معلوم ہو تو پھر اشاروں کے ساتھ ہدایت کی کوئی ضرورت نہیں۔

س : کیا خلیفہ کے پیچھے امام پھر اپنی اسی نماز کو پڑھ سکتا ہے ؟

ج : ہاں بعد فراغت وضو پڑھ سکتا ہے اس کو بنا کہتے ہیں۔

س : کیا بنا منفرد اور مقتدی کو بھی درست ہے ؟

ج : ہاں، مگر منفرد کو افضل بنا سے از سرِ نو نماز پڑھنا ہے اور امام کو اور مقتدی کو افضل بنا ہے اس لئے کہ مقتدی اگر بنا نہ کرے گا تو جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا (عالمگیری)

س : کیا بنا کرنے کے لئے کچھ شرطیں ہیں ؟

ج : ہاں، وہ شرطیں یہ ہیں: ۱۔ ایسا حدث ہو کہ جو موجب وضو ہو اور اس میں اس کا اختیار بھی ہو، ۲۔ نمازی کے بدن سے حدث کا ہونا، اگر خارج سے بدن پر مانع صلوٰۃ نجاست آلگے تو بنا درست نہیں، ۳۔ حدث کثیر الوقوع ہونا نادر الوقوع نہ ہو جیسے کہ یہ حدث نادر الوقوع ہے اس پر بنا درست نہیں، ۴۔ نمازی کا حدث کی حالت میں کسی رکن کا ادا نہ کرنا ہے یا بقدر ادائے رکن نماز میں ٹھہرنا یہاں تک کہ اگر سجدہ میں حدث ہوا اور بقصد ادا سر اُٹھالیا ہے تو نماز فاسد ہوگی، ۵۔ چلنے کی حالت میں کوئی رکن نہ ادا کرے، مثلاً جب وضو کو گیا پھر لوٹنے کے وقت قرأت پڑھتا ہوا آیا تو بنا درست نہیں، ۶۔ کوئی کام نماز سے مخالف نہ کرے، مثلاً کھانا کھالے گا یا پانی پی لے گا یا اور کوئی حرکت مانع صلوٰۃ کر بیٹھے گا تو نماز ٹوٹ جائے گی اور بنا صحیح نہ ہوگی۔ ۷۔ بلا ضرورت نہ چلے، مثلاً وضو کے لئے پانی پاس کے ہوتے ہوئے دُور چلا جائے اس صورت میں بھی بنا نہ ہوگی، ۸۔ بلا عذر دیر نہ لگائے، ۹۔ کوئی حدث پہلا ظاہر نہ ہو جائے، اگر اس وقت کوئی اور حدث پہلا[2] ظاہر ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اسی طرح نماز فائتہ کا یاد آنا پہلے

---

[1] امام اور مقتدی کو بنا اسی وقت افضل ہے جب کہ اس جماعت کے سوا دوسری جماعت نہ مل سکے اگر دوسری جماعت مل سکے تو ان کے لئے بھی استیناف یعنی از سرِ نو افضل ہے [2] یعنی وضو کرنے گیا تھا کہ اثنائے وضو میں موزہ کی مدت مسح

صاحب ترتیب کو۔ ۱۰۔ امام اور مقتدی کے درمیان آڑ نہ ہو۔ (عالمگیری)

س : اگر کسی امام کی امامت سے قوم ناخوش ہو تو اس امام کو بحالتِ ناخوشی قوم کی امامت کرنا کیسا ؟۔ ج : اگر قوم کی ناخوشی امر شرعی کے سبب ہے تو امامت مکروہ تحریمی ہے اور اگر کسی امر دنیاوی کی وجہ سے ہو تو معتبر نہیں۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س : اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان کسی نماز کے رکن کے ادا ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف ہو، مثلاً قوم کہے کہ تین رکعت پڑھی گئی ہیں اور امام کہے کہ چار، تو کس کا قول معتبر ہے ؟۔

ج : اگر امام کو چار رکعت ہونے کا یقین ہے تو امام کا ہی قول معتبر ہے قوم کے کہنے سے نماز کا اعادہ نہ ہوگا اور اگر امام کو شک ہو تو پھر مقتدیوں کا قول معتبر ہوگا اور وہ نماز پھر سے پڑھائی جائیگی (عالمگیری)

س : اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو بعض کہیں تین رکعت پڑھی ہیں اور بعض چار تو اب کیا کیا جائے ؟۔

ج : اس صورت میں جس فریق کے ساتھ امام ہوگا، اسی کا قول معتبر ہے خواہ ایک ہی آدمی کے ساتھ امام ہو۔

س : اگر ایک شخص کو مقتدیوں میں سے یقین ہے کہ تین رکعت ہوئی ہیں اور ایک کو یقین ہے کہ چار رکعت اور امام اور باقی مقتدیوں کو شک ہے تو اب کیا کیا جائے ؟

ج : کچھ بھی نہ کیا جائے اسی نماز پر رہیں جو پڑھ لی گئی ہے البتہ اس مقتدی پر جس کو تین رکعت ہونے کا یقین ہے لازم ہے کہ اپنی نماز کا اعادہ کرے۔ (عالمگیری)

س : ایک مقتدی کو یقین ہے کہ امام نے تین رکعت پڑھی ہیں اور باقی قوم اور امام کو شک ہے تو کیا کیا جائے ؟۔

ج : اس صورت میں ایک مقتدی کے یقین پر اور اس کی مخالفت پیدا نہ ہونے پر احتیاطاً نماز کا اعادہ کریں۔ (عالمگیری)

س : ایک شخص کو ایک رکعت امام کے ساتھ ملی آیا یہ شخص جماعت سے نماز پڑھنے والا ہوا یا نہیں ؟

---

(بقیہ ص ۱۱۸) ختم ہوگئی یا صاحب عذر تھا اور وضو کرتے ہوئے وقت نکل گیا تو ان صورتوں میں حضرت سابق ظاہر ہونے کی وجہ میں نہیں بنا کر سکتا از سر نو نماز پڑھے ۔ ۱؎ یعنی وضو کرنے کے بعد یہ مقتدی اسی مقام سے اقتدار کرے بشرطیکہ امام اور اس کے درمیان کوئی آڑ نہ ہو جو جواز اقتدار کے لئے مانع ہو ورنہ امام کے پاس آکر اقتدار کرے اور مقتدی کے وضو کرنے تک امام فارغ ہو گیا تو اسی مقام پر پڑھے عود نہ کرے ۱۲۔ (عالمگیری)

Marfat.com

ج : یہ شخص بالاتفاق جماعت سے نماز پڑھنے والا نہیں ہے۔ جماعت سے ثواب پانے والا ہے خواہ ۲ دو رکعت والے فرض میں سے ایک رکعت ملی ہو یا تین یا چار رکعت والے فرض سے، ہاں اگر ایک شخص نے تین رکعت جماعت سے پڑھیں اور ایک رکعت اس کی فوت ہوئی تو یہ شخص بالاتفاق جماعت سے نماز پڑھنے والا ہے۔ (عالمگیری)

سوال : جماعت میں رکعت کا پانے والا کب تک ہو سکتا ہے ؟

جواب : جب تک امام رکوع سے سر نہ اُٹھائے اگر مقتدی کے جُھکنے سے پہلے امام نے سر اُٹھایا تو رکعت پانے والا نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

س : ایک شخص فرض نماز علیحدہ ادا کر رہا تھا اتنے میں جماعت اسی فرض کی کھڑی ہو گئی، اب اس کو کیا کرنا چاہیئے ؟

ج : اگر یہ فرض فجر اور مغرب کے ہیں تو ان کو توڑ کر جماعت سے نماز پڑھے بشرطیکہ دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو پھر ان فرضوں کو نہ توڑے انھیں کو پورا کرے۔ (عالمگیری)

س : اگر ایسا اتفاق ظہر اور عصر اور عشاء کے فرضوں میں واقع ہو تو کیا کرے ؟

ج : ان فرضوں میں اوّل رکعت کے سجدہ سے پہلے ان کو قطع کر کے شریک جماعت ہو جاوے اور اگر دوسری رکعت میں ہے تو اس رکعت کو نہ توڑے۔ قعدہ کر کے سلام پھیر دے اور شریکِ جماعت ہو جائے تاکہ یہ دو رکعت نفل ہو جائیں اور فرض جماعت کے ساتھ ادا ہو جائیں اور اگر ظہر وغیرہ کے فرض نماز کی تیسری رکعت میں تھا کہ جماعت کھڑی ہو گئی تو تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلے تین رکعتوں کو توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر سجدہ تیسری رکعت کا بھی کر لیا ہے تو اب نماز کو اپنی نہ توڑے چاروں رکعت پوری کرے پھر اس کو اختیار ہے چاہے ظہر اور عشاء میں جماعت سے پڑھے چاہے نہ پڑھے۔ اگر جماعت سے نماز پڑھے گا تو نفل کا ثواب ملے گا کیونکہ فرض اس کے پہلے ہو چکے اور عصر اور مغرب اور فجر میں بصورت پڑھ لینے اپنی علیحدہ نماز فرض کے پھر جماعت سے نہ پڑھے گا اس لئے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل نہیں اور نمازِ مغرب کے بعد اگرچہ نفل کا وقت ہے مگر شرکت جماعت سے تین رکعت نفل کی ہوں گی اور تین رکعت نفل درست نہیں اس لئے مغرب میں بعد ادائیگی فرض شریکِ جماعت نہیں ہو سکتا۔

س : اگر کوئی سنّتیں پڑھ رہا ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو کیا حکم ہے ؟

Marfat.com

ج: سنتوں میں سے اگر ایسا اتفاق فجر کی سنت پڑھنے کی حالت میں ہو تو جب تک قعدۂ اخیرہ جماعت کے ملنے کی امید ہو اس وقت تک اس سنت کو قطع نہ کرے اور فجر کی سنت کے سوا اور سنتیں ہیں تو اب دیکھنا چاہیئے کہ پہلی دو رکعتوں کے پڑھنے کی حالت میں جماعت کھڑی ہوئی ہے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر دو پچھلی رکعتوں میں جماعت کھڑی ہوئی ہے تو خواہ تیسری رکعت ہو یا چوتھی چاروں رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے پھر شریک جماعت ہو۔ (کبیری، عالمگیری، شامی)۔ سوال: چار رکعت والی سنت کہ جس کو اوّل شفعہ میں قطع کی تھی اب بعد جماعت فرض کے دو رکعت قضا کرے یا چار رکعت؟

جواب: چار رکعت قضا کرے، دو رکعت کہ جس کو قطع کر کے شریک جماعت ہوا تھا علیحدہ نفل ہو جائیں گے، سنت ہونے کا حکم چار رکعت کے ساتھ ہی ہے۔ (درمختار، کبیری)

س: ایک شخص مسجد میں ایسے وقت داخل ہوا جب کہ جماعت فرض ہو رہی تھی اور سنتیں اس کے ذمے ہیں تو اب یہ شخص سنتوں کو کس طرح ادا کرے؟

ج: اگر اس شخص کے ذمے فجر کی سنت ہے تو پہلے اس سنت کو ادا کرے بشرطیکہ اس کو جماعت کا قعدۂ اخیرہ مل جانے کی امید ہو اور اگر یہ امید نہ ہو تو مجبوراً پھر ترک کر کے شریک جماعت ہو۔ یہ حکم مخصوص فجر کی سنت کے ساتھ ہی ہے اور اگر ظہر اور جمعہ کی سنت اس کے ذمے ہے تو ان سنتوں کو ایسے وقت جب کہ جماعت ہو رہی ہو شروع نہ کرے، اسی طرح جمعہ کے خطبہ کے وقت بھی سنت جمعہ نہ پڑھے بلکہ ان سنتوں کو بعد فرضوں کے پڑھے، سوائے فجر کی سنتوں کے۔ (درمختار)

س: بعد فرضوں کے پچھلی سنتوں سے پہلے پڑھے یا پیچھے؟

ج: پیچھے، مگر فجر کی سنت قضا ہونے کے بعد نہیں پڑھی جاتی ہے۔ (شامی)

س: اس کی کیا وجہ ہے کہ سنت ظہر اور جمعہ تو بعد جماعت کے قضا کرے اور فجر کی سنت قضا نہ کرے؟ ج: اس کی وجہ یہ ہے کہ سنت ظہر اور جمعہ کی ادائیگی کا وقت بعد جماعت کے موجود ہے اور فجر کی سنت کا وقت بعد جماعت کے بالاتفاق نہیں رہا تا طلوع آفتاب۔ ہاں اگر بعد طلوع آفتاب کے یہ سنت قضا پڑھے تو اس کو منع بھی نہ کیا جائے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بعد طلوع آفتاب اس سنت کا قضا پڑھنا بہتر ہے۔ (کبیری، عالمگیری، درمختار)

س: عصر اور عشاء کی سنتوں کا حال معلوم نہ ہوا کہ ان کو بھی قضا ہونے پر پڑھے یا نہیں؟

ج: ان سنتوں کی قضا نہیں، اس لئے کہ یہ سنتیں مؤکدہ نہیں ہیں۔ ظہر اور جمعہ کی مؤکدہ سنتیں

بھی وقت کے اندر قضا ہو سکتی ہیں بعد وقت کے ان کی بھی قضا نہیں۔ (کبیری، درمختار)

# باب (۱۴)، وتر اور سنّت مؤکّدہ اور غیر مؤکّدہ

س: وتر واجب ہے یا سنت اور اس کی کتنی رکعت ہیں؟

ج: واجب ہے اور یہ تین رکعت ہیں ایک سلام کے ساتھ اور یہ تین رکعتیں الحمد و سورہ کے ساتھ پڑھی جائیں گی۔ (درمختار)

س: وتر میں قنوت پڑھنا واجب ہے اس لئے اُسے کس وقت پڑھے؟

ج: تیسری رکعت میں جب کہ قرارت سے فارغ ہو جائے۔ (عالمگیری)

س: اگر وتر سہواً قضا ہو جائے تو قضا کرے یا نہیں؟

ج: اس کی قضا واجب ہے۔ (عالمگیری)

س: دعار قنوت بتا دیجئے جو وتر میں پڑھی جاتی ہے؟

ج: دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط اور اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو قنوت میں بجائے اس کے یہ دعا پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اور اگر اس کو بھی یاد نہ کر سکے تو تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا پڑھ لے۔ (عالمگیری)

س: مسبوق کس وقت قنوت پڑھے؟

ج: امام کے ساتھ قنوت پڑھے۔ اپنی باقی نماز نہ پڑھے۔ (عالمگیری)

س: یہ حکم تو اس مسبوق کا ہے جس کو قنوت امام کے ساتھ ملے اگر ایسا مسبوق ہے جس کو نہ ملے مثلاً وتر کی تیسری رکعت میں بحالت رکوع امام کے ساتھ ملا تو اب کس وقت پڑھے؟

ج: یہ شخص قنوت کسی بھی وقت نہ پڑھے، کیونکہ رکوع کی حالت میں شریک ہونے سے جب پوری رکعت کا پانے والا ہو چکا تو قنوت کا پانے والا بھی ہو گیا اب دوبارہ ادا کرتے وقت قنوت کی ضرورت نہیں۔ (درمختار)

س: اگر حنفی نے وتر شافعی کے پیچھے پڑھے اور امام نے اپنے مذہب کے موافق قومہ

میں قنوت پڑھی تو حنفی مقتدی کو کیا کرنا چاہیئے ؟

ج : اس کو بھی قومہ میں ہی بوجہ متابعت امام قنوت پڑھنی چاہیئے، بشرطیکہ امام نے وتر کی تین رکعت ایک سلام سے پڑھی ہوں۔ (عالمگیری)

س : اگر شافعی امام نے فجر کی نماز میں قنوت پڑھی تو حنفی مقتدی کو کیا کرنا چاہیئے ؟

ج : اس وقت حنفی مقتدی کو قنوت نہیں پڑھنا چاہیئے ہاتھوں کو چھوڑے خاموش کھڑا رہے۔ (عالمگیری، درمختار)

س : وتر میں کون سی سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے ؟

ج : پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کا پڑھنا مستحب ہے ورنہ جو یاد ہو پڑھے۔ (شامی)

س : اگر کسی کو دوسری رکعت وتر میں یقین ہوا کہ تیسری رکعت ہے اور اس نے قنوت پڑھ لی اور پھر معلوم ہوا کہ وہ رکعت دوسری تھی تو اب پھر تیسری رکعت میں دوبارہ قنوت پڑھے یا نہیں ؟

ج : بیشک دوبارہ پڑھے بلکہ اگر کسی کو ہر ایک رکعت میں وتر کی شک ہو کہ یہ تیسری ہے تو بھی سب میں قنوت پڑھے۔

س : مؤکدہ سنتیں کون سی ہیں ؟

ج : فجر کی ۲ دو سنت، ظہر جمعہ کے فرضوں سے پہلے چار سنت اور پھر بعد فرض ظہر کے ۲ دو سنت، اسی طرح بعد فرض جمعہ کے چار سنت، مغرب کے فرض کے بعد ۲ دو سنت، اور عشار کے فرض کے بعد ۲ دو سنت اور ۲۰ بیس رکعت تراویح کی رمضان میں یہ سب سات سنت مؤکدہ ہیں اگر کوئی ان کو بلا عذر ترک کرے گا تو گناہ گار ہوگا اور ان میں فجر کی سنت سب سے زیادہ مؤکدہ ہے چنانچہ بعض فقہار کے نزدیک وجوب کے مرتبہ کو پہنچی ہوئی ہے اس کے بعد مغرب کی سنت کا مرتبہ ہے، پھر ظہر اور جمعہ کی وہ سنت کہ جو فرضوں کے بعد کی ہیں پھر عشار کی وہ سنت جو فرض کے بعد کی ہے اس کے بعد ظہر اور جمعہ کی ان سنتوں کا مرتبہ ہے جو فرضوں سے پہلے ہیں (عالمگیری، تنویر)

س : ان سنتوں میں کوئی سنت ایسی بھی ہے کہ جس میں کسی سورۃ مخصوصہ کا پڑھنا سنت ہو ؟

ج : ہاں ہے اور وہ فجر کی سنت ہے کہ اس میں پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔ (عالمگیری)

س : چار رکعت والی سنتوں کو اگر ۲ دو سلاموں سے پڑھے تو بھی سنتیں شمار ہوں گی یا نہیں ؟

ج : ہرگز نہیں ان سنتوں کو ایک سلام ہی کے ساتھ پڑھے جب ہی سنت شمار ہونگی (عالمگیری)

Marfat.com

س : غیر مؤکدہ سنتیں جن کو نفل کہتے ہیں وہ کون سی ہیں ؟

ج : عصر سے پہلے چار رکعت، عشاء کے فرض سے پہلے چار رکعت دو رکعت سنت مؤکدہ عشاء کے بعد، چار رکعت ایک سلام سے مغرب کے فرض کے بعد، چھ رکعتیں جمعہ کی پچھلی مؤکدہ چار سنتوں کے بعد دو رکعت، یہ سب مستحب ہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

س : عصر سے پہلے اور عشاء کے پچھلے نفلوں کو اگر بجائے چار رکعت کے دو دو پڑھ لے تو کیسا؟

ج : درست ہے مگر افضل چار ہی ہیں۔ (عالمگیری)

س : جو سنتیں کہ فرضوں سے پہلے ہیں اگر ان کو پڑھ کر کسی ایسے کام میں مشغول ہو جائے کہ جو خلاف نماز ہے جیسے کھانا اور پینا اور دنیاوی کام بلا ضرورت کرنا تو کیا ان سنتوں میں کوئی نقصان آجاتا ہے؟ ج : ہاں نقصان آجاتا ہے بعض فقہا کے نزدیک سنت ہی باطل ہو جاتی ہے اور بعض کے نزدیک ثواب جاتا رہتا ہے اس کا بہت خیال رکھنا چاہئے اکثر لوگ اس میں مبتلا ہیں (عالمگیری، تنویر)

س : کیا مذکورہ نفلوں کے سوا اور بھی نوافل ہیں اگر ہیں تو کون کون سے؟

ج : ہاں علاوہ ان کے اور بہت سے نوافل ہیں اور وہ یہ ہیں: وتر کے بعد کے نفل تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، اشراق، چاشت، تہجد، سفر کے جاتے وقت، سفر سے واپسی کے وقت، صلوٰۃ التسبیح، نماز استخارہ، نماز حاجت، نماز حفظ الایمان، نماز آسانی ضغطۂ قبر، نماز آسانی سوال منکر نکیر، نماز ہر مہینے کی، ہر ہفتہ کی وغیرہ وغیرہ۔

س : بعد وتر کتنے نفل پڑھے اور ان میں کون سی سورتوں کا پڑھنا افضل ہے؟

ج : دو رکعت ہیں: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کو رات کا اٹھنا گراں ہو اس سے کہو کہ دو رکعت نفل بعد کے پڑھے، اگر رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے تو فبہا ورنہ دو رکعت نفل بعد وتر اس کو تہجد سے کافی ہوں گی۔ (مشکوٰۃ)

س : اس میں کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟

ج : ہاں مستحب ہے، پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا کا پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورۃ کافرون کا پڑھنا۔ (مشکوٰۃ)

س : تحیۃ الوضو کی کتنی رکعتیں ہیں؟ ان میں کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟

ج : دو رکعت ہیں، اوّل رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص اسی طرح غسل کے بعد بھی دو رکعت کا پڑھنا مستحب ہے اور تحیۃ الوضو کے پڑھنے کا ثواب اس وقت تک ہے

Marfat.com

جب تک اعضاء وضو کے پانی سے خشک نہ ہوں۔ (درمختار، شامی)

س: تحیۃ المسجد کی کئے رکعت ہیں، ان میں کوئی خاص سورۃ پڑھنا مستحب ہے؟

ج: اس کی دو رکعت ہیں اور اس میں کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب نہیں جو چاہے وہ پڑھے، افضل یہ ہے کہ ان رکعتوں کو مسجد میں جاتے ہی بیٹھنے سے پہلے پڑھ لے اور اگر بھول وغیرہ سے بیٹھنے کے بعد بھی پڑھ لے تو درست[1] ہے۔ (درمختار، شامی)

س: اشراق کی کتنی رکعت ہیں، اور کیا کوئی خاص سورۃ ان میں پڑھنا افضل ہے؟

ج: اشراق کی دو رکعت بھی ہیں اور چار رکعت بھی۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین بار، سورۂ اخلاص سات بار اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے والشمس اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور قل ہو اللہ تین بار پڑھنا افضل ہے۔ اس کے ثواب کی انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے کہ اے بندے اب تو از سرِ نو عمل کر۔ (غنیۃ الطالبین)

س: اشراق کی نماز کا ثواب بھی بتا دیجئے؟

ج: حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی ادا کرے نماز فجر جماعت سے اور پھر بیٹھا رہے اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے، طلوعِ آفتاب تک پھر پڑھے، دو رکعت تو اس کے لئے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے اور تمام گناہ اس کے بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ برابر کفِ دریا کے ہوں اور اگر چار پڑھے تو شام تک کفایت کرتا ہے اللہ پاک اس کو تمام آفتوں اور شروں اور تقصیروں سے۔ (شرح سفر السعادت، غنیۃ الطالبین)

س: چاشت کی کتنی رکعت ہیں اور اس کا ثواب کیا ہے؟

ج: چاشت کی چار رکعت بھی ہیں اور بارہ رکعت بھی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی بارہ رکعتیں ضحیٰ یعنی چاشت کی پڑھے گا اس کے لئے جنت میں سونے کا محل تیار ہوگا اور رفع افلاس کے لئے بھی یہ نماز مجربات سے ہے۔ (مشکوٰۃ شرح سفر السعادت)

س: تہجد کی کتنی رکعت ہیں؟

ج: کمتر رکعت تہجد کی دو ہیں اور اوسط چار اور زیادہ بارہ رکعت ہیں۔ (عالمگیری، مالابدمنہ)

س: تہجد میں کون کون سی سورتیں پڑھنا بہتر ہیں؟

---

[1] اگر کوئی بوجہ تحیۃ المسجد نہ پڑھ سکے تو چار مرتبہ سبحان اللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے۔ ۱۲

ج: سورۂ بقر، سورۂ آل عمران، سورہ نساء، سورۂ مائدہ، سورۂ جمعہ، سورۂ یٰسین، سورۂ اخلاص، سورۂ مزمل کا پڑھنا بہتر ہے، سورۂ اخلاص کے پڑھنے کا ایک خاص طریقہ جو مشائخ عظام سے منقول ہے وہ یہ ہے کہ اوّل رکعت میں بارہ مرتبہ، دوسری میں گیارہ مرتبہ، اسی طرح ہر ایک رکعت میں ایک قُلْ هُوَاللّٰهُ کم کرتا جائے آخیر میں ایک قل ہو اللہ پڑھ کر نماز کو ختم کر دے۔ (تفسیر عزیزی)

س: سفر میں جاتے وقت کے رکعت پڑھے؟ اور اس کا ثواب کیا ہے؟

ج: دو۲ رکعت پڑھے پھر سفر کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی نے اپنے گھر والوں میں دو۲ رکعتوں سے بہتر نائب نہیں چھوڑا جن کو وہ سفر کے ارادہ کے وقت اپنے گھر والوں میں پڑھتا ہے۔

س: سفر سے واپسی کے وقت کے رکعت پڑھے؟

ج: دو۲ رکعت پڑھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے، نہ رات میں۔ اور تشریف لاتے ہی مسجد میں قدم رنجہ فرما کر دو رکعتیں پڑھتے اور بیٹھ جاتے۔ (شامی)

س: صلوٰۃ تسبیح کی کے رکعت ہیں اور یہ کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

ج: چار رکعت ہیں ایک سلام کے ساتھ۔ اور یہ نماز اسی طرح پڑھی جاتی ہے کہ اول رکعت میں ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ کر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ پھر اعوذ، بسم اللہ، الحمد، اور سورۃ پڑھ کر دس بار پھر اسی کلمہ کو پڑھیں پھر رکوع کرے اور رکوع میں بھی دس بار اسی کو پڑھے پھر قومہ میں دس بار، سجدہ میں دس بار، پھر جلسہ میں دس بار پھر دوسرے سجدہ میں دس بار اسی طرح چار رکعتوں میں پچھتّر پچھتّر بار پڑھے، کل تین سو کلمے ہو جائیں گے (عالمگیری)

س: کیا اس نماز میں بھی سورتیں معین ہیں؟ اور اس کو کس وقت پڑھنا افضل ہے؟

ج: ہاں ہیں۔ پہلی رکعت میں اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور دوسری میں وَالْعَصْرِ تیسری میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھی میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ۔ اور ایک روایت کے موافق پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ دوسری میں وَالْعٰدِيٰتِ تیسری میں اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ چوتھی میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور اس نماز کا ظہر سے پہلے پڑھنا افضل ہے اور یوں جب چاہے پڑھے خواہ رات کو خواہ دن کو سوائے اوقات مکروہہ۔ (شامی، عالمگیری، حاشیہ مالابدمنہ)

س: اگر اس نماز میں سہو ہو جائے تو سجدہ سہو میں بھی تسبیح پڑھے یا نہیں؟

ج: سجدہ سہو میں نہ پڑھے اس لئے کہ تین سو سے زیادہ تسبیح کا پڑھنا اس نماز میں نہیں۔ (شامی)

Marfat.com

سوال : اگر کوئی تسبیح کسی جگہ پڑھنا بھول گیا تو اب کیا کرے ؟

جواب : دوسرے بڑے رکن میں پڑھ لے، مثلاً رکوع میں بھول گیا تو قومہ میں نہ پڑھے، بلکہ سجدہ میں جاکر بیس ۲۰ مرتبہ تسبیح پڑھ لے اسی طرح اگر قیام میں بھول گیا تو رکوع میں پڑھ لے اوّل سجدہ میں بھول گیا تو دوسرے سجدہ میں پڑھ لے۔ (شامی)

س : رکوع اور سجدہ میں پہلے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے یا اس تسبیح کو پڑھے ؟ ج : سبحان ربی العظیم رکوع میں پڑھے یا تسبیح پڑھے، اسی طرح سجدہ میں پہلے سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر اس کو پڑھنا چاہئے۔ (شامی)

س : کیا اس نماز میں التحیات سے پیچھے سلام کے پہلے اور کچھ دعا پڑھی جاتی ہے ؟

ج : ہاں پڑھی جاتی ہے اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَ اَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَھْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَةِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلاً اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَكَ خَالِقَ النُّوْرِ ۔

س : اس نماز کا ثواب بھی بتا دیجئے ؟

ج : اس نماز کے سبب سے نمازی کے تمام گناہ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، دانستہ اور نادانستہ، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر سب بخش دیئے جاتے ہیں اس نماز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے چچا کو سکھایا تھا اور بعد بیان فرمانے فضائل مذکورہ کے اخیر میں یہ بھی فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ کفِ سمندر کے برابر ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا۔ (غایۃ الاذکار، کبیری)

س : نماز استخارہ کی کے رکعت ہیں، کب اور کس طرح پڑھے ؟

ج : دو رکعت ہیں۔ جب کوئی مہم پیش آوے اور اس کے کرنے اور نہ کرنے میں متردد ہو تو تازہ وضو کرکے دو رکعت پڑھے، اوّل رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں قل ھو اللہ پڑھے، بعد ختم نماز کے یہ دعا استخارہ کی پڑھے اور اس کے اوّل و آخر الحمد و درود شریف پڑھے :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ

Marfat.com

وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ ۔

بروقت کہتے لفظ ہذا الامر کے اپنے کام کو دل میں یاد کرے یا زبان سے بجائے ہذا الامر کے اپنے مدّعا کو ظاہر کردے۔ صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سب کاموں میں استخارہ کی تعلیم فرمایا کرتے تھے، جیسے قرآن شریف کی سورۃ سکھایا کرتے تھے۔[1] (شامی، حص حصین، مالابدمنہ)

س: نمازِ حاجت کی کے رکعت ہیں، ان کو کب اور کس طرح پڑھے؟

ج: دو رکعت بھی ہیں اور چار بھی۔ بعد عشاء کے اس طرح پڑھے کہ اوّل رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی تین بار اور باقی رکعتوں میں بعد الحمد کے قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب النّاس ایک ایک بار پڑھے اور بعد ختم نماز حمد و صلوٰۃ پڑھ کر اس دعا کو پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس کو کوئی حاجت خدائے تعالےٰ یا کسی بندہ سے ہو تو چاہیے کہ اس نماز کو بترکیب مذکورہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس کی حاجت روا ہوگی۔ (شامی، درمختار، ترمذی)

س: نماز استخارہ اور نماز حاجت میں کیا فرق ہے؟

ج: نماز استخارہ حاجت آئندہ کے لئے ہے اور یہ نماز حاجت موجودہ کیلئے۔ (غایۃ الاوطار)

س: نماز حفظ الایمان کی کے رکعت ہیں۔ کس طرح اور کب پڑھے؟

ج: دو رکعت ہیں۔ بعد مغرب اس طرح پڑھے کہ اوّل رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ شریف سات مرتبہ اور سورۂ فلق ایک مرتبہ اور دوسری رکعت میں سات مرتبہ قل ہو اللہ اور ایک مرتبہ قل

---

[1] بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ استخارہ کرے پھر جو قلب میں آکر پڑھے اسی میں بہتری ہے۔ بعض مشائخ سے مسموع ہے اس دعا کو پڑھ کر باوضو قبلہ رُخ ہو کر سو جائے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھے کہ اس میں بہتری ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو اس کام میں بھلائی نہیں، اجتناب کرے۔ (شامی)

Marfat.com

اعوذ برب الناس پڑھے، بعد ختم نماز کے سجدہ میں جاکر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ یہ حفاظت ایمان کے لئے ہے اس نماز کے پڑھنے والے کا ایمان دنیا سے سلامت جائے گا۔

س: ضغطہ قبر کی آسانی کے لئے کے رکعتیں ہیں۔ کب اور کس طرح پڑھے؟

ج: ۲ دو رکعت ہیں، یہ جمعہ کی رات میں اسی طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف پندرہ مرتبہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ کے پاس کوئی چیز ایسی بھی ہے کہ جس سے قبر کے عذاب میں آسانی ہو؟ آپ نے یہ نماز تعلیم فرمائی (راحت القلوب)

س: منکر اور نکیر کے سوال سے بے خوف کرنے والی کون سی نماز ہے؟

ج: وہ نماز یہ ہے کہ جمعہ کی رات میں ۲ دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ پچاس مرتبہ پڑھے۔ (راحت القلوب)

س: ہر مہینے کی نفل نمازوں میں پہلی محرم شریف کی نفلیں مع فضائل بیان کیجئے، اس لئے کہ اس مہینہ سے سال شروع ہوتا ہے؟

ج: اس ماہ محرم میں اوّل نو چاند رات کو ہی ۲ دو رکعت نفل جو حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے کہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ اس نماز کا بھی ثواب بہت ہے۔ ایک نماز اور بڑی فضیلت حاصل کرنے والی اسی رات میں ہے جس کو حضرت قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے اوراد میں لکھا دیکھا وہ بھی دو ہی رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ یٰسین ایک ایک مرتبہ پڑھے، دوسری روایت میں چھ رکعتیں آئی ہیں، ہر ایک رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ دس دس مرتبہ قل ھو اللہ شریف پڑھے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک بہشت میں ۲ دو ہزار محل عطا فرمائے گا ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہوں گے، ہر دروازے پر ایک تخت زبرجد منبر کا ہوگا اس تخت پر حور بیٹھی ہوگی اور چھ ہزار برائیاں اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں اور چھ ہزار نیکیاں اس نمازی کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں پھر اوّل روز ۲ دو رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں بعد الحمد شریف تین مرتبہ قل ھو اللہ شریف پڑھے، بعد سلام ہاتھ اٹھا کر اس دعا کو پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ ھٰذِہٖ سُنَّةٌ جَدِیْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِیْھَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَالْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَّمِنَ الْبَلَایَا وَالْاٰفَاتِ وَاَسْئَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ

اَلْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَاَسْئَلُكَ الْاَشْغَالَ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ يَا بَرُّ يَا رَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔
اس نماز کو جو کوئی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دو فرشتہ موکل کرے گا تاکہ وہ مدد کریں اس کے کاروبار میں اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس میں ناامید ہوا اس شخص سے تمام سال کو۔ (راحت القلوب، خواہر غیبی)۔

س: عاشورہ کی رات کی نماز بھی بتلا دیجئے؟۔

ج: اس رات میں بہت نمازیں آئی ہیں، دو رکعت روشنی قبر کے لئے اسی رات پڑھی جاتی ہیں اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے تین تین بار قل ہواللہ پڑھے، جو کوئی اس نماز کو اس رات میں بترکیب مذکورہ ادا کرے گا حق تعالیٰ قیامت تک اس کی قبر کو روشن رکھے گا۔ ایک نماز نفل چار رکعت کے ساتھ اسی رات عاشورہ میں پڑھی جاتی ہیں۔ اسی میں ہر رکعت میں بعد الحمد شریف سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ پچاس برس کے گناہ پچھلے سال کے اور پچاس برس آئندہ سال کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ (جواہر غیبی)

س: دسویں تاریخ ماہ محرم یعنی عاشورہ کے دن کی نفلیں بھی بتلا دیجئے؟

ج: یہ دن بھی عبادت کا ہے، مگر مختصر سی نفلیں بتائی جاتی ہیں جو کوئی چھ رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں یہ چھ سورتیں پڑھے یعنی والشمس، انا انزلنا، اذا زلزلت الارض، قل ہواللہ، فلق، ناس، بعد نماز کے فارغ ہونے کے سجدہ میں جا کر قل یا ایہا الکفرون پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کرے گا روا ہوگی۔ دوسری نماز یہ ہے کہ چار رکعت ادا کرے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے پچاس بار قل ہواللہ پڑھے، اللہ تعالیٰ پچاس برس کے پچھلے گناہ اور پچاس برس کے آئندہ کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے ہزار محل نور کے جنت میں اوپر کے گروہ میں تیار کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، راحت القلوب)

س: اس عاشورہ کے دن سوائے نفلوں کے اور بھی کچھ کیا جاتا ہے؟۔

ج: ہاں کیا جاتا ہے، ایک روزہ رکھا جاتا ہے اور اس روزہ رکھنے والے کو ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار شہیدوں اور ساتویں آسمان کے رہنے والوں کا ثواب ملتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ نویں، دسویں، گیارہویں تین دن روزہ رکھے، ورنہ دو دن تو رکھے تاکہ یہود کی مشابہت لازم نہ آئے۔ دوسرے عیال پر کھانے میں وسعت کی جاتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی عاشورہ کے دن کھانے میں وسعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دستر خوان کو سال بھر تک وسیع رکھے گا۔ تیسرے اس دن مسلمانوں کو کھانا کھلانے اور روزہ افطار کرانے میں بہت ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی عاشورہ کے دن ایک روزہ دار کو روزہ افطار کروائے اس نے تمام امت محمد رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کو روزہ افطار کرایا اور ان کے پیٹ بھر دیئے، چوتھے اس دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا جاتا ہے کہ ہاتھ پھیرنے والے کے لئے جنت میں ہر بال یتیم کے سر کے عوض درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا یہ رسالہ متحمل نہیں۔ (غنیۃ الطالبین، اشعۃ اللمعات)

س: وہ نماز کون سی ہے جو حضرت شبلیؒ سے منقول ہے جس کی نسبت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ جب تک ہم اس کا عوض قیامت میں نہ دلوالیں گے اس وقت تک ہماری آنکھ تم سے ملانے کے قابل نہیں ہے؟

ج: وہ نماز چار رکعت نفل کی ہے، ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے اور بعد ختم نماز کے اس کا ثواب حضرت امامین رضی اللہ عنہم کی ارواحِ مبارکہ کے حضور میں پیش کرے، بہتر یہ ہے کہ اول محرم سے عشرہ تک یہ عمل جاری رہے اس نماز کے پڑھنے والے کی صاحبزادگان سیّد کونین رضی اللہ عنہم دن قیامت کے شفاعت فرمائیں گے۔ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ عاشورہ تک اس کو ہر روز پڑھ کر بخشا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت شبلی علیہ الرحمۃ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام حسین سیّد الشہداء رضی اللہ عنہ نے شبلیؒ کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ شبلیؒ نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی، فرمایا خطا نہیں، ہماری آنکھیں تمہارے احسان سے شرمندہ ہیں جب تک کہ قیامت میں اس کا بدلہ نہ دلوا دیں گے اس وقت تک ہماری آنکھ ملانے کے قابل نہیں۔ (جواہر غیبی)

س: دوسرا مہینہ سال میں صفر کا ہوتا ہے اس مہینہ کا حال معہ نفلوں کے بیان کیجئے؟

ج: یہ مہینہ نزولِ بلا کا ہے۔ تمام سال میں دس لاکھ اسّی ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے نو لاکھ بیس ہزار بلائیں خاص ماہ صفر میں نزول کرتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ماہِ صفر کے گزرنے کی خوش خبری سنا دے میں اس کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں۔ حضرت آدم صفی اللہؑ سے لغزش ہوئی تو اسی مہینہ میں ہوئی۔ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو اوّل تاریخ صفر کی تھی۔ حضرت ایوب علیہ السلام جو مبتلائے بلا ہوئے تو اسی مہینہ میں ہوئے، زکریاؑ یحییٰؑ جرجیسؑ، یونسؑ و حضرت محمد سیّد الانبیاء وعلیٰ نبینا وعلیہم الصّلوٰۃ والسلام سب مبتلائے بلا اسی مہینہ میں ہوئے حضرت ہابیلؑ اسی میں شہید ہوئے، اسی لئے شب اوّل ماہ صفر میں بعد نماز عشاء ہر مسلمان کو چاہئے کہ چار رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ پندرہ بار سورۂ کافرون اور دوسری میں اسی قدر قل ہو اللہ، تیسری میں اسی قدر سورۂ فلق چوتھی میں اسی قدر سورۂ ناس کو پڑھے، بعد سلام کے چند بار اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہے، پھر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور آفت سے

محفوظ رکھے گا اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔ (راحت القلوب)

س: اس ماہ کی آخری چہار شنبہ کی نماز بھی بتلا دیجئے؟

ج: بعد صبح غسل کر کے وقت چاشت دو رکعت نفل گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھے، بعد سلام کے ستر بار درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ صَرِّفْ عَنِّیْ سُوْءَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَاَعْصِمْنِیْ مِنْ سُوْءِ وَنَجِّنِیْ عَمَّا اَصَابَ فِیْهِ مِنْ نُحُوْسَاتِہٖ وَکَرُبَاتِہٖ بِفَضْلِكَ یَادَافِعَ الشُّرُوْرِ وَیَامَالِكَ النُّشُوْرِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَمْجَادِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (راحت القلوب، جواہر غیبی)

اس کے علاوہ دو[۲] رکعت نفل اور بھی ہیں اس طرح کہ دو[۲] رکعت ہر رکعت میں بعد الحمد کے تین تین بار قل ہو اللہ پڑھے۔ بعد سلام الم نشرح، والتین، اذا جاء اور سورہ اخلاص ان سب کو اسی[۸۰] مرتبہ پڑھے، اللہ تعالےٰ اس نماز کی برکت سے اس کے دل کو غنی کر دے گا۔ (جواہر غیبی)

س: تیسرا مہینہ سال کا ربیع الاول ہے اس مہینہ کا حال مع نفلوں کے بیان کیجئے؟

ج: یہ مہینہ عرس شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور پیدائش کا بھی ہے۔ بارہ روز تک روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہدیہ اس نماز کا بھیجتا رہے کہ صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین بھی ان رکعتوں کا ثواب ہدیہ رُوح اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے۔ اور وہ بیس[۲۰] رکعت میں اکیس اکیس بار قل ہو اللہ پڑھی جاتی ہے اگر روزمرہ بارہ دن تک توفیق نہ ہو تو دوسری تاریخ اور بارہویں کو تو ضرور یہی بیس رکعت بترکیب مذکور الصدر پڑھ کر روح پُرفتوح حبیب اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ پہنچائے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو حضور روحی فداہٗ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بشارت جنت کی دی ہے۔ اور حضورؐ کا دیکھنا اور بشارت دینا بعد وفات مثل زندگی کے ہے۔ (جواہر غیبی وغیرہ)

س: کیا اس مہینہ ربیع الاول میں کوئی خاص درود شریف خاص عدد کے ساتھ بھی آیا ہے؟

ج: ہاں آیا ہے ایک تو یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اس درود شریف کی نسبت لکھا ہے کہ جو کوئی اس مہینہ کی تمام تاریخوں میں ایک ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے بعد نماز عشاء کے تو ضرور اس کو خواب میں زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی۔ دوسرا درود شریف یہ ہے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ جو کوئی اس درود شریف کو سوا لاکھ مرتبہ اس مہینے میں پڑھے تو شرف زیارت روئے مبارک آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔
کتاب الاوراد میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاوّل کا نظر آوے تو اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے۔ دو دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے، جب فارغ ہو تو بعد کل نفلوں کے یہ درود شریف پڑھے ایک ہزار مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ بارہ دن تک پس دیکھے گا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں، مگر بعد عشاء کے اس کو پڑھا کرے اور باوضو سویا کرے۔ (فضائل الشہور)

س: چوتھا مہینہ سال کا ربیع الثانی ہے اس میں کے رکعت نفل پڑھی جاتی ہیں معہ فضائل بیان کیجئے؟
ج: اس مہینہ کی پہلی، پندرہویں، انتیسویں تاریخوں میں چار رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ پانچ مرتبہ پڑھے، لکھی جاتی ہیں اس کے ہزار نیکی اور محو ہوتی ہیں ہزار بدی اور پیدا ہوتی ہیں چار حوریں۔ (جواہر غیبی)

س: پانچواں مہینہ سال کا جمادی الاولیٰ ہے اس میں کے رکعت نفل پڑھے، معہ ان کے فضائل کے بیان کیجئے؟
ج: اس مہینہ کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے ہر رکعت میں قل ھو اللہ گیارہ مرتبہ پڑھے اللہ تعالےٰ نوّے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کر دیتا ہے اور نوّے ہزار برس کی بدیاں اس کے نامۂ اعمال میں سے دور کر دیتا ہے۔ (جواہر غیبی)

س: چھٹا مہینہ جمادی الاخریٰ کا ہے اس کے نفل بھی معہ فضائل بیان کیجئے؟
ج: اس مہینہ میں اوّل تاریخ میں چار رکعت نفل ادا کرے، ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے، ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک لاکھ بدیاں دور ہوتی ہیں۔ دوسری نماز حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی ہے۔ رسالہ فضائل الشہور میں ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس مہینہ کی اوّل شب میں بارہ رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے، اس نماز کے لئے کوئی صورت خاص نہیں ہے۔

س: ساتواں مہینہ سال کا رجب کا ہے۔ اس کے فضائل اور نفلیں معہ ثواب کے بیان کیجئے؟
ج: یہ مہینہ بڑی عظمت والا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رجب کا مہینہ ہے۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی پاوے مہینہ رجب کا اور اس کی پندرہویں اور اخیر تاریخ میں غسل کرے گا تو گویا اس نے گناہوں سے ایسی طہارت حاصل کی جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اس مہینہ کی پانچ راتیں افضل ہیں واسطے عبادت کے، ایک تو اوّل اور ایک اوسط اور تین اخیر کی۔ اس مہینہ کی

Marfat.com

۲۷ر تاریخ کو معراج شریف بھی ہوئی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس ماہ میں تین ۳۰ رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے قل یاایہا الکفرون تین بار پڑھے تو معاف کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے تمام گناہ اور اس کے لئے ہر دن شہید بدر کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔ اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبریلؑ نے مجھ کو خبر دی ہے کہ نہیں پڑھتا اس نماز کو مگر مومن اور نہیں چھوڑتا اس نماز کو مگر منافق اور مشرک۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ خبر دیجئے مجھ کو اس نماز کی کہ کس طرح پڑھوں اس نماز کو۔ فرمایا اے سلمانؓ پڑھ اوّل شب رجب میں دس۱۰ رکعت اور ہر رکعت میں قل یاایہا الکفرون تین بار اور قل ہو اللہ تین بار اور ختم نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر یہ پڑھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ○ ۔

پھر جب پندرہویں رات ہو تو پڑھ دس۱۰ رکعتیں، ہر رکعت میں قل یاایہا الکفرون تین بار، اور قل ہو اللہ ایک بار بعد ختم کے ہاتھ اُٹھا کر پڑھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلٰھًا وَّاحِدًا صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ط پھر دس رکعتیں اخیر ماہ رجب میں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ کافرون تین بار اور سورۂ اخلاص تین بار پھر ہاتھ اُٹھاوے اور پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط پھر مانگ اپنے رب سے تو حاجت اپنی، قبول کی جاوے گی دعا تیری اور کرے گا اللہ تعالےٰ درمیان تیرے اور دوزخ کے ستر خندق، ہر ایک خندق کی چوڑائی پانچسو برس کی راہ ہوگی اور لکھے گا اللہ تعالےٰ تیرے ہر رکعت کے ثواب ہزار ہزار رکعت کا۔ جب سُنی یہ حدیث سلمانؓ نے تو روتے ہوئے خدا کے شکر کے لئے اس کثیر ثواب کے انعام پر سجدہ میں گر پڑے۔ اسی مہینہ میں جمعہ کے دن نماز جمعہ اور عصر کے درمیان چار رکعت ایک سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی، بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار پڑھے، بعد سلام کے پچیس۲۵ بار پڑھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ ○ اور سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ

اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور سو بار درود شریف پڑھے، پھر حاجت طلب کرے۔ ضرور قبول ہوگی۔

(غنیۃ الطالبین و رسالہ فضائل الشہور)

سوال: سُنا ہے لیلۃ الرغائب اسی مہینے میں ہوتی ہے۔ اوّل تو لیلۃ الرغائب کو بتلائیے کہ کس کو کہتے ہیں اور پھر یہ بتائیے کہ اس میں کتنی رکعتیں پڑھی جاتی ہیں؟۔

جواب: لیلۃ الرغائب اسی مہینے میں ہوتی ہے اور اس مہینہ کے پہلے جمعہ کی رات کا نام لیلۃ الرغائب ہے۔ اس رات میں بعد مغرب کے بارہ رکعت نفل چھ سلام سے ادا کی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِنَّا اَنْزَلْنَا تین بار اور سورۂ اخلاص بارہ بار پڑھے، بعد فراغ ستّر بار پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ پھر سجدہ میں جاکر ستّر بار پڑھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ پھر سر اُٹھائے اور کہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ ستّر مرتبہ، پھر دوسرا سجدہ اسی طرح کرے۔ پھر جو دعا مانگے گا قبول ہوگی۔

اسی مہینہ میں روزے بھی رکھے جاتے ہیں ان کے فضائل بھی بے شمار ہیں۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ رجب میں ایک دن ہے اور ایک رات، جو کوئی روزہ رکھے اس میں اور عبادت کرے پس ہووے واسطے اس کے ثواب مانند اس کے کہ روزہ رکھے اس نے سو برس تک، پس وہ رات ستائیسویں اور دن ستائیسواں ہے اگر مہینہ کے روزے اور نمازوں کے فضائل پورے لکھے جائیں تو ایک رسالہ مستقل ہو، لہٰذا اسی پر اکتفا کیا گیا۔ ان نفلوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے۔ (کبیری، غنیۃ الطالبین)

س: آٹھواں مہینہ سال کا شعبان کا ہے، ان کے فضائل معہ نوافل اور اس کے ثواب بیان فرمائیے؟۔

ج: شعبان کے مہینہ کی بھی حدیثوں میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینہ کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اور آپ شعبان میں روزہ رکھنے کو بہت دوست رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں رمضان کے بعد شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے پس جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ جب رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر مانند بزرگی قرآن کے ہے سب

Marfat.com

کلاموں پر اور فضیلت شعبان کی مانند میری بزرگی کے ہے سارے پیغمبروں پر اور رمضان کی بزرگی مانند خدا کے ہے ساری مخلوق پر، اسی لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ کثرت نوافل اور نماز روزہ سے اس مہینے کو آباد رکھیں۔ دو چار مختصر نمازیں جو اس مہینہ کی ہیں وہ یہ ہیں۔

شعبان کی اوّل رات میں بارہ رکعت ادا کریں، ہر رکعت میں سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھیں کہ اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔ اس مہینہ میں پندرہویں شب کی بہت بڑی بزرگی ہے کہ اترتے ہیں فرشتے رحمت کے اور نازل ہوتی ہے رحمتِ الٰہی اس پر جو کوئی عبادت کرتا ہے اور بخشتا ہے اللہ تعالیٰ گناہ صغیرہ اور کبیرہ ان کے جو اس رات میں عبادت کرتے ہیں اور اس رات میں نیکوں کو بدوں کو اللہ تعالےٰ بخشتا ہے مگر نو آدمی نہیں بخشے جاتے ہیں:

۱۔ جادوگر، ۲۔ منجم، ۳۔ کینہ ور، ۴۔ ماں باپ کو تکلیف دینے والا، ۵۔ شراب خور، ۶۔ زانی، ۷۔ ستار باجا رکھنے والا، ۸۔ قطع رحم کرنے والا، ۹۔ ظلم سے مال لینے والا۔ جو کوئی اس پندرہویں رات شعبان میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھے اور پندرہویں دن روزہ رکھے معاف کرے گا اللہ تعالےٰ گناہ اس کے پچاس برس کے۔ اس مہینہ میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نماز نفل، ہر رکعت میں تینتیس ۳۳ بار سورۂ اخلاص پڑھے تو پایا اس نے ثواب حج وعمرہ کا۔ اور آٹھ رکعت ایک سلام کے ساتھ ہدیۂ فاطمہ زہراؓ بھی اسی مہینہ کے ساتھ مخصوص ہے، جو کوئی شعبان کے مہینہ میں آٹھ رکعت نفل ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ شریف ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور اس کا ثواب روح پرفتوح حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بخشے، اس کے حق میں حضرت سیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہرگز قدم نہ رکھوں گی جنت میں جب تک کہ اس کی شفاعت نہ کروالوں گی۔

(غنیۃ الطالبین و رسالہ فضائل الشہور، ماثبت بالسنۃ)

س: نواں مہینہ سال کا رمضان المبارک ہے۔ اس مہینہ کے فضائل معہ نمازوں اور اس کے ثواب بیان کیجئے؟

ج: رمضان شریف کا مہینہ سب مہینوں سے افضل اور اعلیٰ ہے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا۔ اسی واسطے اس مہینہ میں امت مرحومہ پر روزے فرض ہوئے، اس مہینہ کا نام توریت میں (حط) اور انجیل میں (طاب) اور قرآن شریف میں رمضان۔ حط اس لئے فرمایا کہ یہ گناہوں کو کھوتا ہے۔ طاب اس لئے کہا کہ روزہ دار اس مہینہ میں گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے اور قربت بھی فرمایا، اس واسطے کہ بندوں کو اس مہینہ میں اللہ پاک کے ساتھ نہایت قربت ہوتی ہے اور

Marfat.com

رمضان، ماخوذ رمض سے ہے اور رمض اس بارش کو کہتے ہیں کہ جو خریف سے پہلے ہو پس اس مہینہ میں اوّل دس تاریخوں میں رحمت برستی اور دوسری دہائی میں مغفرت اور تیسری دہائی میں دوزخ سے آزادی اور مناقبِ محمدیؐ میں لکھا ہے کہ رمضان شریف میں پندرہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں ۔ اوّل فراخی رزق دوسرے زیادتی مال وزر تیسرے جو کھانا کھایا جاتا ہے وہ سب عبادات میں لکھا جاتا ہے چوتھے کل اعمال نیک دوچند ہو جاتے ہیں ——— پانچویں کل فرشتے زمین و آسمان کے روزہ دار کے لئے بخشش مانگتے ہیں ۔ چھٹے شیاطین بند کئے جاتے ہیں ۔ ساتویں دروازے رحمت کے کشادہ ہوتے ہیں ۔ آٹھویں جنّت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے بند کئے جاتے ہیں ۔ نویں ہر رات میں سات لاکھ گنہگار دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں ۔ دسویں ہر جمعہ کی رات میں اس قدر دوزخی دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں کہ جتنے سات دن میں آزاد ہوتے ہیں یعنی ۹۴ لاکھ ۔ گیارہویں آخر رات رمضان میں تمام گناہ روزے داروں کے بخشے جاتے ہیں، بارہویں ہر روز بہشت کو آراستہ کیا جاتا ہے ۔ تیرہویں روزہ داروں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں ۔ چودھویں تمام گناہوں سے روزہ داروں کا بدن پاک ہو جاتا ہے ۔ پندرہویں روزہ داروں کو خوشنودی اللہ پاک کی حاصل ہوتی ہے اس مہینے کا فرض دوسرے مہینہ کے ستر فرضوں کے برابر ہے اور نفل دوسرے مہینوں کے فرضوں کے برابر ثواب میں ہے ۔ اس مہینہ کے آخر دہا یہ میں شب قدر بھی ہوتی ہے ۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے اور یہ رات بھی سب راتوں سے افضل ہے' اُترتے ہیں زمین پر زمین جبرئیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے جو سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے والے ہوتے ہیں ان کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں گاڑتے ہیں اور اپنے جھنڈوں کو چار مقام پر، کعبہ شریف کے نزدیک قبر شریف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک، مسجد بیت المقدس کے کے نزدیک ۔ طور سینا کی مسجد کے نزدیک ۔ پھر جبرئیل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں کہ پھیل جاؤ وہ پھیل جاتے ہیں ۔ پھر کوئی مکان اور کوئی حجرہ اور کوئی گھر اور کوئی بستی ایسی باقی نہیں ہوتی ہے جس میں مومن مرد یا مومنہ عورت ہو مگر فرشتے اس میں جاتے ہیں لیکن اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا سور یا شراب یا جنبی ہو حرام سے یا تصویر ہو اور طلوع فجر تک یہ فرشتے رہتے ہیں اور امت مرحومہ کے لئے استغفار کیا کرتے ہیں اور تہلیل اپنے پروردگار کی کرتے ہیں ۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی رمضان کی راتوں میں قیام کرے ایمان کے ساتھ اور بامید ثواب تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ۔ سو نماز تراویح قیام لیل میں داخل ہے ۔ اس

Marfat.com

کے علاوہ جس قدر چاہے نفل پڑھے، خصوصاً شب قدر میں شب بے داری کا بڑا ثواب ہے، شب قدر میں جو جاگتا ہے اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور وقت دعا کرنے کے آمین کہتے ہیں اور اس رات میں چار آدمیوں کی اس امت میں بخشش نہیں ہوتی۔ ایک تو وہ جو ہمیشہ شراب پیوے، دوسرا وہ جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے۔ تیسرا وہ جو اپنے رحم کو قطع کردے۔ چوتھا وہ ہے جو مسلمانوں سے دنیاوی عداوت رکھے۔ پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ وہ تراویح و دیگر نوافل سے رمضان کی راتوں کو آباد رکھیں، خصوصاً شب قدر میں علاوہ تراویح کے ان نوافل کو بھی ادا کریں۔ ستائیسویں شب کو چار رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰا ایک بار قل ہو اللہ ستائیس[۲] مرتبہ۔ پس باہر آیا یہ شخص اپنے گناہوں سے گویا وہ پیدا ہوا آج ہی اپنی ماں سے اور عطا کرے گا اس کو اللہ تعالےٰ ہزار محل جنت میں۔

ایک روایت یہ ہے کہ جو پڑھے دو[۲] رکعت شب قدر، پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰا ایک بار اور اخلاص تین بار اللہ تعالےٰ اس کو عطا کرے گا ثواب شب قدر کا اور اس کے روزے قبول کریگا اور اس کو ثواب حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت ایوبؑ اور حضرت داؤدؑ حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کا عطا کیا جاوے گا۔ اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ستائیسویں رمضان کو چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰا تین بار قل ہو اللہ پچاس بار پڑھے اور بعدہ سجدہ میں جاکر ایک بار کہے سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ بعد اس کے جو دُعا مانگے گا قبول ہوگی اور عطا کرے گا اللہ تعالےٰ اس کو بے انتہا نعمت اور کُل گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے اور شب قدر کی دُعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنِّیۡ یَا غَفُوۡرُ یَا غَفُوۡرُ اس مہینے کی فضیلت تو بہت ہے مگر مختصر کیا اس ذکر کو بسبب طوالت کے۔

(غنیۃ الطالبین، فضائل الشہور)

س: اس مہینہ رمضان شریف میں اب تک نماز تراویح کا بیان نہیں آیا، یہ بھی بتادیجئے کہ تراویح میں جماعت کیسی ہے اور نفس تراویح کیسی ہے اور اس کا وقت کیا ہے؟

ج: تراویح میں جماعت سنت کفایہ[۱] ہے۔ اور تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے فجر تک خواہ وتر سے پہلے ہو یا پیچھے۔ اسی قول کو ہدایہ اور محیط وغیرہ میں بھی صحیح کہا گیا ہے (در مختار، شامی)

---

[۱] سنت کفایہ یعنی بعض کے کرنے سے بقیہ کے ذمے سے ساقط ہو جائے ۱۲

Marfat.com

س: اگر کسی کی تراویح رہ جائے اور امام وتروں کے لئے کھڑا ہو جائے تو وہ کیا کرے ؟
ج: اس قول کے موافق وتر امام کے ساتھ جماعت سے پڑھ لے بعد میں وہ تراویح پڑھ لے جو فوت ہو گئی ہو۔ ہاں دوسرے قول کے موافق نہیں پڑھ سکتا، جس میں وقت تراویح کا مابین عشار اور وتر کے ہے۔ (درمختار)
س: تراویح اگر وقت سے قضا ہو جائیں تو پھر کس وقت پڑھے ؟
ج: اس میں بھی دو قول ہیں، ایک قول کے موافق تو پھر ان کی قضا نہیں اس لئے کہ سنت مؤکدہ ہونے کا حکم بعد نکل جانے وقت کے ان پر نہیں رہا اور دوسرا قول یہ ہے کہ دوسری تراویح تک تنہا قضا پڑھ لے۔ (تنویر، شامی)
س: ایک شخص بغیر فرض پڑھے ہوئے جماعت تراویح میں شریک ہو گیا اس کے لئے کیا حکم ہے ؟
ج: اس کی تراویح درست نہیں۔ کیونکہ نماز تراویح تابع ہے نماز عشار کے۔ پہلے اس کو عشاء کی نماز ادا کرنی چاہئے تھی۔ (عالمگیری)
س: عشار کے فرض کی جماعت نہ ہوئی تو تراویح کی جماعت بھی ہو سکتی ہے یا نہیں ؟
ج: نہیں ہو سکتی اس لئے کہ تراویح کی جماعت فرض کی جماعت کی تابع ہے (تنویر، درمختار)
س: اگر ایک شخص فرض کی جماعت میں شریک نہ ہو سکا اور اس نے فرض تنہا پڑھے، اب یہ شخص تراویح کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں ؟
ج: ہاں پڑھ لے۔ (درمختار، شامی)
س: ایک شخص نے فرض نماز تنہا پڑھی، یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے یا نہیں ؟
ج: یہ شخص وتر جماعت سے پڑھ لے۔ (صغیری)
س: ایک گروہ نے فرض عشار کے تو جماعت سے ادا کئے مگر تراویح جماعت سے ادا نہیں کی، آیا یہ گروہ جماعت وتر کی بھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟
ج: اس صورت میں جماعت وتر بھی نہیں پڑھ سکتا اس لئے کہ وتر کی جماعت تراویح کی جماعت کے تابع ہے۔ (شامی)
س: تراویح کے سوا اور نفلوں میں جماعت کرنا کیسا ہے۔ مثل لیلۃ الرغائب اور صلوٰۃ قدر وغیرہ ؟
ج: بجز تراویح کے ان سب میں جماعت مکروہ ہے۔ (درمختار)
س: آپ نے تو باب الامامت میں دو تین ۲-۳ آدمیوں سے بشرطیکہ بے بلائے ہوئے جمع ہوں نفلوں

Marfat.com

کی جماعت جائز بتلائی ہے اگر ان نفلوں میں بھی دو تین آدمیوں سے جماعت ہو جائے تو کیسا ؟
ج : اگرچہ دو تین آدمیوں کی اقتدار بے بلائے نفل میں درست ہے مگر جماعت کا ثواب نہیں ملتا ہے اور جب کہ جماعت کا ثواب ہی نہیں ملا پھر دو تین آدمیوں کے ساتھ بھی نفلوں کا پڑھنا بے سود ہے۔
س : اکثر نمازی تراویح میں سستی کی وجہ سے امام کا انتظار رکوع میں جانے کا کرتے ہیں، اور تا جانے رکوع کے اتنی دیر بیٹھے رہتے ہیں یا اونگا کرتے ہیں۔ یہ فعل کیسا ہے اور تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر کیسا ہے ؟
ج : مکروہ ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

س : تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں ؟
ج : بیس۲۰ رکعتیں ہوتی ہیں۔ پانچ ترویحوں کے ساتھ، ہر ترویحہ میں چار رکعتیں دو سلاموں سے ہوتی ہیں اور پانچ ترویحوں کے اندر بیٹھنا مستحب ہے۔ بیٹھ کر آدمی مختار ہے خواہ تسبیح پڑھے خواہ قرآن پڑھے خواہ نفلیں پڑھے یا خاموش بیٹھا رہے۔ (عالمگیری، درمختار)
س : تراویح میں قرآن پڑھنا کیسا ہے ؟
ج : ایک بار پڑھنا تو سنت ہے اور دو مرتبہ کا پڑھنا فضیلت رکھتا ہے۔ اور تین دفعہ کا پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار)
س : اگر ایک قوم ایک قرآن کے سننے میں بھی سستی کرے تو قرآن ختم کرنا چاہیئے یا نہیں ؟
ج : قوم کی سستی کی وجہ سے ایک قرآن کا ختم نہ چھوڑا جائے اس لئے کہ قرآن مجید میں کچھ اوپر چھ ہزار آیتیں ہیں اور شمار تراویح کی رکعتوں کے چھ سو ہیں اگر مہینہ تیس۳۰ دن کا ہو تو اس حساب سے ہر رکعت میں دس۱۰ آیتیں ہوئیں، دس۱۰ آیتوں کا ہر رکعت میں پڑھنا اور سننا کچھ دشوار نہیں ہے۔ (شامی)
س : ہمارے زمانہ میں جو حفاظ بعوض قرآن سنانے کے اجرت ٹھہرا لیتے ہیں یہ کیسا ؟
ج : قرآن شریف سنانے کے عوض میں اجرت لینا ناجائز ہے۔ قرآن کو تو اللہ تعالےٰ کیواسطے سنائیں۔ اگر اپنے آنے جانے کے عوض یا پابندیٔ وقت کے بدلہ میں ٹھہرا لیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ فقہائے متاخرین نے جواز اجرت کے لئے یہ حیلہ لکھا ہے۔ (درمختار)

---

لہ اگر تسبیح پڑھے تو یہ پڑھے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَنَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ (شامی)

Marfat.com

س : ایک مسجد میں اگر تراویح کی نماز دو مرتبہ پڑھی جاوے تو کیسی ؟ ۔
ج : مکروہ ہے، اور اگر ایک امام دو جگہ پوری پوری تراویح پڑھاوے تو بھی درست نہیں ۔
س : تراویح کو اگر دو امام پڑھاویں تو کیسا ؟ ۔
ج : افضل تو یہی ہے کہ ایک امام سب تراویح پڑھاوے اگر دو امام پڑھائیں تو مستحب ہے کہ ہر ایک امام پورا ترویحہ پڑھ کر جدا ہووے ۔ (عالمگیری)
س : فرض اور وتر تو ایک امام پڑھاوے اور تراویح دوسرا۔ آیا یہ بھی جائز ہے یا نہیں ؟
ج : جائز ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، فرض اور وتر کی امامت خود کیا کرتے تھے اور تراویح ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ پڑھایا کرتے تھے ۔ (عالمگیری)
س : اگر تراویح کی دو رکعتیں قرات کی غلطی یا کسی اور سبب سے فاسد ہو جائیں تو جو اس میں قرآن پڑھ لیا گیا ہے کیا اس کو بھی پھر سے پڑھے ؟ ۔
ج : ہاں اس قرارت کو پھر سے پڑھے تاکہ ختم قرآن صحیح نماز میں ادا ہو ۔ (عالمگیری)
س : جہاں کہیں ختم قرآن نہ ہو وہاں تراویح کا پڑھنا بہتر کون سی سورتوں سے ہے ؟
ج : الم تر کیف سے پڑھنا بہتر ہے کہ اس میں بھول رکعت کی بھی نہیں ہوتی اور یاد کرنے میں دل بھی نہیں بٹتا ۔ (عالمگیری)
س : اگر امام بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھاوے اور مقتدی کھڑے ہوئے اقتدار کریں تو یہ اقتدار صحیح ہے یا نہیں ؟ ۔
ج : صحیح ہے ۔ (عالمگیری)
س : امام نے دوسری رکعت تراویح کے اندر قعدہ سہوًا نہیں کیا۔ تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اب اس کو کیا کرنا چاہیئے ؟ ۔
ج : تیسری رکعت کے سجدہ تک اگر یاد آجائے تو قعدہ دوسری رکعت کا کر کے سلام پھیرے اور اگر تیسری رکعت کے سجدہ کرنے کے بعد یاد آیا تو اب ایک رکعت اور ملائے، اس صورت میں قیاس چاہتا تھا کہ نماز فاسد ہو جائے مگر استحسانًا فساد نماز کا حکم نہیں دیا گیا۔ اور یہ چار رکعتیں قائم مقام دو رکعتوں کے ہوں گی اس مسئلہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ کثیر الوقوع ہے ۔ (عالمگیری)
س : یہ جواب تو اس سوال کا ہے جب کہ امام نے قعدہ نہ کیا ہو اور اگر قعدہ بقدر تشہد دوسری کا کر کے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟ ۔

Marfat.com

ج: اگر امام دوسری رکعت کا قعدہ کرکے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا اور پھر اس نے چار رکعت تراویح کی ادا کرلی تو اب یہ چاروں ہی رکعت شمار میں آئیں گی۔ (عالمگیری)

س: دسواں مہینہ سال کا شوال ہے اس کے بھی فضائل معہ نفلوں کے اور اس کے ثواب بیان فرمایئے؟ ج: حدیث شریف میں وارد ہے کہ پہلی رات میں جس کی صبح کو عید ہوتی ہے چند ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ ندا کرتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو خوش خبری ہو تم کو اس بات کی کہ بخش دیا تم کو اللہ تعالےٰ نے اس واسطے کہ رکھے تم نے روزے رمضان اور اگر رکھو تم روزے چھ شوال میں بھی تو دے گا تم کو اللہ تعالےٰ بڑا مکان جنت میں کہ نہ دے گا ایسا مکان کسی کو مگر اسی شخص کو کہ جس نے تمہارے موافق عمل کیا ہو۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی چھ روزے شوال کے رکھے لکھتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے نامۂ اعمال میں ثواب تمام امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جگہ پائی اس نے ساتھ امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جنت میں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ بعد رمضان کے جو شخص چھ روزے شوال کے رکھے اس نے تمام سال کے روزے رکھے اور ثواب ملتا ہے شہیدوں کا بدر کے شہیدوں میں سے۔ یہ تو اس ماہ کے روزوں کی فضیلت ہے اب نمازوں کی فضیلت سُننا چاہیئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اوّل رات شوال میں یا دن میں بعد نماز عید کے چار رکعت اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ اخلاص اکیس ۲۱ مرتبہ پڑھے، پس کھولے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے آٹھوں دروازے بہشت کے اور بند کرلے گا واسطے اس کے ساتوں دروازے دوزخ کے اور نہیں مرے گا وہ شخص جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ پڑھے ماہ شوال میں آٹھ رکعت رات کو یا دن کو اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ اخلاص پچیس ۲۵ بار پڑھے، پھر ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پس کھولے گا اللہ تعالےٰ واسطے اس کے دروازے رحمت کے اس کے دل میں اور بنادے گا اللہ تعالےٰ واسطے اس کے لئے بڑا مکان جنت میں کہ نہ ہوگا اس سے بڑا مکان کسی کا اور روا کرے گا اللہ تعالےٰ اس کی ستّر حاجتیں دنیا میں۔ (رسالہ فضائل الشہور)

س: سال کا گیارہواں مہینہ ذیقعدہ کا ہے اس کے اندر بھی عبادت کرنے کا ثواب بتلایئے؟

ج: حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی روزے رکھے ایک دن ذیقعدہ کے مہینہ میں، لکھتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے واسطے ہر ساعت میں ثواب حج کے قبول ہونے کا اور ہر دم کے

Marfat.com

ساتھ آزاد کرنے غلام کا۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بزرگ جانو ذیقعدہ کے مہینے کو، یہ اول مہینہ ہے مہینوں حرام سے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اس مہینے میں دوشنبہ یعنی پیر کے دن روزہ افضل ہے ہزار برس کی عبادت سے نفلی نمازوں کے بارے میں۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی رات ذیقعدہ کی چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے ۲۳ بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالے الجنّت میں چار ہزار مکان یاقوتِ سُرخ کے بنادے گا اور ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہوں گے اور اوپر ہر تخت کے ایک حور بیٹھی ہو گی کہ پیشانی اس کی آفتاب سے زیادہ روشن ہو گی۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر رات میں ذیقعدہ کی دو۲ رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اس نے حاصل کیا ثواب ہر رات کو ایک شہید اور ایک حج کا اور جو کوئی پڑھے ہر جمعہ میں اس مہینہ کی چار رکعت، ہر رکعت میں بعد الحمد کے ۲۱ بار قل ہو اللہ، لکھتا ہے اللہ تعالے واسطے اس کے ثواب حج اور عمرے کا، اور فرمایا کہ جو کوئی پنجشنبہ کے دن اس مہینہ میں سو۱۰۰ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں دس۱۰ بار سورۂ اخلاص بعد الحمد کے پڑھے تو اس نے ثواب پایا بے انتہا۔ (فضائل الشہور)۔ س: سال کا بارہواں مہینہ ذی الحجہ ہے۔ اس کے فضائل مع نوافل وغیرہ کے بیان کیجیے؟

ج: اس ماہ مبارک کی بہت فضیلت ہے خصوصاً اول عشرہ کے دس۱۰ دنوں اور دس۱۰ راتوں کی تو بہت ہی کچھ فضیلت آئی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دنیا کے دنوں میں سب سے بزرگ دن دس۱۰ دن ذی الحجہ کے ہیں۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مہینوں کا سردار رمضان ہے۔ اور سب سے زیادہ از روئے حُرمت کے ذی الحجہ ہے۔ اس مہینہ میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص دوستی پائی، پھر اپنا مال مہمانوں کے لئے اور اپنی جان آگ کے لئے اور اپنا بیٹا قربانی کے اور اپنا دل رحمٰن کے لئے خرچ کیا اور ان ہی دنوں میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد ڈالی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایک روزہ اس مہینہ کا برابر ہے ایک سال کے روزوں کے اور کھڑا ہونا واسطے عبادت کے اس مہینہ کی دس۱۰ راتوں میں برابر ہے ثواب میں شب قدر کے۔ پس بہت کرو اس مہینہ کے دس۱۰ دنوں میں تحمید اور تسبیح اور تہلیل اور تکبیر، یہ مہینہ وجوب ادائے حج کا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اوّل دن ماہ ذی الحجہ کے روزے رکھے، گویا اس نے جہاد کیا اللہ کی راہ میں دو۲ ہزار برس تک اس طرح کہ نہ آرام کیا اس نے ایک ساعت اور دوسری تاریخ کے روزہ رکھنے کا ثواب گویا اس نے عبادت کی اللہ پاک کی دو ہزار برس، اور تیسرے دن ذی الحجہ کے جو کوئی روزہ رکھے تو گویا اس نے تین ہزار

Marfat.com

غلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کے آزاد کیئے اور اگر چوتھے دن روزہ رکھے تو اس کو ثواب چار سو برس کی عبادت کا ملتا ہے اور پانچویں دن کے روزکا ثواب پانچ ہزار ننگوں کو کپڑا پہنانے کا ہے اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کے برابر ہے اور ساتویں دن روزہ رکھنے والے کے اوپر ساتوں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والے پر آٹھوں دروازے بہشت کے کھل جائیں گے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی اوّل ذی الحجہ کے روزے رکھے تو گویا اس نے چھتیس ۳۶ ہزار قرآن مجید ختم کیئے۔ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مخنث یعنی گویا تھا کہ دوست رکھتا تھا راگ کو وہ شخص جب ذی الحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا، یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی، آپؐ نے فرمایا کہ اس مرد کو حاضر کرو، پس آپ نے اس سے فرمایا کہ ان دنوں روزے رکھنے پر کس چیز نے تجھ کو آمادہ کیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! یہ دن عبادت اور حج کے ہیں، دوست رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کی دعا میں مجھ کو بھی شریک کرے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تیرے لیئے ہر دن کی گنتی کے برابر جس کا تو روزہ رکھتا ہے ایک سو غلام آزاد کرنے اور سَو اونٹ ہدی بھیجنے اور سَو گھوڑے کا جن پر اللہ تعالےٰ کی راہ میں سواری کی جائے ثواب ہے۔ پھر جب یوم الترویہ ہوگا تیرے لیئے ہزار غلام آزاد کرنے، ہزار اونٹ قربانی کے اور ہزار گھوڑے کہ جن پر اللہ تعالےٰ کی راہ میں سوار کیئے جائیں ثواب ہے۔ پس جب عرفہ کا دن ہوگا تیرے لیئے دو ۲ ہزار غلام آزاد کرانے اور اسی قدر اونٹ اور اسی قدر گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ہے، اور ایک سال پچھلے روزوں کا ثواب ہے اسی طرح ان دنوں نماز نوافل کا بھی ثواب بے شمار ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اوّل رات ذی الحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے، تو لکھتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے لئے ثواب بیشمار، اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے ہر رات میں دسویں ذی الحجہ تک بعد وتروں کے دو ۲ رکعت، ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ کوثر اور سورۂ اخلاص تین تین بار تو داخل کرے گا اللہ تعالیٰ مقام اعلیٰ علّیین میں اور رکھے گا اس کے ہر بال کے بدلے میں ہزار نیکیاں اور ثواب پایا اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا اور اگر کوئی اس مہینہ کی کسی رات کی پچھلی تہائی میں چار رکعت پڑھے بعد الحمد کے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی تین بار، سورۂ اخلاص تین بار اور معوذتین ایک بار اور بعد فارغ ہونے نماز کے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھے سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْمَلَکُوْتِ

Marfat.com

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِكُلِّ مَكَانٍ، پھر جو چاہے دعا کرے اس کے لئے اجر ہے، جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ حرمت والے کا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جو دعا مانگے گا اس کو عطا کی جائے گی اور اگر دسوں راتوں میں اس نماز کو اس ترکیب سے پڑھے گا تو اللہ تعالےٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل کرے گا اور اس سے ہزار برائیاں مٹا دے گا اور کہا جائے گا کہ نئے سرے سے عمل کئے جا اور جو کوئی جمعہ کے دن ذی الحجہ کے مہینہ میں چھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورہ اخلاص پندرہ بار اور بعد تمام رکعتوں کے سلام پھیر کر دس بار پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ اور دس بار درود شریف تو اللہ تعالےٰ اس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی عرفہ کی رات میں یعنی نویں رات کو سو رکعت نفل ادا کرے، ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ ایک بار یا تین تین بار پڑھے، بخشے گا اللہ تعالےٰ اس کے تمام گناہوں کو اور اس کے لئے جنت میں یاقوت کا سرخ مکان بنایا جائے گا۔

دوسری روایت میں یوں ہے کہ شب عرفہ میں دو۲ رکعت نفل پڑھے اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے تین سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ اخلاص سو مرتبہ بخشے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس نمازی کی برکت سے ستر آدمی اس کے ساتھ، جو کوئی شب نحر یعنی دسویں رات کو جس کی صبح کو عید ہوتی ہے بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف قل ہو اللہ پندرہ مرتبہ تو تمام گناہوں سے پاک ہوا اور ثواب حاصل کیا اس نے ستر برس کی عبادت کا۔ ایک نماز اسی رات کی یہ بھی ہے کہ چار رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد کے ایک بار اخلاص ایک بار فلق ایک بار ناس۔ بعد سلام کے ستر بار سبحان اللہ اور ستر بار درود شریف پڑھے بخشے جائیں گے تمام گناہ اس کے اور دسویں تاریخ کو بعد نماز عید الضحیٰ کے گھر پر آکر بعد رکعت نفل جو کوئی ادا کرے اور اس میں اول رکعت کے اندر بعد الحمد شریف کے سبح اسم ایک بار اور دوسری میں بعد الحمد شریف کے وَالشَّمْسِ ایک بار اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے وَالَّیْلِ ایک بار اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد شریف کے وَالضُّحٰی ایک بار پڑھے۔ پس پایا اس نے ثواب تمام کتب آسمانی کے پڑھنے کا اور جو کوئی قربانی کے بعد دو۲ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے والشمس پانچ مرتبہ پڑھے تو وہ شخص شامل ہوا حاجیوں کے ثواب میں اور قبول ہوئی قربانی اس کی اللہ کے نزدیک اور پایا ثواب اس کے بدلہ میں ہر بال

Marfat.com

قربانی کے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی فقیر ہو اور اس کو قربانی کی توفیق نہ ہو تو کیا کرے، تو فرمایا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد نماز عید کے اپنے گھر میں آکر دو۲ رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ کوثر تین۳ بار پڑھے۔ پس اللہ تعالےٰ اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا کرے گا۔ اور دسویں تاریخ کو عید کی نماز سے پہلے جو کھانے اور پینے اور جماع سے اپنے کو روکے تو اس کے نامۂ اعمال میں ساٹھ ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے، اور عید الضحیٰ کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہے گویا اس نے دریائے رحمت میں غوطہ لگایا اور تمام گناہ معاف ہو گئے اس کے۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی عید الضحیٰ کو نئے کپڑے بدلے اور پرانے فقیر کو صدقہ دیدے تو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن ستر حلّے نوری بہشت کے اُسے پہنائے گا اور لواء الحمد کے نیچے کھڑا ہوگا۔ عطر ملنے کا ثواب بہ نیت تعظیم ملائکہ جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے نامۂ اعمال میں ثواب غلام آزاد کرنے کا لکھتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، راحت القلوب، رسالہ فضائل الشہور) مختصر کیا ہم نے بسبب طوالت رسالہ کے فضائل اس مہینہ مبارک کے حریص طاعت کو یہ بھی بہت ہیں۔

س : ہفتہ کی نمازوں میں سب سے پہلے شنبہ کی رات کے نفل بیان کیجئے ؟

ج : جو کوئی ہفتہ کی رات کو درمیان مغرب اور عشاء کے بارہ رکعتیں پڑھے، ان میں جو چاہے اللہ تعالےٰ اس کے لئے بہشت میں ایک محل بناتا ہے اور اس نے گویا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر صدقہ کیا اور یہود کے دین سے بیزار ہوا، اللہ تعالےٰ پر حق ہے کہ اس کو بخش دے۔ (غنیۃ الطالبین)

س : شنبہ کے دن کے نفل بھی علاوہ سنن مؤکدہ موقتہ کے بیان فرمائیے ؟۔

ج : شنبہ کے دن چار رکعت نفل ہیں اس دن میں ان چار رکعتوں کو علاوہ اوقات مکروہہ کے جب چاہے پڑھے، ہر رکعت میں قل یاایہا الکفرون تین بار پڑھے، بعد فارغ ہونیکے آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس نماز نفل کو شنبہ کے دن ادا کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ اور ہر حرف کے عوض ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ہے اور عطا کرے گا اللہ تعالےٰ اس کو بدلے ہر حرف کے ثواب شہید کا اور ہوگا یہ شخص سایہ عرش کے نیچے ساتھ نبیوں اور شہیدوں کے۔ (غنیۃ الطالبین)

س : یکشنبہ یعنی اتوار کی رات کے نفل بھی مع فضائل کے بیان کیجئے ؟۔

ج : فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے یکشنبہ یعنی اتوار کی رات کو بیس۲۰ رکعت نماز ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے اخلاص پچاس۵۰ بار اور معوذتین ایک ایک بار پھر سلام پھیر کر

Marfat.com

استغفار سو مرتبہ اپنے والدین کے واسطے پڑھے اور درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے اور کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ اٰدَمَ صَفْوَةُ اللّٰہِ وَاِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَمُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ تو اس کے لئے کافروں اور مسلمانوں کی گنتی کے موافق ثواب ملتا ہے اور اس کو قیامت کے دن اللہ تعالٰے امن والوں میں اُٹھائے گا۔ اور اللہ تعالٰے پر حق ہے کہ بہشت میں پیغمبروں کے ساتھ داخل کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

س: یکشنبہ یعنی اتوار کے دن کے نفل مع فضائل بیان کیجئے؟

ج: اتوار کے دن چار رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ تمام رکوع تک ایک بار پڑھے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن ان چار رکعتوں کو اس ترکیب سے ادا کرے تو اللہ تعالٰے اس کے لئے نیکیاں بعدد نصرانی اور نصرانیہ کے لکھتا ہے اور اس کو ثواب نبی کا عطا کرے گا۔ اور حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا اور ہر رکعت کے عوض اس نمازی کو ہزار نماز کا ثواب بھی ملتا ہے اور اللہ تعالٰے اس نمازی کو دن قیامت کے جنت میں ہر حرف کے بدلے بعد نماز ظہر کے چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد کے سورہ الٓمٓ سجدہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے تَبَارَکَ الَّذِیْ پڑھ کر تشہد کرے اور سلام پھیر دے پھر کھڑا ہووے اور الحمد کی دونوں رکعتوں میں سورہ جمعہ پڑھے اور بعد سلام کے حاجت اپنی طلب کرے اللہ تعالٰے اس کی حاجت کو قبول فرما کر روا کرے گا اور دین نصاریٰ سے محفوظ رکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

س: دوشنبہ یعنی پیر کی رات کے نفل بھی بیان کیجئے؟

ج: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے پیر کی رات کو چار رکعت اوّل رکعت میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ دس۱۰ بار اور دوسری میں بعد الحمد شریف قل ھو اللہ بیس۲۰ بار اور تیسری میں تیس۳۰ بار اور چوتھی میں چالیس بار پھر بعد سلام کے سورہ اخلاص اور اور استغفار اور درود شریف پچھتر مرتبہ پڑھے پھر اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرے پس حق تعالٰی پر حق ہے کہ اس کی حاجت کو اپنے فضل سے پورا کرے اور اس نماز کا نام نماز حاجت بھی ہے۔

دوسری روایت حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے پیر کی رات کو دو۲ رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ پندرہ بار اور بعد سلام کے پندرہ مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار تو کر دے گا اللہ تعالٰے اس کو اہل جنت سے اگرچہ ہو وہ اصحاب

Marfat.com

دوزخ سے اور تمام گناہ ظاہر کے اس کے بخش دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک آیت قرآن کے بدلہ کہ نماز میں پڑھی ہے، اس کے لئے ثواب حج اور عمرہ کا ملتا ہے اور اگر آئندہ پیر تک مرجائے تو شہید مرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

س : دوشنبہ یعنی پیر کے دن کے نفل مع فضائل کے بیان کیجئے ؟

ج : جو کوئی پیر کے دن کسی وقت بارہ رکعت پڑھے، ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار اور فارغ ہونیکے سورۂ اخلاص بارہ بار، استغفر اللہ بارہ مرتبہ تو ندا کی جائے گی دن قیامت کے اس کو کہاں ہے فلاں کہ کھڑا ہووے اور لیوے ثواب اللہ تعالیٰ لئے سے، پس آئے گا وہ نزدیک خدائے تعالیٰ کے، دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہزار حلّے جنّت کے اور تاج جنّتی پہنے گا وہ اس کو اور ہوں گے اس کے لئے ایک لاکھ فرشتے جو جنّت میں اس کا استقبال کریں گے اور فرشتہ کے ساتھ ہدیہ بے بہا ہوگا اور وہ اس کے ساتھ چلیں گے جنّت میں یہاں تک کہ ہزار نورانی محلوں پرسے گزرے، ایک نماز دو رکعت کے ساتھ بروقت بلند ہونے آفتاب کے بھی اور آئی ہے اس میں بعد الحمد کے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار قل ھو اللہ ایک بار معوذتین ایک ایک بار پڑھنی فرمائی ہے اور بعد سلام کے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اور درود شریف دس دس مرتبہ پڑھے۔ تمام گناہ اس کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

س : منگل کی رات اور دن کے نفل مع فضائل بیان فرمایئے ؟

ج : فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی منگل کی رات میں بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے اذا جاء نصر اللہ پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں ایسا بڑا مکان بنادے گا جس کی وسعت دنیا سے سات حصہ زیادہ ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین)

منگل کے دن کے نفلوں کے متعلق حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی منگل کے دن بعد ارتفاع آفتاب دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کے اوپر ستر دن تک کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ہے اور اگر مرا، ان ستر دنوں کے اندر تو شہید مرا اور ستر برس کے گناہ اس کے بخش دیئے گئے۔ (غنیۃ الطالبین)

س : بدھ کی رات کی نماز بھی بیان فرمایئے ؟

ج : معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو

Marfat.com

بُدھ کے دن بارہ رکعت وقت بلند ہونے آفتاب کے یعنی بعد از نماز اشراق کے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار ادا کرے، تو ندا کرتا ہے اس کو فرشتہ نزدیک عرش کے: اے بندۂ خدا نئے سرے سے شروع کر اپنے عمل کو، پس تحقیق بخش دیا تجھ کو اللہ نے اور اللہ پاک دور کرتا ہے اس سے عذابِ قبر اور اس کی تنگی اور اس کے اندھیرے کو اور دور کرے گا قیامت کے دن اس کی تکلیفوں کو اور اس دن اس کا عمل مثل نبیوں کے اُٹھایا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

س : پنجشنبہ کی رات اور دن کے نفل معہ فضائل بیان کیجئے ؟

ج : اس رات میں جو کوئی درمیان مغرب اور عشاء کے دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی پانچ بار اور قل ھو اللہ پانچ بار اور معوذتین پانچ پانچ مرتبہ پھر نماز سے فارغ ہو کر پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے اور اس کا ثواب ماں باپ کی ارواح کو بخش دے تو اس نے ماں باپ کا حق ادا کیا اگرچہ ہوں ماں باپ ناراض دنیا میں، اور عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس نمازی کو ثواب صدیقوں اور شہیدوں کا پنجشنبہ کے دن کے متعلق حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جمعرات کے دن درمیان ظہر اور عصر کے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ اوّل رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ سو بار اور بعد فراغ نماز کے درود شریف سو مرتبہ تو عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب مثل روزہ رکھنے والوں رجب، شعبان اور رمضان کے اور ہوگا واسطے اس کے ثواب مثل حاجیوں کعبہ شریف کے اور دی جاتی ہیں اس کو نیکیاں بعدد مومنین کے۔

(غنیۃ الطالبین)

س : جمعہ کی رات اور دن کے نفل بھی معہ فضائل کے بیان کیجئے ؟

ج : فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جمعہ کی رات میں درمیان مغرب اور عشاء کے بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں دس مرتبہ قل ھو اللہ پڑھے تو گویا اس نے بارہ برس تک اللہ پاک کی عبادت کی، جس کے دنوں میں روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا۔ دوسری روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یوں آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جمعہ کی رات کو عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر بعد سنتوں کے دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ ایک مرتبہ اور معوذتین ایک ایک بار پھر بعد سلام کے وتر پڑھے اور سو رہے، اور پر

Marfat.com

پہلوئے راست اپنے قبلہ کی طرف مُنہ کر کے، تو گویا اس نے زندہ کیا شب قدر کو اس رات میں درود شریف کی بھی کثرت کرے اور جمعہ کا دن تو تمام نماز کا ہے۔ اوّل تو اس دن چاشت و اشراق کی ہی نماز کا ثواب علاوہ اور دنوں کے زیادہ ہے کہ دو۲ رکعت پر دو سو برائیاں دُور کی جاتی ہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی چار رکعت پڑھے اس کو چار سو درجہ جنّت میں عطا ہوں گے۔ اور اگر آٹھ رکعت نفل پڑھے تو اس کو آٹھ سو درجہ جنّت میں بلند کیے جائیں گے اور تمام گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے، اور اگر بارہ رکعت پڑھے تو بارہ سو نیکی لکھی جائیں گی اور بارہ سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور جو شخص درمیان ظہر اور عصر کے دو۲ رکعت پڑھے، اوّل رکعت میں الحمد شریف کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور پچیس۲۵ مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ہو اللہ ایک بار اور بیس۲۰ بار اور بعد سلام کے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پچاس۵۰ مرتبہ تو یہ شخص نہ مرے گا جب تک اپنے رب کو خواب میں نہ دیکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

مکتوب حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ جمعہ کے دن جو کوئی چار رکعت نفل ایک سلام سے جس وقت چاہے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ پندرہ بار اور بعد نماز کے درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر اس دُعا کو ایک بار پڑھے اَللّٰهُمَّ يَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَيَا سَامِعَ الصَّوْتِ وَيَا مُحْيِيَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاجْعَلْ لِّيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّمِمَّا اَنَا فِيْهِ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ يَا رَاحِمَ الْعَطَايَا وَيَا غَافِرَ الْخَطَايَا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْاَعْظَمُ يَا سَاتِرَ الْعُيُوْبِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ تو اللہ پاک اس کی نمازوں فائتہ کا جن کے عدد معلوم نہیں ہیں کفّارہ کرے گا۔

س : دن میں کے رکعت اور رات میں کے رکعت تک ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے؟

ج : دن میں چار رکعت تک ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے اگر چار رکعت سے زیادہ ایک سلام سے پڑھے گا تو نفل مکروہ ہوں گے اور رات میں آٹھ رکعت تک ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے، اگر آٹھ رکعت سے زیادہ ایک سلام سے پڑھے گا تو مکروہ ہوگی۔ (عالمگیری)

س : دن اور رات میں چار رکعت نفل دو سلام سے پڑھنا افضل ہے یا ایک سے؟

ج : ایک سلام سے چار رکعت کا پڑھنا افضل ہے یہی وجہ ہے کہ کوئی ایک سلام سے چار رکعت

پڑھنے کی نذر کرے اور بروقت ادائیگی دو دو سلام سے پڑھے تو نذر ادا نہ ہوگی اور اگر دو سلام سے پڑھنے کی نذر کرے اور پھر ایک سلام سے چار رکعت پڑھ لے تو نذر ادا ہو جائیگی۔

سوال: ایک شخص نے نفل نماز صحیح طور سے شروع کی اور پھر اسی کو توڑ ڈالا، آیا اس نفل کی قضا اس کے ذمے ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: بیشک ضروری ہے اس لئے کہ نفل شروع کرنے سے پہلے نفل ہوتی ہے اور بعد شروع کرنے کے اس کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے۔ (درمختار)

س: ایک شخص نے اس خیال سے کہ میں ظہر کی نماز پڑھ چکا ہوں امام کی اقتداء بہ نیت نفل کیا، پھر یاد آیا کہ ظہر نہیں پڑھی ہے اب نفل کو توڑ کر فرض کی نیت سے دوبارہ اقتدار کی، آیا یہ بعد فرض کے اس نفل کی بھی اس کے ذمے قضا ہے یا نہیں؟

ج: اس نفل کے توڑنے کی قضا نہیں، اسی طرح بغیر یاد آئے فرض کے نفل کو توڑ کر دوسرے نفل کی اقتدار کرے تب بھی قضا لازم نہ آئے گا اس لئے کہ اس کی نیت ادائے نماز امام کے ساتھ ہے سو دونوں صورتوں میں حاصل ہے۔ (شامی)

س: اگر کسی نے بلاقید رکعت نفل کی نیت یعنی دو چار رکعت کی تخصیص نہیں کی تو اس پر کتنی رکعت پڑھنا لازم ہے؟

ج: اس شخص کو سوائے دو رکعت کے اور زیادہ کا پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

س: ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت نہیں کی اور دو رکعت پر قعدہ میں بھی نہیں بیٹھا، تیسری رکعت کو کھڑا ہو گیا پھر اس کو یاد آیا کہ قعدہ نہیں کیا ہے، اب اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج: یہ شخص قعدہ کی طرف بالاجماع لوٹے، اگر یاد آنے پر قعدہ کی طرف نہیں لوٹے گا تو نماز نفل فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

س: ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت کی، اس نے اول دوگانہ کے درمیان میں نماز نفل توڑ ڈالی تو اب اس کو کے رکعت قضا کرنی ہے؟

ج: دو رکعت نفل قضا کرنی چاہئے۔ (تنویر، درمختار)

س: ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت کی، ایک دوگانہ پڑھ کر نماز توڑ ڈالی تو اب اس کو کے رکعت قضا کرنی چاہئیں؟

ج: اس صورت میں اگر قعدۂ اولیٰ میں بقدر تشہد بیٹھ گیا ہے تب تو دو رکعت کی قضا کرے

Marfat.com

اور اگر بقدر تشہد قعدہ اولیٰ میں نہیں بیٹھا ہے تو چاروں رکعت بالاتفاق قضا کرے اس میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ہر دوگانہ نفل کی علیحدہ نماز ہے مگر تین سبب عارض ہونے سے دوگانہ جدا نہیں رہتا ہے بلکہ ایک ہو جاتا ہے وہ سبب تین یہ ہیں۔ اقتدا، نذر قعدہ اولیٰ کا چھوٹنا کران کی وجہ سے بصورت فساد پھر چار ہی رکعت قضا ہوتی ہیں۔ (درمختار، شامی)

س: گھوڑے اور اونٹ اور بہلی وغیرہ کی سواری پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج: نفل نماز تو عذر اور بلا عذر جائز ہے مگر فرض اور واجب بلا عذر جائز نہیں۔ (تنویر، شامی)

س: وہ عذر کیا ہیں جن سے فرض واجب نمازیں بھی ان سواریوں پر جائز ہو جاتی ہیں؟

ج: جان کا خوف خواہ موذی جانوروں سے ہو یا دشمنوں سے، مال کا خوف، عورت کو مرد فاسق کا خوف، مسافر کو قافلہ چلا جانے کا خوف، یا سواری ایسی ہو کہ جس پر بدون امداد غیر کے سوار نہ ہو سکے یا زمین پر کیچڑ وغیرہ ہو۔ (درمختار)

س: ایسی سواریوں پر نماز کس طرح ادا کرے؟

ج: اشارہ سے پڑھے، اس لئے کہ اشارہ سے ہی پڑھنا مشروع ہے۔ لیکن سواری کے ٹھہرانے[1] پر اگر قدرت ہے تو ٹھہرا لے اور اگر اس پر قدرت نہیں ہے تو قبلہ رُخ کرے اگر یہ بھی ممکن نہیں تو جس طرح ممکن ہو۔ بروقت ضرورت نماز ادا کر لے، اگر بشرط امکان قدرت نماز قبلہ رو ادا نہ کریگا تو نماز جائز نہیں۔ ان سواریوں پر جو فرض اور واجب نماز ادا کی ہو بعد قدرت ان نمازوں کو نہ لوٹاوے۔ (شامی)

س: سواری پر نفل پڑھنا مسافر ہی کو جائز ہے یا مقیم کو بھی؟

ج: دونوں کو جائز ہے مگر مقیم شہر سے باہر جہاں سے مقیم پر قصر لازم آتا ہے پڑھ سکتا ہے شہر کے اندر نہیں پڑھ سکتا۔ (تنویر، درمختار)

س: ریل میں نمازوں کا کیا حکم ہے؟

ج: ٹھہری ہوئی ریل میں تو سب نمازیں بالاتفاق جائز ہیں اس لئے کہ ٹھہری ریل کا حکم مثل تختہ کے ہے۔ ہاں چلتی ریل میں علماء ہند کا فرض، واجب میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے کہ اگر وقت جاتا دیکھے تو جس طرح ممکن ہو پڑھ لے اور بعد میں اس کا اعادہ کرے۔

[1] اگر بہلی کو ٹھہرا کر نماز فرض واجب ادا کرے تو جوا بیلوں کے اوپر سے دُور کر دے تاکہ گاڑی تخت کے حکم میں ہو جائے اس صورت میں اشارہ سے نماز نہ پڑھے، رکوع و سجود بیٹھ کر ادا کرے گا جوا گاڑی کے بیلوں پر ہی رہے گا تو اشارہ سے نماز ادا کرے کیونکہ سواری پر اشارہ سے نماز مشروع ہے۔ (درمختار)

Marfat.com

س : چلتی کشتی میں نماز کا کیا حکم ہے ؟
ج : نوافل مطلقاً درست ہیں اور فرض اس وقت جب کہ خشکی میں اُتر نہ سکتے ہوں۔ (عالمگیری)
س : اگر کوئی ایک نفل میں کئی نفلوں کی نیت کرے، مثلاً دوگانہ، تحیۃ الوضو میں تحیۃ المسجد اور اشراق یا اور کسی نفل کی نیت کرلے تو کیا اس نمازی کو سب نفلوں کا ثواب ایک ہی دوگانہ میں مل جائیگا ؟
ج : ہاں ایک ہی دوگانہ میں سب نفلوں کا ثواب نیت کے سبب سے مل جائیگا (درمختار)
س : اس بات میں سورج گہن اور چاند گہن اور استسقار کی نمازوں کا اب تک ذکر نہیں آیا یہ بھی بتلادیجئے کہ کسوف کس کو کہتے ہیں اور اس کی نماز کیسی ہے اور کس طرح پڑھی جاتی ہے ؟
ج : کسوف سورج گہن کو کہتے ہیں۔ یہ نماز بالاع سنّت ہے اور یہ نماز جماعت کے ساتھ بلا اذان اور اقامت اور خطبہ کے پڑھی جاتی ہے۔ (عالمگیری، کبیری)
س : کسوف کی نماز کی کَے رکعت ہیں ؟
ج : کم از کم دو رکعت ہیں ورنہ چار بھی ہیں اور زائد بھی۔ ان رکعتوں میں قرأت پڑھے۔ (درمختار)
س : اگر گہن ان اوقات میں شروع ہو کہ جن میں نماز مکروہ ہے تو بھی اس نماز کو ادا کرے یا نہیں ؟
ج : ان اوقات ممنوعہ میں نہ پڑھے، صرف دعا اور استغفار پڑھتا رہے اگر گہن کی حالت میں آفتاب غروب ہوجائے تو دعا وغیرہ ترک کرکے نماز مغرب میں مصروف ہوجائے۔ (عالمگیری)
س : اگر گہن اور جنازہ دونوں جمع ہوجائیں تو پہلے کون سی نماز ادا کرے ؟
ج : پہلے جنازہ کی نماز ادا کرے۔ (عالمگیری)
س : اگر جماعت سے گہن کی نماز کو ادا نہ کرسکے تو تنہا بھی اپنے گھر میں پڑھ لے یا نہیں ؟
ج : ہاں پڑھ لے، اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو صرف دعا مانگنا ہی کافی ہے۔ (عالمگیری)
س : نماز کے بعد بھی اگر گہن رہے تو کیا کرے ؟
ج : اوّل تو اس نماز کو طوالت ارکان کے ساتھ ادا کرے اور اگر نماز طوالت ارکان کے ساتھ ادا نہ کرسکے تو دعا کو طول دے غرض اس وقت کو یاد الٰہی میں صرف کرے جب تک آفتاب صاف نہ ہو۔ (درمختار)
س : خسوف کس کو کہتے ہیں اور اس کی کَے رکعت ہیں اور اس کو کس طرح پڑھے ؟
ج : خسوف چاند گہن کو کہتے ہیں اور اس کی دو رکعت ہیں اس نماز کو بلا جماعت پڑھے، بسبب حرج کے۔ اور اگر کوئی گہن کے وقت نہ پڑھ سکے تو بعد میں گہن کے کسوف و خسوف کی رکعتوں کو ہرگز نہ ادا کرے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال : استسقا کس کو کہتے ہیں اور اس کی نماز کے لئے کیا حکم ہے ؟
جواب : استسقا خشک سالی کے وقت خدا تعالےٰ سے مینہ طلب کرنے کو کہتے ہیں۔ حضرت امام اعظم رح کے نزدیک جماعت اور خطبہ کے ساتھ اس کی نماز سنت نہیں ہے اور صاحبین رحمہا اللہ کے نزدیک جماعت اور خطبہ کے ساتھ ہی یہ نماز سنت ہے بلا اذان و اقامت۔
( درمختار، عالمگیری )

س : ان دو رکعتوں کو پکار کر پڑھے یا پوشیدہ اور ان میں کون سی سورۃ پڑھنا مستحب ہے ؟
ج : ان میں قرأت پکار کر پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۂ قاف اور دوسری میں سورۂ قمر یا پہلی میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری میں غاشیہ پڑھے۔ ( عالمگیری، عینی )

س : خطبہ نماز سے پہلے پڑھے یا بعد میں اور کس طرح پڑھے ؟
ج : بعد نماز کے پڑھے اور اس وقت تلوار یا عصا پر سہارا دے اور اس طرح خطبہ پڑھے زمین پر کھڑے ہو کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَیْنَا قُوَّۃً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ط اس کے بعد یہ دعاء ماثورہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَرِیْئًا مُّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ فَوْعُ النَّبَاتِ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ۔

س : جب کہ امام اور قوم نماز کے لئے باہر نکلیں تو اور کیا کیا باتیں کریں ؟
ج : کافروں کو اس وقت ساتھ نہ لیں، مسلمان پاپیادہ جائیں اور میلے کچیلے پیوندار کپڑے ہوں، اپنے گناہوں سے نادم سرنگوں ہوں۔ گناہوں سے توبہ نصوح کریں۔ صدقہ بھی نکلنے سے پہلے دیں۔ ضعیفوں کو ضرور ہمراہ لیں، مثل بوڑھے مردوں اور لڑکوں کے مویشیوں کو بھی ہمراہ لیں اور ان کے ذریعہ سے دعا کریں، اس کی دعا کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی زمین کی طرف ہو اور پشت آسمان کی طرف برخلاف اور دعاؤں کے، اس نماز کو اس ترتیب سے تین دن تک پڑھے اس سے زیادہ نہ پڑھے اور اس وقت پڑھنی چاہیے جب کنوؤں اور نہروں میں پانی نہ رہے اگر ہے تو چارپایوں کو پانی پلانے اور کھیتوں کو سینچنے کے لئے کافی نہ ہوں اور آسمان پر ابر ہتھیلی کے برابر نہ ہو، اور اگر ایسے حالات نہ ہوں تو صرف استغفار کو ہر محلہ اور ہر گھر میں لوگ جمع ہو کر گٹھلیوں یا کنکریوں پر پڑھیں۔ انشاء اللہ ضرور بارش ہوگی اس لئے کہ استغفار کے ساتھ مینہ کا وعدہ نص قرآنی سے ثابت ہے۔ (عالمگیری شامی)

Marfat.com

# باب (۱۵) چھوٹی ہوئی نمازوں کے قضا پڑھنے کے بیان میں

س : وہ کون سی نمازیں ہیں جن کی قضا واجب ہے ؟

ج : وہ نمازیں جو وقت کے اندر واجب ہو کر فوت ہو گئی ہوں خواہ جان کر فوت ہوں یا بھول کر یا نیند سے، تھوڑی ہوں یا بہت۔ (عالمگیری)

س : وہ کون سی نمازیں ہیں جن کی قضا واجب نہیں ؟

ج : وہ نمازیں مرتد اور مجنون[1] کے ارتداد اور جنون کی حالت کی ہیں۔ اور اس بیمار[2] اور بیہوش کی ہیں جس پر بیماری یا بےہوشی[3] ایک رات دن سے زیادہ گزرے اور حائضہ اور نفسا کے ایام حیض اور نفاس کی نمازیں ہیں جن کی قضا نہیں۔ (عالمگیری)

س : قضا نماز کس وقت ادا کرے ؟

ج : تمام عمر اس کی ادائیگی کا وقت ہے جب چاہے پڑھے سوائے اوقات مکروہہ کے۔ مگر تاخیر بلا عذر درست نہیں۔ (درمختار)

س : ایک لڑکا رات کو سوتے وقت نابالغ تھا پھر وہ جب قبل فجر اٹھا تو اس کو احتلام ہوا اب لڑکے پر نماز عشاء کی قضا واجب ہے یا نہیں ؟

ج : واجب ہے کیونکہ احتلام وجوب نماز کو مانع نہیں۔

س : ایک لڑکی رات کو سوتے وقت نابالغ تھی پھر جب وہ قبل فجر اٹھی تو اس کو حیض معلوم ہوا، اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

ج : اس پر عشاء کی نماز کی قضا واجب نہیں، کیونکہ حیض[4] وجوب نماز کو مانع ہے۔

س : ایک شخص کی فجر کی نماز قضا ہو گئی، اس شخص نے پہلے ظہر کی نماز وقتیہ ادا کی، حالانکہ اس کو فجر کی فائتہ نماز یاد تھی اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

ج : اس شخص کی ظہر کی نماز نہیں ہوئی اس لئے کہ اس نے ترتیب کو جو ہمارے نزدیک واجب ہے ترک کر دیا اب اس کو لازم ہے کہ پہلے فجر کی نماز قضا کرے اور ظہر کی نماز پھر سے پڑھے۔ (عالمگیری)

---

[1] جب کہ جنون نماز کے چھ وقت تک برابر ہو (عالمگیری) [2] بیمار وہ معتبر ہے جس میں اشارہ سے بھی نماز ادا نہ کر سکے (عالمگیری) [3] اگر بیہوشی ایک رات دن سے کم گزرے تو بعد افاقہ نمازوں کی قضا کرے [4] اگر صاحب ترتیب حیض اور نفاس والی عورت کی ایک نماز قبل حیض اور نفاس چھوٹی ہو اور پھر پاک ہونے پر اس نماز کو قضا نہیں کیا اور باوجود ہونے اس نماز کے وقتی ادا کی تو جائز نہیں ۱۲۔

Marfat.com

یہ نماز ظہر کی جو فجر کی نماز یاد آنے سے نہیں ہوئی۔ شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک نفل ہو جائے گی۔ (درمختار)

س : ترتیب کبھی ساقط بھی ہوتی ہے یا نہیں ؟

ج : ہاں تین عذر سے ساقط ہو جاتی ہے۔ ۱۔ تنگیٔ وقت، ۲۔ نسیان یعنی بھول، ۳۔ چھ یا زیادہ نمازوں کا فوت ہو جانا، مثلاً کسی کی نماز ظہر کی قضا ہوگئی اور عصر کا اتنا وقت ملا کہ اگر ظہر ادا کرے تو عصر بھی ہو جائے تو اب ایسے ضیق وقت میں ترتیب فرضیت کی ساقط ہوگئی، یا عصر کی نماز بھول کر پڑھ لی تو اس نسیان نے بھی ترتیب کو ساقط کر دیا۔ اور چھ یا زیادہ نمازوں کے قضا ہونے کی وجہ سے ترتیب کا ساقط ہو جانا بوجہ حرج کے ہے نہ صرف یہ، بلکہ ترتیب وتر کے اندر بھی واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر وتر قضا ہو جائیں اور فجر کی نماز وتر کے یاد ہوتے پڑھی جائے تو فجر کی نماز نہیں ہوگی۔
(شرح وقایہ، عالمگیری)

س : ایک آدمی کے ذمہ چھ نمازیں متفرق ہیں، مثلاً چھ نمازیں فجر کی ہی قضا ہوئی ہیں یا عصر کی اور ان کے درمیان کی نمازیں پڑھتا رہا ہے تو اس پر بھی کیا ترتیب ساقط ہے ؟

ج : اس شخص پر بھی ترتیب ساقط ہوگئی۔ (درمختار)

س : ایک شخص کی عشاء کی نماز قضا ہوگئی، فجر کو اس خیال سے کہ وقت میں گنجائش نہیں ہے فجر ادا کی بعد ادائیگی معلوم ہوا کہ ابھی وقت ہے مگر دو رکعت کے لائق، اب اس کو کیا کرنا چاہئے ؟

ج : پھر فجر کی نماز ادا کرے، وہ پہلی نماز نفل ہوگئی۔ اسی طرح جتنی بار گنجائش دیکھے فجر ہی پڑھے گا، جو دوگانہ طلوع کے وقت ہوگا وہ فرض ہوگا باقی سب نفل ہو جائیں گے۔ (درمختار)

س : ایک شخص نے ایک مہینہ یا ایک سال برابر نماز نہیں پڑھی، پھر اس نے نماز شروع کرنے کے بعد کوئی قضا نہیں کی۔ اب اگر کوئی نماز نئی قضا ہوئی اور اس نئی نماز فائتہ کے یاد ہوتے ہوئے وقتی نماز ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں ؟

ج : جائز ہے اور نئی فائتہ نماز قدیم نمازوں فائتہ میں مل جائے گی اس لئے کہ جب تک مہینہ یا ایک برس کی نمازیں قضا نہ پڑھ لے گا اس وقت تک ترتیب عود نہ کرے گی۔ (درمختار، شامی)

س : ایک شخص کے ذمہ ایک ماہ یا ایک سال کی نمازیں قضا تھیں، پھر اس نے ان فائتہ نمازوں کو ادا کر لیا، یہاں تک کہ ایک نماز یا دو نمازیں باقی رہ گئیں اور اب پھر نئی نمازوں سے ایک قضا ہوگئی اس حالت میں نئی نماز فائتہ کے یاد ہوتے ہوئے وقتی نماز ادا کرنی جائز ہے یا نہیں ؟

ج : جائز ہے، اس لئے کہ جب تک پہلی نماز فائتہ میں سے ایک بھی اس کے ذمہ باقی

رہے گی اس وقت تک ترتیب عود نہیں کرے گی، اسی قول پر فتویٰ ہے۔ اور اگر کسی کی بہت سی نمازیں قضا ہوں ان کی ادائے گی میں ترتیب ضروری نہیں ہے۔ مثلاً کسی کی ایک مہینہ کی نمازیں قضا ہوگئیں، پھر ان کو اس طرح ادا کیا کہ پہلے تین۳ نمازیں فجر کی پڑھ لیں، پھر نمازیں ظہر کی ادا کیں، علیٰ ہذالقیاس اسی طرح سب نمازیں ادا کیں تو سب نمازیں درست ہیں۔ (عالمگیری، شامی)

**سوال:** ایک شخص کی فجر کی نماز قضا ہوئی، ظہر کے وقت اس نے نماز ظہر بھول کر شروع کر دی یا تیسری رکعت میں اس کو یاد آیا کہ میرے ذمے فجر کی نماز باقی ہے اب کیا کرے؟

**جواب:** یاد آنے پر اس نماز کی فرضیت تو ساقط ہوگئی اب یہ کرے کہ اگر دوسری رکعت ہے تو تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر تیسری ہے تو چار رکعت پر سلام پھیر دے، اوّل صورت میں دو۲ نفل ہو جائیں گے اور دوسری صورت میں چار رکعت نفل ہو جائیں گے، اب پہلے فجر کی نماز قضا پڑھے پھر ظہر ادا کرے۔ (عالمگیری)

**س:** ایک شخص کے ذمے ایک یا دو۲ نمازیں قضا ہیں اور یاد ہونے کے ساتھ ادائیگی کی قدرت بھی ہے اور تاخیر کرتا ہے یہ تاخیر کیسی ہے؟

**ج:** یہ تاخیر مکروہ ہے، اس لئے کہ قضا کا وقت ہی وہ ہے جب یاد آئے سوائے اوقاتِ مکروہہ کے اور وقت سے نماز کا تاخیر کرنا بالاتفاق مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

**س:** وہ کون سی نماز ہے جس کے نہ پڑھنے سے پانچ نمازوں کی فرضیت کہ جو اس سے پہلے پڑھ چکا ہے درست ہو جائے اور اگر اس کو پڑھ لے تو پانچوں نمازوں کی فرضیت جاتی رہے؟

**ج:** یہ وہی نماز فائتہ ہے کہ جو چھٹی نماز کے وقت بھی موجود ہے جو اب تک ادا نہیں ہوئی اب اگر اس کو وقتی نماز کے گزرنے سے پہلے پڑھ لے گا تو پانچوں نمازوں کی فرضیت جاتی رہے گی اور اگر اب بھی اس کو نہ پڑھے گا تو سب نمازیں فرضیت کے ساتھ قائم رہیں گی۔ (درمختار، شامی)

**س:** ایک شخص کی نماز قضا ہوگئی اور پھر وہ بھول گیا کہ کون سے وقت کی نماز تھی اور گمان غالب بھی کسی نماز پر نہیں ہوتا تو اب کیا کرے؟

**ج:** یہ شخص ایسی حالت میں ایک رات دن کی نماز قضا کرے اور اگر دو۲ دن کی نماز میں تردد ہے اور یہ یاد نہیں کہ دونوں دنوں میں سے کون سے وقت کی نماز فوت ہوئی ہے تو دو۲ دن کی نماز پڑھے، اسی طرح جتنے دنوں کی نماز کا تردد ہو اتنے ہی دنوں کی نماز قضا کرے۔ (عالمگیری)

---

۱؎ بہت کی حد یہ ہے کہ چھٹی نماز کا وقت نکال کر چھ جمع ہو جائیں۔ ۱۲ (عالمگیری)

Marfat.com

س : جو نمازیں کہ بحالت سفر قضا ہوئی ہیں ان کو قیام کی حالت میں چار رکعت سے ادا کرے یا دو اور اگر قیام کی حالت کی نمازیں سفر میں پڑھے تو دو رکعت پڑھے یا چار ؟

ج : سفر کی حالت کی قضا دو رکعت ہی پڑھی جائیں گی اور قیام کی حالت کی نماز خواہ سفر میں ادا کرے یا قیام میں چار ہی رکعت ادا کرے گا۔ (عالمگیری)

س : ماں باپ یا کسی دوست وغیرہ کی طرف سے بھی قضا نمازیں پڑھ دی جائیں تو درست ہے یا نہیں ؟

ج : ہرگز درست نہیں اس لئے کہ نماز عبادت بدنی ہر مکلّف کے لئے ہے دوسرے کے ادا کرنے سے ادا نہیں ہوتی۔ (درمختار)

س : قضا نمازوں کا ادا کرنا مسجد میں اعلان کرنے کے ساتھ بہتر ہے یا گھر میں ؟

ج : اعلان کے ساتھ ادا کرنا کہ جس سے ناواقف بھی واقف ہو جائے مکروہ تحریمی ہے اس لئے کہ تاخیر گناہ پر اطلاع دینا دوسرا گناہ ہے اس لئے چھپ کر گھر میں قضا کرے۔ (شامی، عالمگیری)

س : ایک شخص نے مرتے وقت میں اپنے ورثا کو قضا نمازوں کے کفارہ دینے کی وصیت کی، تو اب اس کے ورثا کو بعد اس کی موت کے کس قدر اناج کفارہ میں دینا چاہئے ؟

ج : اگر ایک شخص نے ترکہ چھوڑا ہے تو اس کے تہائی مال میں سے ہر نماز کے عوض میں نصف صاع گیہوں اور اسی قدر بعوض وتر کے بھی ورثا کو دیں اور اگر ترکہ نہیں چھوڑا ہے اور ورثا غنی ہیں تو وہ تبرعاً کفارہ دیں اور اگر ورثا غنی نہیں ہیں تو یوں کریں کہ نصف صاع گیہوں ایک نماز کے کفارہ میں کسی مسکین کو دیں اور پھر وہ مسکین ایک وارث فقیر کو صدقہ دیں اور پھر یہ اس کو اسی طرح سے سب ادا کریں۔ اسی طرح روزوں کا کفارہ بھی دلویں۔ ہر روزہ کے کفارہ میں اسی قدر گیہوں دینے ہوں گے (درمختار، شامی، عالمگیری)

س : بہت بوڑھا کہ جس کو شیخ فانی کہتے ہیں اس کو بھی زندگی میں اپنی نمازوں کا کفارہ دینا درست ہے جیسے روزوں کا یا نہیں ؟

ج : بوڑھے کو اپنی نمازوں کا کفارہ دینا بحالتِ زندگی درست نہیں ہے خود ہی ادا کرے خواہ اشارہ سے ہی ادا کرنے پر قادر ہو۔ (عالمگیری)

# باب (۱۵) سجدۂ سہو کے بیان میں

س : سہو کس کو کہتے ہیں ؟

Marfat.com

ج : سہو بھول کو کہتے ہیں اور اسی حکم میں شک بھی داخل ہے۔ (درمختار)

س : شک اور ظن اور وہم میں کیا فرق ہے؟

ج : شک کسی چیز کے ہونے نہ ہونے میں تردد کرنے کو کہتے ہیں، بدون غلبہ کسی جانب کے اور اگر کسی جانب کو غلبہ ہے تو اس کو ظن کہیں گے اور طرف مغلوب کو وہم۔

س : سجدۂ سہو کس وقت اور کس طرح ہوتا ہے اور اس سے غرض کیا ہے؟

ج : بعد فارغ ہونے نماز کے ایک سلام پھیرنے کے بعد ہوتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر قعدہ میں پہلے سلام کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کو جھک جائے اس میں تسبیح تین مرتبہ پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور جلسہ کر کے پھر اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور دوبارہ تشہد مع درود اور دعا کے پڑھے اور سلام پھیرے۔ غرض اس سجدہ سے یہ ہے کہ جن باتوں سے نماز ناقص ہوئی ہو اس کے سبب سے اصلاح ہو کر نماز درست ہو جائے۔ (تنویر، درمختار، عالمگیری)

س : پہلے قعدہ میں سجدہ سہو سے پہلے درود اور دعا بھی یا صرف تشہد ہی پڑھ کر ایک سلام پھیر دے؟

ج : دونوں ہی قعدوں میں درود اور دعا پڑھنا زیادہ احتیاط رکھتا ہے۔ (عالمگیری)

س : اگر کوئی شخص ایک سلام بھی نہ پھیرے اور سلام سے پہلے ہی سجدہ سہو کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج : ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمختار)

س : اگر کسی نے بعد دوسرے سلام کے سجدہ سہو کیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج : ایک قول کے موافق صحیح ہے مگر جمہور فقہاء کے قول کے موافق سجدہ ساقط ہو جائے گا اس لئے کہ پہلا سلام دو چیزوں کے لئے ہے، ایک نماز سے حلال ہونے کے لئے، دوسرے قوم کی تحیۃ کے لئے دوسرا سلام صرف تحیۃ ہی کے لئے ہے تو دوسرا سلام کلام کے مانند ہوا اسی وجہ سے دوسرے سلام کے بعد سجدۂ سہو نہ کرے پھر کرے نماز پڑھے۔ (شامی، عالمگیری)

---

۱؎ فقہاء کے نزدیک سہو اور شک دونوں برابر ہیں۔ یعنی جس طرح سہو سے سجدہ واجب ہوتا ہے اسی طرح شک سے بھی واجب ہوتا ہے اور شک کی بھی سب صورتیں سجدہ واجب ہونے میں برابر ہیں (عالمگیری) ۲؎ دونوں سجدے اور التحیات کا دوبارہ پڑھنا اور سلام کا دوبارہ پھیرنا یہ سب واجب ہیں اس لئے کہ سجدۂ سہو التحیات اور سلام کو دور کر دیتا ہے نہ قعدہ کو بسبب قوی ہونے قعدۂ اخیرہ کے وہ فرض ہے اور سجدۂ سہو واجب ہے تو واجب فرض کو اٹھا نہیں سکتا۔ (غایۃ الاوطار)

Marfat.com

س : وہ کیا باتیں ہیں جن سے نماز ناقص ہوجاتی ہے اور اس نقص کا ازالہ سجدۂ سہو سے ہوجاتا ہے؟

ج : وہ ایک تو ترک واجب اور تاخیر واجب ہے ان واجبوں میں سے جو کہ صفت الصلوٰۃ میں گزریں۔ دوسری تاخیر فرض ہے، ان ہی فرضوں میں سے بشرطیکہ سہوًا ہوا اور اگر واجب و تاخیر یا فرض قصدًا ہوں گی تو سجدۂ سہو سے ازالہ نہ ہوگا اس وقت اعادہ نماز کا کرے۔ واضح رہے کہ سجدۂ سہو کا حکم فرض، واجب اور نفل سب نمازوں میں برابر ہے۔ (عالمگیری)

ترک واجب و تاخیر واجب یا تاخیر فرض

س : اگر کسی سے ایک نماز میں کئی واجب ترک ہوں، مثلاً الحمد شریف پڑھنا بھول جاوے اور قعدۂ اولیٰ بھی بھول جاوے اور کچھ واجب سہوًا ترک ہوجاوے تو اب اس شخص پر ایک ہی دفعہ سجدۂ سہو کرنا واجب ہے یا ہر ایک واجب کے عوض میں سجدۂ سہو علیحدہ علیحدہ کرے ؟۔

ج : یہ شخص ایک ہی دفعہ سجدہ کرلے، اس لئے کہ سجدۂ سہو ایک دفعہ ہوتا ہے خواہ ایک واجب ترک ہو یا چند، سب کا تدارک اسی ایک دفعہ کے سجدہ سے ہوجائے گا۔ (عالمگیری)

س : ایک شخص فرض میں الحمد کو بھول کر دوبارہ پڑھ جائے تو سجدۂ سہو کرے یا نہیں ؟۔

ج : اگر ایک شخص کو یہ سہو پہلے دوگانہ میں ہوا ہے تو سجدۂ سہو کرے۔ اس لئے کہ پہلے دوگانہ میں الحمد کا ایک دفعہ پڑھنا جو واجب تھا وہ ترک ہوگیا اور اگر دوسرے دوگانہ میں ہوا تو سجدۂ سہو نہ کرے (عالمگیری)۔

س : یہ حکم تو پوری الحمد پڑھ کر پھر دوبارہ الحمد پڑھنے کا ہے اور اگر پوری الحمد نہ پڑھے تھوڑی یا بہت پڑھ کر پھر پڑھے تو کیا حکم ہے ؟۔

ج : اگر بہت سی الحمد پڑھ کر پھر دوبارہ پڑھنے کو لوٹا ہے تو سجدہ سہو کرے اور اگر تھوڑی الحمد پڑھ کر پھر دوبارہ شروع کی ہے تو سجدۂ سہو نہ کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

س : اگر الحمد سے پہلے سورۃ پڑھ لی ہے تو سجدۂ سہو کرے یا نہیں ؟۔

ج : ضرور کرے۔ اس لئے کہ الحمد کا پہلے پڑھنا واجب تھا ترک ہوگیا خواہ پوری سورۃ پڑھی ہو یا کم، مگر پچھلے دوگانہ میں فرضوں کے اگر الحمد کے ساتھ سورۃ ملائے تو سجدہ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری)

س : اگر کوئی قیام میں تشہد سہوًا پڑھ لے تو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟۔

ج : اگر یہ قیام فرض نمازوں کا ہے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ تشہد پہلے دوگانہ میں پڑھا ہے یا پچھلے میں

---

۱؎ الحمد سے پہلے اگر سورۃ شروع کردے تو جب یاد آوے سورۃ کو ترک کردے اور الحمد شروع کرے بعد میں سجدۂ سہو کرے (عالمگیری) ۲؎ اگر نوافل کے پچھلے دوگانہ میں دوبارہ الحمد پڑھ لی تو سجدۂ سہو کرے۔

Marfat.com

اگر پہلے دوگانہ میں پڑھا ہے تو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ الحمد سے پہلے پڑھا ہے یا پیچھے، اگر پہلے پڑھا ہے تو سجدۂ سہو نہیں اگر بعد الحمد کے پڑھا ہے تو سہو کرے اس لئے کہ الحمد کے پیچھے محل ہے اس شے کو پڑھنے کا کہ جو واجب ہے تو تاخیر واجب سے سجدۂ سہو ہوا اور اگر فرض نمازوں کے پیچھے دوگانہ میں پڑھا ہے تو سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر یہ قیام وتر یا نفل نمازوں کا ہے تو سب رکعتوں کے لئے وہی حکم ہے جو کہ فرض نمازوں کے دوگانہ کے لئے ہے۔ (عالمگیری)

س: قومہ در طمانیت کے چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

ج: صحیح یہی ہے کہ اگر سہواً چھوڑ دے گا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (عالمگیری)

س: اگر قعدۂ اولیٰ کو بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہووے تو کیا کرے؟

ج: اگر قریب[1] بیٹھنے کے ہے اور یاد آجاوے تو وہ جونہی بیٹھ جائے اس صورت میں سجدۂ سہو بھی نہیں، اور اگر قریب کھڑا ہونے کے ہے تو اب نہ بیٹھے، آخیر میں سجدۂ سہو کر لے نماز ہو جائے گی اور یہ حکم امام اور منفرد کے لئے ہے اور اگر مقتدی ہے تو سیدھا کھڑا ہونے کے بعد بھی امام کی متابعت میں وجوباً بیٹھے گا اور اگر نہ بیٹھے گا تو نماز مقتدی کی فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

س: اسی بیچ کے قعدہ میں التحیات کی جگہ اگر کوئی الحمد پڑھ لے تو سجدۂ سہو کرے یا نہیں؟

ج: اس قعدہ میں اگر بجائے التحیات کے الحمد پڑھ لے یا دوبارہ تشہد پڑھ لے یا ایک بار تشہد پڑھ کر کچھ زیادتی درود شریف وغیرہ کی کرے تو سجدۂ سہو واجب ہے اور درود شریف کی زیادتی بیچ کے قعدہ میں بعض کے نزدیک اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک موجب سجدہ ہے اور بعض کے نزدیک وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جب تک نہ پڑھے گا سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا۔ غرض اس قعدہ میں وجوب سجدہ کے لئے اگر اس مقدار کا سکوت بھی ہوگا تب بھی سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (عالمگیری)

س: اگر کوئی قعدۂ اخیر کو بھول کر پانچویں رکعت کو کھڑا ہو جائے تو کیا کرے؟

ج: جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے اس وقت تک قعدۂ اخیرہ کی طرف عود کرے اور تشہد پڑھ کر سجدہ کر لے نماز درست ہو جائے گی، اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو ایک رکعت اور ملا لے تاکہ چھ رکعت اس کی نفل ہو جائیں اور اخیرہ میں سجدہ کر لے، اس صورت میں فرض بسبب ترک قعدۂ اخیرہ کے جاتے رہے۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س: یہ صورت تو وہ بیان ہوئی کہ جس میں قعدۂ اخیرہ بالکل چھوڑ دیا اور قعدۂ اخیرہ کر کے پھر سہواً

---

[1] قریب بیٹھنے کے اس وقت تک ہے جب تک کہ نیچے کا دھڑ سیدھا نہ ہو۔ ۱۲

Marfat.com

کھڑا ہو پانچویں رکعت کو تو کیا کرے ؟

ج : اس صورت میں بھی جب تک پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید نہیں کیا ہے عود کرے اور اگر پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا ہے تو بھی وہی کرنا چاہئے، یعنی ایک رکعت اور ملا لے، اب اس صورت میں چار فرض ہو جائیں گے اور دو نفل اور اگر نہ ملا دے گا تو چار رکعت فرض ہو جائیں گے اور یہ ایک رکعت باطل ہوگی مگر سجدۂ سہو ہر طرح کرے۔ (عالمگیری، درمختار)

س : اگر امام سے ایسا ہوا کہ قعدۂ اخیر کر کے پانچویں کے لئے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کیا کریں ؟

ج : مقتدی بیٹھے رہیں امام کا ساتھ نہ دیں اور انتظار کریں اگر امام لوٹ آئے تو ساتھ ہو لیں اور نہ لوٹا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں، اب اس امام کی کسی فرض میں کوئی اقتدا نہیں کر سکتا خواہ پہلے مقتدی ہوں یا نیا مقتدی اور امام نے ایک رکعت اور ملالی ان میں کسی نے اس کی اقتدار کی تو اس کو بھی چھ[۱] پڑھنی ہوں گی۔ (ردالمحتار)

س : مقتدی سے کوئی واجب ترک ہو جائے تو سجدۂ سہو کرے یا نہیں ؟

ج : مقتدی اپنے ترک واجب سے سجدۂ سہو نہ کرے، اس لئے مقتدی اگر امام کے سلام سے پہلے سجدہ کرے گا تو امام کی مخالفت لازم آئے گی اور اگر امام کے سلام کے بعد سجدہ کرے گا تو نماز سے خارج واقع ہوگا اس واسطے مقتدی پر سجدہ سہو نہیں۔ (تنویرالابصار، شامی)

س : اگر امام ان نمازوں میں جن میں پکار کر قرارت پڑھنا واجب ہے پوشیدہ پڑھے تو کیا سجدہ سہو کرے ؟ ج : ترک واجب سے سجدۂ سہو لازم آتا ہے آپ کو واجبات نماز جو ہم نے صفت الصلوٰۃ میں بتلائے ہیں شاید یاد نہیں رہے اگر سجدۂ سہو سے نماز بگڑی ہوئی درست کرنا منظور ہو تو واجبات نماز خوب یاد کر۔ وہاں یہ سوال اس جگہ کرتے تو مضائقہ نہ تھا کہ کس قدر خفیہ قرائت پڑھنے سے جہری موقع میں اور اسی طرح برعکس سے سجدۂ سہو لازم ہوگا تو اس کو بھی بتائے دیتے ہیں بھائی وجوب سجدہ کے لئے جہر کی جگہ سر اور سر کی جگہ جہر اس قدر کافی ہے جس قدر سے قرائت فرض ہے یعنی ایک آیت بڑی یا چھوٹی کے مقدار اگر اس سے کم مقدار مخالف جگہ میں خفایت یا جہریت ہوگی تو سجدہ لازم نہ ہوگا۔ (درمختار، شامی)

س : مسبوق کو اگر اپنی بقیہ نماز کی ادائیگی کے وقت سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو کرے یا نہیں ؟

ج : مسبوق کی بقیہ نماز مثل منفرد کے ہے اگر اس میں سہو ہوا ہی تو ضرور سجدہ کرے اور اگر امام کے ساتھ

---

[۱] اگر منفرد سری نماز میں بقدر ایک آیت کا جہر سے پڑھے گا تو اس پر بھی سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ (درمختار)

Marfat.com

ہوا ہے تو ہر حال میں اتباع امام کرے خواہ سہو سے پہلے اقتدار کرے یا پیچھے۔ (درمختار)

س: مسبوق نے امام کا اقتدار دوسرے سجدۂ سہو کے اندر کیا ہے پہلا سجدہ جس کو امام پہلے کر چکا ہے اس سے جاتا رہا اب اس سجدہ کو یہ مسبوق کس وقت ادا کرے؟

ج: کسی وقت بھی ادا نہ کرے۔ اسی طرح دونوں سجدۂ سہو کے بعد اقتدار کرے تب بھی کچھ نہ کرے۔ (عالمگیری)۔

س: لاحق سے سہو ہو جائے تو وہ بھی سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

ج: نہیں کرے، اس لئے کہ لاحق امام کی پیروی میں مثل مقتدی کے ہے، جیسے مقتدی پر اس کے سہو سے سجدہ اُٹھ گیا ایسے ہی لاحق کے اوپر سے بھی۔

س: اور اگر لاحق کے امام نے اپنے سہو سے سجدہ کیا تو یہ لاحق کیا کرے؟

ج: لاحق پر سجدہ واجب ہے۔ اب لاحق اخیر میں نماز کے سجدہ کرلے، جیسے اس کے امام نے اخیر نماز میں کیا ہے اور اگر امام کے ساتھ کرلے گا تو پھر دوبارہ اس کو کرنا چاہیئے۔

س: امام مسافر ہے اور مقیم مقتدی ہے امام کو سہو ہوا اب مقتدی امام کے ساتھ سجدہ کرے یا کیا؟

ج: امام کے ساتھ ہی کرے۔ (درمختار)

س: امام کو سہو ہو جانے کے بعد حدث ہوا، پھر امام نے اپنا خلیفہ مسبوق کو بنایا، اب مسبوق امام کے سجدہ سہو کو کس طرح ادا کرے؟

ج: مسبوق سلام کے لئے کسی مدرک کو آگے بڑھائے تاکہ وہ سجدۂ سہو قوم کو ادا کروائے اگر کوئی مدرک مقتدی نہیں ہے تو سب اپنی بقیہ نماز ادا کرنے کے بعد علیحدہ علیحدہ اپنے امام کا سجدۂ سہو ادا کریں (عالمگیری)

س: اگر امام سہواً پانچویں رکعت کو بعد قعدۂ اخیرہ کر لینے کے کھڑا ہو جائے تو مقتدیوں کو کیا کرنا چاہیئے؟

ج: بعد متنبہ کرنے کے مقتدیوں کو امام کا پانچویں رکعت کے سجدہ تک انتظار کرنا چاہیئے، اگر امام پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے عود کرے تو مقتدی اس کے ساتھ سلام پھیریں ورنہ مقتدیوں پر اب متابعت امام کی فرض نہیں ہے۔ سب سلام پھیر کر علیحدہ ہو جائیں اور اقتدار کریں تو بھی درست ہے اب اگر امام نے ایک رکعت اور پانچویں رکعت کے ساتھ ملائی تو جس طرح امام کی چار رکعت فرض ہو جاویں گے اور دو نفل اسی طرح مقتدیوں کے بھی چار رکعت فرض اور ۲ نفل ہو جائیں گے اور اگر امام نے پانچویں رکعت پڑھ کر نماز کو قطع کر دیا تو امام پر دو رکعتوں کی قضا لازم نہیں، مگر مقتدیوں پر قضا لازم ہوگی، کیونکہ امام سے یہ دو رکعت نفل بلا قصد شروع ہوئی تھیں اور مقتدیوں سے قصداً اس لئے مقتدیوں پر ان کی قضا واجب ہے۔ (شرح وقایہ، شامی، عالمگیری)

س : اگر امام بھول کر پانچویں رکعت کو کھڑا ہو گیا مقتدی بھی اس کے ساتھ سہواً کھڑے ہو گئے پھر امام کو بعد رکوع کے سجدہ کرنے سے پہلے یاد آ گیا اور وہ قعدہ کی طرف عود کر آیا اور مقتدیوں نے بعد سجدہ کے عود کیا تو اب ان مقتدیوں کی نماز درست ہوئی یا نہیں ؟۔

ج : اگر مقتدیوں کو امام کا لوٹ کر بیٹھنا معلوم نہیں ہوا تھا تب تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہے کیونکہ یہ زیادتی سجدہ کی سہواً ہوئی ہے اور مقتدی کی سہواً ایک رکن کی زیادتی اپنے امام کے خلاف مفسدِ نماز نہیں، ہاں اگر امام رکوع سے پہلے قعدہ کی طرف عود کر گیا اور مقتدی رکوع اور سجدہ دونوں کر کے لوٹے تو دونوں رُکنوں یعنی رکعت کی زیادتی کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار، شامی)

س : ایک مسافر کو دُو رکعت کے اندر سہو ہو گیا، پھر اس نے سجدۂ سہو کر لیا، بعد سجدۂ سہو کے اقامت کی نیت کر لی، اس کے لئے کیا حکم ہے ؟۔

ج : یہ سجدۂ سہو دوبارہ کرے گا اس لئے کہ وہ سجدہ درمیان میں غیر جگہ واقع ہونے کے سبب سے غیر معتبر ہوا۔ (عالمگیری)

س : اگر کسی سجدۂ سہو کے اندر پھر سہو ہو تو اب پھر سجدۂ سہو کرے یا نہیں ؟۔

ج : اب نہ کرے اس لئے کہ سجدہ سہو میں سہو ہو جانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا ہے ورنہ پھر یہ سلسلہ کبھی ختم ہی نہ ہو۔ (عالمگیری)

س : اگر سلام کے پیچھے شک ہوا تو کیا کرے ؟۔

ج : کچھ بھی نہ کرے اس وقت جواز نماز کا ہی حکم دیا جائے گا۔ (عالمگیری)

س : کسی وقت نماز کے پڑھنے نہ پڑھنے کے اندر شک واقع ہوا تو کیا کرے ؟

ج : اگر نماز کا وقت باقی ہے تو پھر سے ادا کر لے ورنہ کوئی چیز اس وقت پر واجب نہیں۔ (عالمگیری)

س : اگر کسی نماز میں شک ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھیں تو کیا کرے ؟۔

ج : اگر یہ شک پہلی مرتبہ ہی اس شخص کو ہوا کہ جس کی عادت شک کرنے کی نہیں ہے تو از سرِ نو نماز پڑھے۔

س : اگر ایسا شخص نہ ہو بلکہ وہ ہو جس کی عادت شک کرنے کی ہے تو کیا کرے ؟۔

ج : اوّل گمان غالب پر عمل کرے اور گمان غالب کسی جانب نہ ہو تو پھر یہ شخص تھوڑی رکعتوں کو اختیار کرے بسبب ہونے کمتر کے اور ہر رکعت بعد قعدہ کرے تاکہ قعدہ فرض اور واجب ترک نہ ہو۔ مثلاً اوّل رکعت میں شک ہوا کہ یہ دوسری ہے یا اوّل تو اس رکعت کو اوّل مقرر کرے کیونکہ اس میں یقین اوّل ہونے کا ہے اور اس کے آخر میں قعدہ کرے اس لئے کہ اس کے وہم میں یہ رکعت دوسری بھی ہے اور یہ

Marfat.com

محل قعدہ کی اسی طرح دوسری رکعت کے اخیر میں قعدہ کرے کہ وہ باعتبار ظن غالب کے دوسری ہے، اور دوسری رکعت کے بعد قعدہ واجب ہوتا ہے، علیٰ ہذا تیسری اور چوتھی رکعت کے بعد بھی قعدہ کرے، گو اس صورت میں چار قعدہ ہوں گے مگر یقینی طور سے کوئی قعدہ فرض اور واجب ترک نہیں ہوگا آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز درست ہو جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری، شرح)

س: اگر کسی کو بعد دونوں سلاموں کے یاد آئے کہ تیرے ذمے سجدۂ سہو باقی ہے تو کیا پھر اب سجدۂ سہو کر سکتا ہے؟

ج: بموجب ایک قول کے جب تک قبلہ سے مُنہ نہ پھیرے یا کلام نہ کرے اس وقت تک سجدۂ سہو کر سکتا ہے اور دوسرے قول کے موافق نہیں کر سکتا، پھر سے پڑھے۔ (شامی، عالمگیری)

س: نمازی اگر بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیرے اس وہم سے کہ چار رکعت ہوگئی تو کیا کرے؟

ج: اسی وقت کھڑا ہو جائے اور چار رکعت پوری کرلے اور اخیر میں بوجہ تاخیر فرض سجدۂ سہو کرے اسی طرح اگر مسبوق امام کے ساتھ بھول کر سلام پھیر دے تو وہ بھی اس سلام سے نماز سے خارج نہ ہوگا اور نہ مسبوق پر سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ (درمختار، تنویر، شامی)

س: اگر وتر کی نماز میں سہو ہوا کہ پہلی رکعت یا دوسری یا تیسری تو کیا کرے؟

ج: سب رکعتوں میں قنوت پڑھے اور ہر رکعت کے بعد قعدہ کرتا رہے، آخر میں سہو کا سجدہ کرے نماز ہو جائے گی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ شک کے سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ خواہ گمان غالب پر عمل کرلے یا کمی کی جانب کو اختیار کرے۔ (عالمگیری)

س: ایک شخص کسی رکن کے کرنے یا نہ کرنے کو بہت دیر سوچتا رہا۔ پھر یقین ہوا کہ اس رکن کو کیا یا نہیں کیا، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: اگر یہ وقت سوچنے کا اس قدر گزر گیا[1] کہ رکن کے حال میں تغیر ہوگیا[2] تو سجدۂ سہو کرے ورنہ نہیں

س: اگر کسی کو نماز کے اندر شک ہوا کہ بے وضو ہے تو کیا کرے؟

ج: نماز ادا کرتا ہے اس شک سے نماز نہ توڑے، ہاں اگر یقین ہوا اور پھر اس نے یقین کی حالت میں کوئی رکن ادا کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی تو اسی وقت پھر یقین طہارت کا حاصل ہو جائے اور اگر عادت شک کرنے کی نہیں ہے تو نماز از سر نو پڑھے۔ (عالمگیری)

س: اگر بعد نماز کے کوئی شخص خبر دے کہ تو نے چار کی جگہ تین پڑھی ہیں یا پانچ دو کی جگہ تین پڑھی

---

[1] جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ یا ایک مرتبہ اللہم صلی علی محمد کہا جا سکے
[2] یعنی ہو گیا

Marfat.com

ہیں یا چار تو اب اس کو کیا کرنا چاہیئے ؟

ج : احتیاطاً پھر پڑھ لے، گویہ اپنی رائے میں اس کو غلط ہی سمجھتا ہو۔ (عالمگیری، شامی)

س : اگر قوم اور امام کے درمیان اختلاف ہو تو کیا کرنا چاہیئے ؟

ج : اگر امام[1] کو یقین ہو تو اعادہ نماز کا نہ کرے اور قوم اعادہ کرے اس لئے کہ قوم کے گمان میں نماز فاسد ہے۔ (درمختار)

س : کیا عیدین کی تکبیروں میں زیادتی اور کمی اور ترک سے سجدہ سہو آتا ہے ؟

ج : ہاں سب سے سجدہ سہو آتا ہے۔ (عالمگیری)

# باب (۱۷) سجدۂ تلاوت کے بیان میں

س : تمام قرآن شریف میں کل سجدہ کتنے ہیں ؟ ج : چودہ[2] ہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

س : کیا ہمارے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک کچھ فرق ہے ؟

ج : تعداد کے اندر تو فرق نہیں، مگر مقاموں میں اختلاف ہے۔ ہاں البتہ امام مالکؒ کے نزدیک تعداد میں بھی فرق ہے۔ ان کے نزدیک کل سجدے گیارہ ہیں۔ (درمختار، شامی)

س : اگر حنفی شافعی کے پیچھے اقتدار کرے اور اس مقام پر سجدہ کرے جہاں ہمارے نزدیک سجدہ نہیں ہے تو کیا کیا جائے ؟

ج : نماز میں تو بوجہ متابعت حنفی بھی کرے مگر خارج نماز اگر شافعی سے سُنے تو نہ کرے (شامی)

س : اگر مالکی امام کے ساتھ اقتدار کیا اور اس نے سجدہ اس مقام پر نہیں کیا جہاں حنفی کے نزدیک سجدہ ہے تو کیا کرے ؟

ج : یہ بھی نہ کرے، اس لئے کہ اقتدار کی حالت میں شرط وجوب سجدہ یہ بھی ہے کہ امام سجدہ کرے، اگر حنفی امام بھی سجدہ پڑھ کر نہ کرے تو مقتدی پر بھی سجدہ نہیں خواہ مقتدی نے سُنا ہو یا نہ سُنا ہو۔ (غایۃ الاوطار)

س : سجدۂ تلاوت کس پر واجب ہوتا ہے ؟

ج : ہر مسلمان عاقل بالغ پر پڑھنے اور سُننے سے واجب ہوتا ہے۔ (کبیری، عالمگیری)

---

[1] لیکن جماعت کثیر ہو تو امام سجدہ سہو نہ کرے۔ ۱۲

[2] جو شخص یہ چودہ سجدے قرآن شریف کے ایک ہی مجلس میں پڑھے اور سب سجدے اسی مجلس میں بجالاوے تو حق سبحانہ تعالیٰ اس کی مہم کے لئے کافی ہوگا اور اس کے مقصد کو برلاوے گا۔ (تنویر، درمختار)

Marfat.com

س : وہ کون کون ہیں جن پر باوجود سننے اور پڑھنے کے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ؟
ج : وہ یہ ہیں۔ اوّل کافر، دوم دیوانہ، سوم نابالغ، چہارم حیض ونفاس والی عورت، اگر ان سے کوئی سُننے تو سُننے والے پر سجدہ واجب ہے۔ (درمختار، شامی)
س : سجدہ کی آیت اگر کسی اور زبان میں پڑھی جائے تب بھی سجدہ واجب ہوگا یا نہیں ؟
ج : پڑھنے والے پر ہر طرح واجب ہوگا مگر سُننے والے پر اس وقت واجب ہوگا جب کہ خبر دی جائے کہ یہ آیت سجدہ کی پڑھی گئی ہے اسی طرح عربی کا نہ جاننے والا بھی اس وقت تک معذور ہے جب تک کہ اس کو معلوم نہ ہو۔ (عالمگیری)
س : اگر کوئی ہجے کر کے سجدہ کی آیت پڑھے تو بھی سجدہ واجب ہے یا نہیں ؟
ج : ایسے پڑھنے سے نہ تو پڑھنے والے پر سجدہ ہے نہ سُننے والے پر۔ (عالمگیری)
س : اگر نماز سے باہر سجدہ واجب ہو تو کس طرح ادا کرے ؟
ج : بدون رفع یدین کے کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور پھر بعد سجدہ کے اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو کر بیٹھ جائے اور اس طرح سجدہ کرنے سے سنّت اور مستحب ادا ہوئے۔ (عالمگیری)
س : سجدۂ تلاوت کی نیت کیوں کر کرے اور اس میں کیا پڑھے ؟
ج : اس طرح کرے کہ میں سجدہ کرتا ہوں اللہ کے واسطے سجدۂ تلاوت کا اللہ اکبر، اور اس سجدہ کے اندر وہی تسبیح جو نماز کے سجدوں کے اندر پڑھی جاتی ہے یعنی تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے۔ (عالمگیری)
س : اس سجدہ میں شرائط کیا کیا ہیں ؟
ج : وہی شرطیں ہیں جو کہ نماز کے اندر شرطیں ہیں۔ یعنی طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، نیت۔
س : اگر نمازی نماز پڑھنے کی حالت میں اس شخص سے کہ جو نماز سے باہر ہے آیت سجدہ کی سن لے یا نماز نہ پڑھنے والا نماز پڑھنے والے سے سُنے تو بھی ان دونوں پر سجدہ واجب ہے یا نہیں ؟
ج : ہاں واجب ہے نماز پڑھنے والا جب اپنی نماز سے فارغ ہو تب سجدہ کرے اور جو خارج نماز ہے وہ نماز سے خارج کرے۔ (درمختار، عالمگیری)
س : کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کے پڑھنے سے نہ اس پر سجدہ واجب ہو نہ سننے والوں پر ؟
ج : ہاں ہے اور یہ وہ مقتدی ہے کہ جو بحالت اقتدار سجدہ کی آیت پڑھے کہ اس کے پڑھنے سے نہ خود اس پر سجدہ ہو نہ اس کے ساتھی اور مقتدیوں پر نہ اس کے امام پر، ہاں اگر کوئی نماز سے باہر ہو اور وہ اس

مقتدی سے سُن لے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (شرح وقایہ، عالمگیری)

س: ایک شخص نے باہر نماز کے امام سے آیت سجدہ کی سُنی اور پھر اسی امام کا اسی نماز میں اقتدار کیا تو پھر سجدہ یہ شخص کب کرے؟

ج: اگر اس شخص نے دوسری رکعت میں اقتدار کیا اور امام نے پہلی رکعت میں سجدہ پڑھا تب تو بعد نماز کے اس سجدہ کو کرے اور اگر اسی رکعت میں جس میں کہ سجدہ پڑھا ہے سجدہ کرنے سے پہلے اقتدار کی تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر بعد سجدہ امام کے اسی رکعت میں اقتدار کیا تو اس شخص سے سجدہ ساقط ہوا نہ نماز کے اندر کرے نہ نماز کے باہر۔ (عالمگیری)

س: ایک نمازی پر نماز کے اندر سجدہ واجب ہوا مگر اس نے نماز کے اندر سہوًا یا قصدًا سجدہ ادا نہ کیا تو اب یہ شخص نماز کے باہر سجدہ کرے یا نہیں؟

ج: نہ کرے۔ کیونکہ یہ سجدہ نماز کے اندر واجب ہوتا ہے اس کے ادا کرنے کا محل نماز ہی ہے باہر نماز کے قضا نہیں ہوتا، اس لئے کہ نماز کا سجدہ نماز کا جز ہے مگر قصدًا ترک کرنے سے گنہگار ہوگا، اس گناہ سے مخلصی کی صورت سوائے توبہ کے اور کچھ نہیں ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

س: سوتے ہوئے یا نشہ والے سے آیتہ سجدہ سُنی جاوے تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

ج: بیشک ہوگا بلکہ نشہ والے پر اور بعد اطلاع سونے والے پر بھی سجدہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

س: سجدۂ تلاوت کو بعد وجوب دیر سے ادا کرنا کیسا ہے؟

ج: اگر سجدہ نماز کے اندر کا ہے تب تو فورًا واجب ہے تاخیر اس میں مکروہ تحریمی ہے اور اگر خارج نماز ہے تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمختار، شامی)

س: اگر کسی کے نماز کے اندر سجدہ پڑھا اور سجدہ کرنے سے پہلے وہ نماز فاسد ہوگئی تو اب اس سجدہ کو کب ادا کرے؟

ج: وہ خارج نماز ادا کرے، اس لئے کہ جب نماز فاسد ہوگئی تو یہ سجدہ صرف تلاوت کا رہ گیا نماز کا نہ رہا (درمختار)۔ س: کئی سجدوں کے بدلے ایک ہی سجدہ کافی ہونے کے لئے کیا کیا شرطیں ہیں؟

ج: دو شرطیں ہیں ایک مجلس کا ایک ہونا، دوسرے آیت کا ایک ہی ہونا ہے اگر مجلس کا اختلاف ہوگا یا آیت کا تو دو سجدے واجب ہوں گے۔ (شرح وقایہ، کبیری وغیرہ)

س: ایک شخص نے ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھی اور پھر اسی مجلس میں دوسرے شخص سے اسی آیت کو سُنا تو اب یہ شخص ایک سجدہ کرے یا دو؟

ج : یہ شخص ایک ہی سجدہ کرے گا۔ (شامی)

س : ایک شخص آیت سجدہ پڑھ کر اسی مجلس میں کھانا کھانے لگا یا تین قدم چلا یا خرید و فروخت میں مشغول ہوا بعد میں پھر اسی جگہ اسی آیتہ کو پڑھنے لگا تو اب اس شخص کو دو سجدے کرنے چاہئیں یا ایک؟

ج : اس شخص پر دو سجدے واجب ہوئے اس لئے کہ اس شخص کی مجلس بدل گئی اور تبدیلی تین یا زیادہ قدم چلنے میں حقیقتاً ہے اور باقی میں حکماً۔ اور جو حکم تبدیل مجلس کا پڑھنے والے پر ہے وہی حکم سننے والے پر بھی ہے۔ (عالمگیری)

س : ایک شخص نے ایک ہی آیت کو آتے بھی پڑھا اور جاتے بھی۔ مگر سننے والوں نے ایک ہی جلسہ میں سنا، ان دونوں کے لئے کیا حکم ہے؟

ج : پڑھنے والا دو سجدے کرے گا اور سننے والا ایک، اس لئے کہ پڑھنے والے پر بوجہ اختلاف مکان دو سجدے واجب ہوئے اور سننے والے پر بوجہ اتحاد مکان ایک، اگر سننے والے کا بھی جلسہ بدل جاتا ہے تو اس پر بھی وہی حکم ہوتا ہے جو پڑھنے والے پر۔ (شرح وقایہ، درمختار)

س : اگر کوئی ایک مجلس میں سارا قرآن پڑھے تو سجدے کتنے کرے؟

ج : یہ مکروہ ہے برخلاف اس کے کہ آیت سجدہ کی پڑھے اور ساری سورۃ چھوڑ دے یہ مکروہ نہیں اور تلاوت کرنے والے کو بروقت تلاوت آیۃ سجدہ کی آہستہ پڑھنا مستحسن ہے۔ (شرح وقایہ)

س : سجدہ شکر کیا ہے اور اسے کب کرے؟

ج : صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک عبادت ہے اس پر ثواب ملتا ہے جب کوئی نعمت ظاہر ہو یا مصیبت دور ہو اس وقت مثل سجدۂ تلاوت کے یہ سجدہ کرے سوائے اوقاتِ مکروہہ کے۔ (عالمگیری)

س : اکثر لوگ بلا سبب بعد نماز کے سجدہ کرتے ہیں یہ کیسا ہے؟ ج : مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

# باب (۱۸) جمعہ کے بیان میں

س : جمعہ کو جمعہ کس لئے کہتے ہیں؟

ج : اس لئے کہتے ہیں کہ یہ دن مسلمانوں کے اجتماع کا ہے۔ (طحطاوی)

س : نماز جمعہ فرض عین ہے یا فرض کفایہ ہے؟

---

ل لیکن یہ حکم بڑے مقام کے ساتھ مخصوص ہے اور اگر بہت صغیر یا چھوٹی مسجد یا کشتی میں جو شرعی گز سے چالیس گز سے کم کی ہو ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلا جائے گا تب بھی تبدیل مجلس نہ شمار کی جائے گی۔ (عالمگیری، شامی)

Marfat.com

ج : فرض عین ہے اس کا منکر کافر ہی اس لئے کہ اس کی فرضیت کا ثبوت دلیل قطعی سے ہے (درمختار)

س : جمعہ کے اندر کیا کیا شرطیں ہیں ؟

ج : نو شرطیں ہیں، چار شرطیں وجوب کی اور پانچ صحت کی۔ وجوب جمعہ کی شرطیں یہ ہیں مردی[1] آزادی[1]، بے عذری، اقامت۔ یہی وجہ ہے کہ عورت غلام اور بیمار اور مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔ اور صحتِ جمعہ کی پانچ شرطیں، شہر، وقت، خطبہ، جماعت، اذنِ عام۔

س : صحت اور وجوب میں حکماً کیا فرق ہے ؟

ج : یہ فرق ہے کہ اگر صحت کی شرطیں نہ ہوں گی تو جمعہ نہ ہوگا اور اگر وجوب کی شرطیں نہ ہوں گی تو جمعہ درست ہوگا، مثلاً عورت یا بیمار وغیرہ پر جن پر جمعہ واجب نہیں ہے اگر شرائط صحت جمعہ کے ساتھ جمعہ ادا کریں تو اس وقت ان کا فرض ادا ہو جائے گا بخلاف اس کے کہ جس پر جمعہ تو واجب ہو مگر ادا واجب نہیں۔ جیسے مرد آزاد تندرست اگر یہ صحت جمعہ کی شرائط نہ ہونے سے جمعہ ادا کرے تو اس کا جمعہ درست نہیں۔ سب معذوروں کو کہ جن پر جمعہ کا وجوب نہیں ہے ظہر سے جمعہ پڑھنا افضل ہے۔ برخلاف عورت کے کہ اس کو جمعہ سے ظہر ہی پڑھنا افضل ہے۔

س : صحت جمعہ کی جو پہلی شرط شہر بتلائی ہے اس کی تعریف کیا ہے ؟

ج : شرعاً شہر ایسی بستی کا نام ہے جہاں پر اتنے مسلمان مکلف رہتے ہوں (خواہ وہ نمازی ہوں یا بے نمازی) کہ وہ اگر نماز جمعہ کے لئے سب اکٹھے ہو جائیں تو وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں نہ سما سکیں۔ اسی قول پر اکثر فقہاء کا فتویٰ ہے۔ (شرح وقایہ، درمختار، تنویر الابصار)

س : بڑی مسجد کس مقدار کی کہلاتی ہے ؟

ج : مختار قول کے بموجب کم از کم چالیس[40] گز شرعی کی مقدار بڑی مسجد شمار کی جائے گی، اور شرعی گز چوبیس[24] انگل کا ہوتا ہے۔ (شامی)

س : اگر کسی جگہ بڑی مسجد اس مقدار کی نہ ہو اور وہ جگہ مسلمانوں کی آبادی اور بستی کے لحاظ سے اس قدر

---

[1] غلام کو اگر اس کا آقا اجازت دیدے تو بھی غلام کو اختیار ہے چاہے جمعہ پڑھے یا نہ پڑھے، برخلاف مزدور کے کہ اس پر جمعہ واجب ہے اور مزدور کی مزدوری اُجرت کے حساب سے ساقط ہو جائے گی یعنی اگر مسجد اتنی دور ہو کہ آنے جانے میں ایک پہر لگتا ہو تو اسی دن کی اُجرت سے چوتھائی اُجرت قطع ہو جائے گی اس کا مطالبہ مالک سے مزدور نہیں کر سکتا اور اگر مسجد اتنی دور نہیں ہے تو مزدوری ساقط نہیں ہو سکتی۔ (شامی) بیمار کے حکم میں تیماردار بھی ہے۔ (درمختار)

Marfat.com

ہو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے بلکہ اس مقدار سے بھی زیادہ ہو تو کیا کیا جائے ؟

ج : بلا تامل نماز جمعہ ادا کی جائے کچھ مسجد کا ہونا شرط جمعہ نہیں ہے۔

س : دوسری شرط صحت جمعہ کی ظہر کا وقت ہے اگر یہ فوت ہو جائے تو جمعہ کی نماز قضا پڑھے یا ظہر کی ؟ ج : ظہر کی نماز کی قضا کرے، یہاں تک کہ لاحق یا مسبوق پر نماز پڑھنے کی حالت میں وقت گزر گیا تو اب یہ نماز نفل ہو گئی پھر اس نماز کو قضا کرے۔ (طحطاوی، شامی)

س : تیسری شرط صحت جمعہ کی جو خطبہ ہے اس کو اگر وقت سے پہلے پڑھا اور نماز وقت کے اندر تو جائز ہے یا نہیں ؟

ج : ہرگز جائز نہیں، اس لئے کہ خطبہ کا پڑھنا بھی وقت کے اندر ہی شرط ہے اسی طرح بعد نماز کے بھی خطبہ پڑھنا جائز ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

س : خطبہ کے اندر کس مقدار کا ذکر کفایت کرتا ہے ؟

ج : اسقاط فرضیت کے لئے تو صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ ایک بار کہنا کافی ہے۔ مگر اسی مقدار پر کفایت مکروہ ہے بسبب مخالفت سنت کے۔ (درمختار)

س : خطبہ میں سنت کس مقدار کا ذکر ہے ؟

ج : ایک سورۃ طوال[1] مفصل کی مقدار، اور اتنی طوالت بھی دو خطبوں کے اندر ہونی چاہئے نہ ایک کے اندر۔ (شرح وقایہ، درمختار)

س : دو خطبوں کے اندر جلسہ کرنا کیسا ہے ؟ ج : سنت ہے۔ (عالمگیری)

س : خطبہ میں نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن کر درود شریف کا پڑھنا کیسا ہے ؟

ج : ناجائز ہے، وہاں دل میں چپکے سے پڑھ لیں۔ (شامی)

س : بعض خطیب دوسرے خطبہ میں درود شریف پڑھنے کے وقت داہنے اور بائیں کو منہ کو پھیرا کرتے ہیں، یہ کیسا ہے ؟ ج : یہ بدعت ہے۔ (شامی)

س : خطبہ کے اندر مستحب کیا ہے ؟

ج : خلفائے راشدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ چچا یعنی حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا ذکر مستحب ہے۔ (درمختار)

س : خطبہ کی پوری ترکیب بیان کیجئے ؟

---

[1] سورہ طوال مفصل سورہ حجرات سے سورہ بروج تک کی سورتیں ہیں۔ ۱۲ (عالمگیری)

Marfat.com

ج: اوّل منبر پر بیٹھے جب مؤذن اذان سے فارغ ہوا اس وقت امام کھڑا ہووے اور قوم کی طرف مُنہ کرکے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم آہستہ پڑھے، پھر حمد و ثنا پڑھ کر شہادتین پڑھے، پھر درود شریف پھر وعظ اور قرآن مجید کی آیت پڑھ کر ختم کر دے۔ (شامی)

# خطبۂ اولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ خَیْرُ الْوَرٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْیَا خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ وَّاِنَّ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ پہلا خطبہ ختم کرنے کے بعد تین آیت چھوٹی کی مقدار بیٹھ جائے اور پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ شروع کرے۔ مگر پہلے خطبہ کی نسبت آواز پست ہو اس میں قرآن شریف کی آیت پڑھنا مسنون ہے۔ (شامی)

# خطبۂ ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ خُصُوْصًا عَلٰٓی اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ وَعُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْمُرْتَضٰی وَالْحَسَنَیْنِ وَعَلٰی سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ وَعَلٰی عَمَّیْہِ الْمُکَرَّمَیْنِ حَمْزَۃَ وَالْعَبَّاسِ وَعَلٰی کُلِّ مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ بِصُحْبَتِہٖ نَبِیِّھِمْ بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۝

امام منبر سے اُتر آوے اور تکبیر نماز شروع کرے۔

س: خطیب کے سوا اور شخص کو نماز پڑھانا کیسا ہے؟

ج: نامناسب ہے۔ (تنویر الابصار، درمختار، عالمگیری)

Marfat.com

س: اگر خطیب کو حدث ہو جائے تو کیا کرے؟

ج: اگر حدث بعد خطبہ ہو تو اس کو خلیفہ کرے جو خطبہ سننے میں شریک ہو۔ جو ایسا نہ ہو اس کو کرنا جائز نہیں۔ اگر نماز کے اندر حدث ہوا تو اب جس کو چاہے خلیفہ بنائے۔ (عالمگیری)

س: امام کو خطبہ پڑھنے سے پہلے محراب کے اندر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج: مکروہ ہے۔ (شامی)

س: دونوں خطبے دو رکعت ظہر کے قائم مقام ہیں یا نہیں؟

ج: نہیں، مگر ثواب میں یہ خطبے آدھے ہوتے ہیں جمعہ کی نماز سے۔ (درمختار، شامی)

س: اگر خطبہ اور نماز کے درمیان فاصلہ بہت ہو جائے، مثلاً امام بعد خطبہ کے گھر چلا جائے یا کھانا کھائے یا اور کوئی کام مانع نماز کر بیٹھے تو کیا کیا جائے؟

ج: خطبہ از سر نو پڑھا جائے۔ (درمختار)

س: خطبہ کے وقت کیا باتیں ناجائز ہیں؟

ج: جو باتیں نماز میں ناجائز ہیں وہی خطبہ کے وقت ناجائز ہیں۔ مثلاً کھانا کھانا، پانی پینا، اور کلام اور جواب سلام کا دینا وغیرہ، مگر اشارے سے بری بات کا منع کرنا جائز ہے۔ (درمختار)

س: چوتھی شرط صحت جمعہ کی جو جماعت ہے اس میں یہ بھی بتا دیجئے کہ جمعہ کی جماعت میں کس قدر آدمیوں کے ساتھ جماعت ہے کہ جس کے بغیر ادائگی جمعہ صحیح نہیں؟

ج: سوائے امام کے تین آدمی ہونے چاہئیں۔ برخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں سوائے امام کے ایک آدمی کے ساتھ جماعت کا حکم ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

س: پانچویں شرط صحت جمعہ کی اذن عام ہے۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ اذن عام کس کو کہتے ہیں؟

ج: اذن عام وہ ہے کہ کسی کو آنے جانے سے روکا نہ جائے، اگر عام اذن نہ ہوگا تو جمعہ درست نہ ہوگا۔ مثلاً کسی قلعہ کے اندر مسجد ہو اور حاکم قلعہ عوام کو آنے جانے سے روکے اور آپ اپنے چند لشکری اور باشندگان قلعہ کے ساتھ جمعہ ادا کرے تو جمعہ جائز نہیں بوجہ اذن عام نہ ہونے کے۔ (تنویر، درمختار)

س: شہر کے اندر اگر کوئی نماز جمعہ سے پہلے ظہر ادا کرے تو کیسا؟

ج: حرام ہے اور معذور اگر جمعہ سے پہلے ظہر ادا کرے تو مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمختار، شامی)

س: معذور شہر کے اندر جمعہ کے دن ظہر جماعت سے پڑھیں یا علیحدہ علیحدہ؟

ج: علیحدہ علیحدہ پڑھیں ان کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جمعہ کے دن مکروہ تحریمی ہے (درمختار)

Marfat.com

سوال : قیدی جیل خانہ میں جمعہ ادا کرسکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب : نہیں کرسکتے، اور اگر پڑھ لیں گے تو جمعہ نہ ہوگا اس لئے کہ اذن عام نہیں ہے جو شرط جمعہ کی۔

س : جہاں پر جمعہ درست نہیں ہے وہاں کے رہنے والے بھی جمعہ کے دن ظہر جماعت سے پڑھیں یا وہ بھی علیحدہ علیحدہ پڑھیں ؟

ج : ان کو جماعت سے ظہر پڑھنا درست ہے، شہر والوں کو جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا درست نہیں۔ (تنویر، شامی)

س : ایک شخص نے ظہر کی نماز جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھ لی اور پھر جمعہ کی نماز ادا کرنے کو گھر سے نکلا اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

ج : اگر اس شخص کو امام کے ساتھ جمعہ مل گیا تو ظہر کی فرضیت باطل ہوگئی خواہ معذور ہو جیسے مسافر یا مریض وغیرہ خواہ غیر معذور، اگر اس کو جمعہ نہ ملا تو جس وقت یہ گھر سے نکلا اگر اسی وقت امام فارغ ہوگیا تھا تو بالاجماع ظہر کی فرضیت باطل نہ ہوگی اور اگر اس کے گھر سے نکلتے وقت امام نماز میں اس کے پہنچنے سے پہلے فارغ ہوگیا تو امام اعظم رح کے نزدیک ظہر کی فرضیت باطل ہوگئی، پھر ظہر پڑھے۔ (عالمگیری، درمختار)

س : ایک شخص جمعہ کی نماز میں امام کے ساتھ تشہد میں آکر ملا، یہ شخص بعد سلام امام کے نماز جمعہ کی ادا کرے یا ظہر کی ؟

ج : نماز جمعہ کی ادا کرے گو سجدۂ سہو کی ہی التحیات میں آکر شریک ہوا ہو اور یہی حکم مسافر کے لئے بھی ہے۔ (درمختار)

س : جمعہ کی نماز کے لئے جو ۲ دو اذانیں ہوتی ہیں ان کی اصلیت کیا ہے ؟

ج : ایک اذان کا ہونا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک اور حضرت شیخین کے زمانہ سے چلا آتا ہے اور دوسری اذان حضرت عثمان غنی رض نے جب کہ کثرت آدمیوں کی ہوئی بڑھادی تو یہ بھی سنّت ہوئی، اب اختلاف اس میں ہے کہ پہلی اذان دونوں میں سے کون سی ہے۔ سو باعتبار مشروعیت کے خطیب کے سامنے کی اذان پہلی ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

س : وہ اذان کون سی ہے جس کے سننے سے خرید وفروخت اور کل کام مکروہ ہوجاتے ہیں ؟

ج : وہ اذان وہ ہے کہ جو وقت کے اندر پہلی ہو اسی اذان کے سننے سے سب باتیں یعنی بیع وغیرہ صحیح تر قول کے موافق مکروہِ تحریمی ہوجاتی ہیں اور نماز کی طرف چلنا واجب ہے۔
(عالمگیری، درمختار)

س : اگر گاؤں والے جن پر جمعہ واجب نہیں ہے وہ جمعہ کے دن شہر میں نماز جمعہ کیلئے آویں اور

Marfat.com

دوسری حاجت بھی ان کی ہو تو ان کو نماز جمعہ کا ثواب ملے گا یا نہیں ؟۔

ج : اگر نیت میں زیادہ تر مقصود نماز کے ادا کرنے کا ہے تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔ (درمختار)

س : ایک شہر میں کئی جگہ جمعہ درست ہے یا نہیں ؟۔

ج : بموجب مذہب صحیح امام اعظم رح کے درست ہے خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا۔ (درمختار)

س : جمعہ کی نماز کے بعد جو چار رکعت فرض احتیاطاً پڑھتے ہیں ان کا پڑھنا کیسا ہے ؟۔

ج : بہت اچھا ہے تا کہ فرض ذمہ سے یقینی طور سے ساقط ہو جائے اس لئے کہ جمعہ اگرچہ روایات کی رو سے ان گاؤں میں جہاں کے رہنے والے مکلف مسلمانوں سے بڑی مسجد بھر جائے درست ہے اسی طرح چند جگہ بھی ایک ہی شہر میں جمعہ موجب قوی اقوال کے درست ہے۔ لیکن چونکہ دوسرے اقوال بھی موجود ہیں اگرچہ ضعیف ہی سہی اس لئے فقہاء محققین نے اختلاف سے نکلنے کے لئے بعد نماز جمعہ کے احتیاطی چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ اگر کوئی رکعتوں کی وجہ سے عدم فرضیت جمعہ کا معتقد ہو جائے تو ان چار رکعتوں کو نہ پڑھے جمعہ ہی کو یقینی طور سے فرض سمجھ کر ادا کرتا رہے۔
(درمختار، شامی، شرح سفر السعادۃ، عالمگیری)

س : ان چار رکعتوں کی نیت کس طرح کرے اور کس طرح پڑھے ؟

ج : اس طرح کرے نیت کرتا ہوں میں چار رکعت فرض اس پچھلے ظہر کے کہ جس کا وقت میں نے پایا اور ابھی ادا نہ کیا، اس نیت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر جمعہ موجب روایات ضعیفہ نہ ہوا تب تو یہ چار رکعت ظہر کی ہوں گی اور ظہر کا فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہوا اور اگر جمعہ بموجب اقوال قویہ درست ہوا تو کسی ظہر کی قضا نماز اگر اس کے ذمے ہے تو ادا ہو جائیگی اور اگر قضا نماز اس کے ذمے نہیں ہے تو نفل ہو جانے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں ہے۔ غرض ان چار رکعتوں کا پڑھنے والا فائدہ سے کسی طرح خالی نہیں رہ سکتا، برخلاف تارک کے۔ ان کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اس کے ذمے قضا نماز ظہر کی ہے تب تو مثل فرض کے دو رکعت بھری پڑھے اور دو رکعت خالی اور اگر قضا نماز اس کے ذمہ نہیں ہے تو چاروں میں سورۃ ملائے۔ (شامی)

س : جمعہ کے دن وہ ساعت کون سی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے ؟۔

ج : اس ساعت کے اندر بہت اختلاف ہے چنانچہ سب اقوال بیالیس ۴۲ ہیں جن میں سے دو قول صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت خطبہ کے شروع سے آخر نماز تک ہے تو موجب اس قول کے دعا اپنے دل میں مانگے کیونکہ خطبہ میں سکوت کا حکم ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ساعت پچھلی ساعت ہے اور عصر سے شام تک ہے
(درمختار، شامی) ________

س : جمعہ کی کے رکعت فرض ہیں ؟۔

Marfat.com

ج : دو رکعت ہیں جہر کے ساتھ ۔ (عالمگیری)

س : جمعہ میں کیا کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے ؟

ج : ہاں سورۂ جمعہ اور منافقون یا اعلیٰ اور غاشیہ کا پڑھنا سنّت ہو ورنہ جو یاد ہو پڑھے ۔ (شامی)

# باب (۱۹) عید کے بیان میں

س : عید الفطر کون سی عید کا نام ہے اور عید الضحیٰ کون سی عید کا نام ہو اور ان کی نمازوں کا کیا حکم ہے ؟ —— ج : عید الفطر اس عید کو کہتے ہیں جو بعد رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو ہوتی ہے اور عید الضحیٰ وہ جو ذی الحجہ میں دسویں تاریخ کو ہوتی ہے جس کی نویں تاریخ کو حج ہوتا ہے اور ان دونوں عیدوں کی نمازیں واجب ہیں ۔ (کبیری، درمختار)

س : کیا ان نمازوں کے لئے بھی مثل جمعہ کے کچھ شرطیں ہیں ؟

ج : ہاں وہی شرطیں جو جمعہ کے وجوب اور ادا کی ہیں صرف دو باتوں کا فرق ہے ایک تو جمعہ میں خطبہ شرط ہے ۔ یعنی بغیر خطبہ کے جمعہ کی نماز صحیح نہیں، برخلاف عیدین کے ان میں خطبہ سنّت ہو ۔ دوسرے جمعہ میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عیدین میں نماز کے بعد ۔ (درمختار، عالمگیری)

س : عید کے دن کیا کیا باتیں سنّت ہیں ؟

ج : ۱ ۔ صبح کی نماز اپنے محلہ کی مسجد میں پڑھنا، ۲ ۔ غسل کرنا، ۳ ۔ مسواک کرنا، ۴ ۔ خوشبو لگانا ۔ ۵ ۔ نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا، ۶ ۔ خاص عید گاہ کو جانا، ۷ ۔ راستہ کو بدلنا، ۸ ۔ راستہ میں تکبیر کا پڑھنا، مگر عید الفطر کو آہستہ پڑھتا جائے اور عید الضحٰے کے دن پکار کے اور عید گاہ میں پہنچ کر ختم کرے ۹ ۔ فطرہ[1] کا عید کی نماز سے پہلے دینا، ۱۰ ۔ عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ میٹھا کھانا اگر چھوارے وغیرہ ہوں تو بعدد طاق کھاوے ورنہ کوئی میٹھی شئے کھا کر عید کی نماز کو جائے برخلاف عید الضحٰے کے کہ اس نماز سے پیشتر نہ کھانا مستحب ہے خواہ قربانی کرے یا نہ کرے ۔ (درمختار، عالمگیری)

س : عیدین کی نماز کے لئے سواری پر جانا کیسا ہے ؟

ج : درست ہے، مگر پیدل جانا افضل ہے ۔ (عالمگیری)

س : ایک شہر میں عید کی نماز کئی جگہ ہونا درست ہو یا نہیں ؟ ۔ ج : بالاتفاق درست[2] ہو (درمختار)

---

[1] صدقۂ فطر ایک آدمی کی جانب سے احتیاطاً دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت دینی چاہئے ۔ ۱۲

[2] لیکن سنّت یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے کم مقامات میں قائم کرے ۔ ۱۲

Marfat.com

س : عیدین کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے ؟
ج : سورج میں سفیدی ہونے سے زوال تک ہے۔ مگر عید الضحٰے میں جلدی اور عید الفطر میں تاخیر افضل ہے۔ (عالمگیری)

س : اگر عید کی نماز کسی عذر سے اس دن نہ پڑھی جائے، مثلاً کثرت بارش سے یا ابر کی وجہ سے چاند نظر نہ آیا اور دوسرے دن بعد زوال کے رویت کا علم ہوا یا جس وقت نماز پڑھی گئی ابر تھا، پھر معلوم ہوا کہ زوال کے بعد پڑھی یا امام نے بے وضو نماز پڑھادی تو کیا کیا جائے ؟
ج : ان سب صورتوں میں عید الفطر کی نماز تو دوسرے دن ہی زوال سے پہلے پڑھ لے، اس لئے کہ بعد دوسرے دن کے پھر عید الفطر کی نماز جائز نہیں اور عید الضحٰی کی نماز تین دن یعنی بارہویں تاریخ وقت زوال تک بلا کراہت درست ہے اور بغیر عذر کراہت کے ساتھ۔ (درمختار، عالمگیری)

س : عیدین کی نماز کی کے رکعت ہیں ؟ اور کس طرح پڑھے ؟
ج : دو رکعت ہیں، بدون اذان اور اقامت کے اس طرح پڑھے کہ امام اور مقتدی دونوں نیت کریں۔ پھر تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھیں، پھر رفع یدین کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں، پھر دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر مثل سابق کے ہاتھ چھوڑیں، پھر تیسری مرتبہ تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں، امام اعوذ، بسم اللہ، الحمد سورہ پڑھے اور مقتدی نہ پڑھیں، پھر تکبیر کہہ کر رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ کر کے دوسری رکعت کو کھڑے ہو جائیں پھر بعد پڑھنے اور سننے قرات کے جب دوسری رکعت کا رکوع کریں تو پہلے رکوع سے تین تکبیریں زائد مثل سابق کے ادا کریں اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کریں۔ یہ چوتھی تکبیر انتقالی رکوع کی اس نماز میں واجب ہے۔ پھر بعد رکوع اور قومہ اور سجدہ، جلسہ وغیرہ کے نماز کو پورا کریں، پھر امام خطبہ پڑھے اس طور سے کہ قیام کے اندر دونوں رکعتوں میں کل ۹ تکبیریں ہوتی ہیں۔ ۶ زائد جس میں رفع یدین ہوتا ہے اور تین اصلی جس میں ایک تکبیر تحریمہ ہے رفع یدین کے ساتھ اور ۲ رکوع کے لئے ہیں کہ ان میں رفع یدین نہیں۔ (عالمگیری)

س : تکبیرات کے درمیان کچھ پڑھے یا نہیں اور رفع یدین کے بعد ہاتھ چھوڑے یا نہیں ؟
ج : کچھ نہ پڑھے، صرف بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے خاموش رہے اور ہاتھ چھوڑے رکھے، کلیہ قاعدہ یہ ہے کہ جن تکبیروں کے بعد کچھ پڑھا جاتا ہے ان کے بعد کو ہاتھ باندھا جاتا ہے جیسے کہ اوّل تکبیر کے بعد ہاتھ باندھا گیا اور ثناء پڑھی اور جس تکبیر کے بعد کچھ نہیں پڑھا جاوے اس میں ہاتھ چھوڑا جاتا ہے اس کو یاد رکھنا چاہیے۔ (تنویر الابصار، درمختار، شامی)

Marfat.com

س : اگر کسی نے امام کو پہلی رکعت کے قیام میں اس وقت پایا جب کہ امام تکبیریں کہہ چکا تھا تو اب کیا کرے ؟ ج : پہلے اپنی چھوٹی ہوئی تکبیریں ادا کرے۔ (عالمگیری، درمختار)

س : اگر کوئی پہلی رکعت کے رکوع میں امام کو پائے تو کیا کرے ؟

ج : اگر اس شخص کو قیام میں تکبیریں کہنے کے بعد امام کے ساتھ رکوع ملنے کی امید ہے تو تکبیریں قیام میں کہہ لے ورنہ سوائے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیریں زائد رکوع میں جاکر کہے اور اگر یہ شخص پوری تکبیریں نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھایا تو بھی متابعت امام کی کرے، باقی تکبیریں اس سے ساقط ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

س : اگر کسی نے امام کو پہلی رکعت کے قومہ میں پایا تو کیا کرے ؟

ج : کچھ بھی نہ کرے، اسی طرح مل جائے، اس لئے کہ اس شخص نے رکعت نہیں پائی مسبوق ہو گیا۔ اب یہ رکعت اپنی جس وقت بعد سلام امام کے پڑھے گا اس وقت تکبیریں بعد قرأت کے رکوع سے پہلے کہے گا اور یہی حال سجدہ میں ملنے والے اور دوسری رکعت میں ملنے والے کا ہے برخلاف لاحق کے کہ وہ تکبیریں مثل امام کے کہے گا اس لئے کہ وہ امام ہی کے پیچھے ہے اور مسبوق اپنی اپنی رکعت پڑھنے میں امام کے پیچھے نہیں ہے۔ (عالمگیری)

س : اگر کسی نے امام کو تشہد میں پایا تو کیا کرے ؟

ج : اپنی دو ۲ رکعت عید کی مع چھ تکبیروں کے ادا کرے مثل امام کے، اگرچہ یہ تشہد سجدۂ سہو ہی ہو۔ س : اگر امام نے پہلی رکعت میں سہواً تکبیروں سے پہلے قرأت شروع کر دی تو کیا کرے ؟

ج : اگر امام نے الحمد اور سورۃ دونوں پڑھ لیں تب تو دو ۲ رکعت کے آخر میں تکبیریں کہہ لے اور اگر صرف الحمد ہی پڑھی ہے تو زائد تکبیریں کہہ کر الحمد اور سورۃ پڑھے۔ (کبیری)

س : اگر امام دوسری رکعت میں تکبیریں بھول گیا اور رکوع کر دیا تو کیا کرے ؟

ج : تکبیریں رکوع میں کہہ لے، رکوع سے قیام کی طرف عود نہ کرے۔ (تنویر الابصار، درمختار)

س : اگر کسی کی نماز عید کی فوت ہو جائے تو پھر اس کی قضا ہے یا نہیں ؟

ج : اس کی قضا نہیں ہے مگر گھر میں چار رکعت[۱] نفل بلا تکبیر زائد مثل چاشت کے ادا کرے (تنویر)

س : عید کے خطبہ کو پہلے بیٹھ کر مثل جمعہ کے شروع کرے یا پہلے ہی کھڑا ہو جائے ؟

---

[۱] ان سورتوں کے ساتھ پڑھے پہلی رکعت میں سبح اسم دوسری میں والشمس تیسری میں واللیل اور چوتھی میں والضحٰے، اس کو اس سال کی نباتات کی تعداد کے موافق ثواب ملے گا۔ (مراقی الفلاح، طحطاوی)

Marfat.com

ج : ہمارے مذہب میں عیدین کے خطبوں میں پہلے نہ بیٹھے۔ (عالمگیری)

س : جب امام خطبے میں تکبیریں پڑھے تو قوم بھی پڑھے یا نہیں ؟۔

ج : نہ پڑھے۔ (طحطاوی)

س : خطبہ کی ابتدا میں پہلے امام کو کیا پڑھنا چاہیئے ؟۔

ج : خطبہ کے شروع کرنے سے پہلے نو تکبیریں پیہم کہے اور دوسرے خطبہ کے شروع میں سات بار۔

س : ایسے خطبے کتنے ہیں جن کا شروع الحمد سے ہوتا ہے ؟۔

ج : وہ تین خطبے ہیں اوّل جمعہ کا، دوسرے طلب باران کا، تیسرے نکاح کا۔ (تنویر، درمختار)

س : وہ کون سے خطبے ہیں جو اللہ اکبر سے شروع ہوتے ہیں ؟۔

ج : وہ پانچ خطبے ہیں، دو خطبے دونوں عیدوں کے اور تین خطبے حج کے (تنویر، درمختار)

س : عیدین کے خطبہ میں کیا کیا پڑھا جاتا ہے ؟۔

ج : اگر خطبہ عید الفطر کا ہے تو بعد تکبیر، تسبیح تہلیل اور تحمید، درود کے احکام صدقہ فطر کے بیان کیے جاتے ہیں۔ خطبہ اوّل کے بعد تین چھوٹی آیت کے مقدار جلسہ کرے، پھر کھڑا ہو کر سات مرتبہ تکبیر کہہ کر دوسرا خطبہ شروع کرے بعد ختم چودہ تکبیریں آہستہ پڑھے، پھر منبر سے اُترے کہ یہ بھی مستحب ہے اور اگر خطبہ عید الضحیٰ کا ہے تو احکام قربانی کے اور اگر علاوہ عیدین کے اور کسی کا ہے تو جس چیز کی حاجت ہو امام تعلیم دے، اس لئے کہ خطبہ تعلیم ہی کے لئے مشروع ہوا ہے۔ (درمختار)

س : اگر عید کی نماز سے پہلے جنازہ بھی حاضر ہو تو کون سی نماز پہلے پڑھے ؟۔

ج : پہلے عید کی نماز پڑھے اور خطبہ کو نماز جنازہ کے بعد پڑھے۔ (تنویر الابصار، عالمگیری)

س : تکبیرات تشریق کن پر واجب ہیں ؟۔

ج : جن پر نماز فرض ہے انھیں پر تکبیریں بھی واجب ہیں بموجب مذہب صاحبین رحمہما اللہ کے تو اب مسافر اور تنہا پڑھنے والے پر بھی یہ تکبیریں واجب ہوئیں۔ (تنویر، درمختار)

س : ان تکبیرات کو کب سے کب تک پڑھے ؟۔

ج : عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں کی عصر تک بعد ہر فرض کے باآواز بلند ایک بار پڑھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ (تنویر، درمختار) لیکن عورت آہستہ کہے۔

س : بعد فرض کے اگر کلام کرے یا اور کوئی بات جو منافی نماز ہو تب بھی تکبیر پڑھے یا نہیں ؟

ج : فرض نماز کے متصل ہی جاتی ہے اگر کوئی فعل بھی ایسا سرزد ہو کہ جو مانع ہو بنا نماز کا پھر یہ تکبیریں ساقط ہو جاتی ہیں۔ (درمختار، شامی)

س : اگر کوئی امام تشریق کی نمازیں غیر ایام تشریق میں قضا کرے تو تکبیریں کہے یا نہیں ؟۔

ج : نہیں اسی طرح اگر غیر ایام تشریق کی نمازیں ایام تشریق میں پڑھ لے تو بھی نہ کہے، ہاں اگر اسی سال کے انھیں دنوں کی نماز کی قضا انھیں دنوں میں کرے تو البتہ تکبیریں بھی کہے (درمختار، شامی)

# باب (۲۰) مسافر کی نماز کے بیان میں

سوال: مسافر کس کو کہتے ہیں ؟۔

جواب: مسافر ہر چلنے والے کو کہتے ہیں، مگر شریعت میں مسافر وہ ہے جس کے سفر کی مسافت تین دن سے کم نہ ہو، اس مسافر میں صبح سے شام تک چلنے کی شرط نہیں ہے بلکہ صبح سے زوال تک چلنا معتبر ہے جو شخص اتنی مسافت طے کرنے کا ارادہ کر کے شہر سے باہر جاوے اس کے لئے احکام بدل جاتے ہیں۔ (تنویر، درمختار، شامی)

س : وہ کیا احکام ہیں جو مسافر کے لئے بدل جاتے ہیں ؟۔

ج : مسافر کا قصر ہو جانا (یعنی بجائے چار رکعت کے ایسا مسافر دو رکعت پڑھے گا، روزہ نہ رکھنے کا مباح ہو جانا، موزوں پر مسح کی مدت کا تین دن تک بڑھ جانا، جمعہ، عیدین، قربانی، کے وجوب کا ساقط ہونا وغیرہ)۔ (عالمگیری)

س : یہ مسافت کہ جو مسافر سے تبدیل احکام کرتی ہے کون سی چال کی معتبر ہے ؟۔

ج : اوسط چال کی معتبر ہے اور وہ چال اونٹ اور پیادہ چلنے والوں کی چال ہے اور وہ بھی ان دنوں کے اندر جو سال میں سب سے چھوٹے دن ہوں۔ (عالمگیری)

س : اس حساب سے کوس اور میل کس قدر ہوتے ہیں ؟۔

ج : کوس اور میل معتبر نہیں۔ (عالمگیری)

س : ایک شہر کے دو راستے ہوں ایک سے تو تین دن کی مسافت ہے اور دوسرے راستے سے دو دن کی، تو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟۔

---

۱؎ اس سے وہ صورت نکل گئی کہ کسی اور سال کے ایام تشریق کی نمازوں کی قضا اس سال کے ایام تشریق میں ادا کرے تو اس میں تکبیرات تشریق نہیں۔ (شامی، درمختار)

ج : جس راستے سے مسافر چلے گا اسی راستے کا حکم اس پر جاری ہوگا۔ اگر تین دن کے راستے سے چلے گا تو راستہ میں نمازیں قصر سے پڑھتا جائے گا اور اگر ۲ دو دن کے راستے سے جائے گا تو قصر نہیں کرے گا۔ (عالمگیری)

س : ایک شہر کی مسافت عادت کے موافق تین دن کی چال کی ہے مگر سواری وغیرہ کے ذریعہ جلد طے ہوتی ہے اس کے لئے کیا حکم ہے ؟۔

ج : جب مسافت عادت کے بموجب ۳ تین دن کی چال کی ہے تو اس مسافت کو جو طے کریگا مسافر شرعی ہے خواہ ریل ہی کی سواری کا سوار کیوں نہ ہو۔ (عالمگیری)

س : مسافر پر رخصت کا حکم کب سے کب تک رہتا ہے ؟۔

ج : جب اپنے شہر کی عمارت کو پیچھے چھوڑے اس وقت سے اس پر حکم رخصت ہے اور جب تک اپنے وطن کی آبادی میں داخل ہو اس وقت تک حکم رخصت رہے گا (درمختار، عالمگیری)

س : وطن کے قسم کے ہوتے ہیں ؟۔

ج : ۲ دو قسم کے۔ ایک وطن اصلی، دوسرا وطن اقامت۔ وطن اصلی وہ ہے جو اس کی اور اس کے اہل کی بود و باش کی جگہ ہے اور وطن اقامت وہ ہے جہاں پندرہ دن یا زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

س : ایک شخص کا وطن اصلی پہلے اور تھا پھر دوسری جگہ اس نے بود و باش اختیار کر لی۔ اس حالت میں کون سا وطن اصلی شمار ہوگا ؟۔

ج : اگر پہلے وطن سے بالکل انقطاع ہو گیا ہے تو اب یہ وطن اصلی ہے اس وطن نے اس وطن کو باطل قرار دیا اور اگر پہلے وطن سے بھی کچھ تعلق ہے گو بود و باش نہ ہو۔ مثلاً وہاں زمین ہے یا مکان وغیرہ تو دونوں اصلی شمار ہوں گے۔ جب وہاں جائے گا (گو یہ جانا ۲ دو ہی روز کو ہو) مقیم ہو جائے گا اور جب یہاں آئے گا تب بھی مقیم ہوگا۔ (عالمگیری)

س : مسافر کے لئے کیا کیا شرطیں ہیں جن کی وجہ سے مقیم ہو کر رخصت کا حکم اس پر سے اٹھ جاتا ہے ؟

ج : پانچ شرطیں ہیں، ۱۔ مسافر چلنا موقوف کرے، اگر مسافر نیت تو اقامت کی کرے اور چلنا موقوف نہ کرے تو مقیم نہ ہوگا، ۲۔ جہاں نیت اقامت کی ہو وہ جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر جنگل میں یا دریا، یا جزیرے میں اقامت کی نیت کرے گا تو مقیم نہ ہوگا، ۳۔ نیت اقامت کی ایک ہی جگہ کی ہو، اگر دو چار جگہ اقامت کی نیت کرے گا تو مقیم نہ ہوگا، ۴۔ پندرہ دن یا زیادہ کے ٹھہرنے کی نیت

کرے، اگر کم نیت کرے گا تو مقیم نہ ہوگا، ۵۔ رائے ہیں مستقل ہو، اگر نوکر یا غلام یا عورت بلاد ریافت اپنے آقا یا مالک یا خاوند کے نیت اقامت کی کرلیں تو مقیم نہ ہوں گے۔ (درمختار)

س : ایک شخص نے پندرہ دن کی نیت اقامت نہیں کی، اگر یہ نیت کی کہ فلاں قافلہ کے ساتھ جاؤں گا، یا فلاں جہاز میں اور اس قافلہ میں یا جہاز کا جانا بعد پندرہ دن کے معلوم ہے تو یہ شخص مقیم ہے یا مسافر؟

ج : حکماً مقیم ہے اس کو پوری نماز ادا کرنا ہوگی۔ (درمختار)

س : ایک شخص مکہ معظمہ میں اوّل عشرہ ذی الحجہ کو پہنچا اور نیت اقامت پندرہ دن کی کرلی آیا اس نیت سے مقیم ہوگا یا نہیں؟

ج : مقیم نہیں ہوگا کیونکہ پندرہ دن جو کہ اقامت میں شرط ہیں وہ عرفات میں جانے کے سبب پورے نہ ہوں گے اور عرفات میں جانا ضروری ہے لہذا سفر ہی کا حکم رہے گا۔ (عالمگیری)

س : ایک شخص نے تین دن کی منزل کا قصد کیا راستہ میں دو دن کی منزل کے بعد وطن اصلی کو لوٹ آیا، اس پر کیا حکم ہے؟

ج : اس شخص پر اس وقت تک سفر کا حکم تھا جب تک کہ اس نے لوٹنے کا قصد نہیں کیا تھا اور جس وقت لوٹنے کا قصد کیا اسی وقت سے رخصت کے احکام ساقط ہوگئے۔ ہاں اگر تین منزل طے کر چکنے کے بعد لوٹتا تو پھر مسافر تھا۔ (عالمگیری، درمختار)

س : حکام اپنے علاقہ میں جو دورہ کیا کرتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ج : اگر دورہ مسافت شرعی کی مقدار کا ہے تو نمازیں قصر پڑھیں ورنہ پوری ادا کریں یہ نہیں ہے کہ علاقہ حکام کے حق میں ایک شہر کا حکم رکھتا ہے۔ (درمختار، شامی)

س : اگر کوئی ملزم کی گرفتاری کو نکلے یا اور کسی کام کے لئے مگر یہ معلوم نہیں کہ ملزم کہاں گرفتار ہوگا یا کام کس جگہ بنے گا یہ شخص راستہ میں نماز کس طرح ادا کرے؟

ج : یہ شخص اوّل گمان غالب پر عمل کرے، اگر شروع سفر میں اس یقین کے ساتھ نہیں ہے تو گو ساری دنیا میں پھر آوے تب بھی مقیم ہی کے حکم میں ہے اور ہر جگہ پوری نماز ادا کریگا۔ (عالمگیری)

س : عورت حائضہ اور لڑکا نابالغ اور کافر تینوں تین دن کی مسافت کے مسافر ہوئے، دوسری منزل پر عورت حیض سے پاک ہوئی اور لڑکا بالغ ہوا اور کافر مسلمان اب تینوں نماز اس تیسری منزل سے قصر پڑھیں یا پوری؟

ج : عورت اور لڑکا پوری نماز پڑھیں گے اور کافر قصر اس لئے کہ عورت اور لڑکا بوجہ عذر

آسمانی کے سفر کی ابتدا میں ادائے نماز کے اہل نہ تھے اور کافر ابتدائے سفر میں بوجہ عذر اختیاری کے اہل تھا اس لئے کافر کے حق میں سفر اوّل منزل سے معتبر ہوا اور عورت اور لڑکے کے حق میں دوسری منزل ہے۔ (درمختار، شامی)

س: اگر مسافر ۲ دو فرض کی جگہ چار پڑھے تو کیسا ہے؟

ج: اگر بھول کر پڑھے تو اخیر میں سجدہ سہو کرے ۲ دو فرض ہو جائیں گے اور ۲ دو نفل اور اگر قصداً پڑھے گا تو گنہگار مستحق نار ہوگا۔ (تنویر، درمختار)

س: مسافر چار رکعت والے فرضوں کو ہی قصر پڑھے یا تین رکعت والے فرض کو بھی؟

ج: صرف چار رکعت والے فرض کو ہی قصر پڑھے گا اور باقی سب فرض نمازیں جیسی ہیں ویسی ادا کرے گا۔ (تنویر، درمختار)

س: سنتیں بھی قصر پڑھی جائیں گی یا نہیں؟

ج: ہرگز نہیں، ہاں اگر اطمینان نہ ہو، خوف ہو تو سفر میں ترک کرنے کا مضائقہ نہیں (عالمگیری)

س: مسافر کو چلتی کشتی میں اشارہ سے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج: اگر مسافر کو رکوع اور سجود پر قدرت ہے تو بالاتفاق نماز اشارہ سے جائز نہیں، اسی طرح اگر قیام پر قدرت ہے اور پھر بیٹھ کر پڑھے تب بھی صاحبین کے نزدیک ناجائز ہے برخلاف ان سواریوں کے کہ ان پر اشارہ سے ہی نماز پڑھنا مشروع ہے یہاں تک کہ اگر گھوڑے کے زین یا اونٹ کے پالان پر سجدہ کرے تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

س: اگر کشتی ٹھہری ہوئی ہو تو اس پر نماز پڑھنا مسافر کو کیسا ہے؟

ج: اگر بندھی ہوئی ہو اور زمین پر ٹھہری ہوئی ہو تو درست ہے۔ مگر بیٹھ کر فرض پڑھنا بلا عذر صحیح نہیں، اور اگر زمین پر ٹھہری ہوئی نہیں ہے اور باہر نماز پڑھنا ممکن بھی ہے تو درست نہیں اور یہی حکم کشتی میں نماز پڑھنے کا مقیم کے لئے ہے۔ (عالمگیری)

س: مسافر امام اور مقتدی مقیم تو یہ دونوں اپنی نمازیں کیسے پڑھیں؟

ج: مسافر امام اپنی ۲ دو پڑھ کر سلام پھیر دے، اور مقتدی مقیم سلام نہ پھیرے بلکہ ۲ دو اور پڑھے مگر ان دونوں رکعتوں میں مقیم مقتدی قرأت نہ پڑھے مقدار قرأت خاموش کھڑا رہے۔ (عالمگیری)

س: جیسے وقتی نماز میں اقتدا مقیم نے مسافر کا کیا اسی طرح قضا نمازیں بھی کرے؟

ج: ہاں کر لے، مقیم کو بعد وقت کے بھی مسافر کا اقتدا درست ہے برخلاف مسافر کے کہ

Marfat.com

اس کو مقیم امام کا اقتدار چار رکعت والی نماز میں بعد وقت کے جائز نہیں جیسا کہ باب الامامت میں گزرا۔ (عالمگیری)۔ س: وقت کے اندر مسافر کیوں اقتدار مقیم کا کرے اور بعد وقت کے کیوں نہیں کرے؟

ج: اس کی وجہ یہ ہے کہ مسافر کے فرض وقت کے اندر باتباع امام پورے چار ہو جاتے ہیں اور بعد وقت کے یہ حکم نہیں ہے، اب اگر وقت کے بعد امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو قعدہ و قرأت کے حق میں فرض پڑھنے والے کا اقتدار غیر فرض[1] پڑھنے والے کے پیچھے ہوگا اور یہ ناجائز ہے یعنی مقیم امام پر بیچ کا قعدہ واجب ہے اور مقتدی مسافر پر فرض اسی طرح پچھلے دوگانہ میں مقیم امام پر قرأت سنت ہے اور مقتدی مسافر پر فرض۔ غرض ظہر اور عصر اور عشاء میں مسافر کو قضا نمازوں میں مقیم کا اقتدار صحیح نہیں، ہاں مغرب اور فجر میں درست ہے۔ (درمختار، شامی)

س: اگر مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے دوسری[2] رکعت میں اگر شریک ہوا تو بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟ ج: ایک رکعت تو مسافر امام کے ساتھ ہو ہی چکی جو واقع میں دوسری ہے اب تین[3] رکعت بعد سلام امام مسافر کے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں جو واقع میں تیسری ہے قرأت نہ پڑھے مقدار قرأت خاموش کھڑا رہے، پھر رکوع و سجود کر کے کھڑا ہو جاوے، پھر اس دوسری رکعت میں کہ جو واقع میں چوتھی ہے نہ پڑھے، اس رکعت کے ختم کے بعد قعدہ کرے، اب تیسری رکعت میں کہ جو واقع میں پہلی فوت شدہ ہے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اَلْحَمْدُ اور سورۃ سب پڑھے اس لئے کہ اس رکعت میں مسبوق ہے اور ان دونوں میں مثل لاحق ہے۔ (عالمگیری، درمختار، شامی)

س: اگر مقیم مقتدی مسافر امام کی اقتدار قعدہ میں کرے تو بقیہ نماز مقتدی مقیم کس طرح ادا کرے؟ ج: پہلی دو رکعتوں میں کچھ قرأت نہ پڑھے، کیونکہ اس میں مقیم حکماً مقتدی ہے اور مثل لاحق کے ہے۔ پچھلی دو رکعتوں میں قرأت پڑھے کیونکہ ان میں مسبوق ہے، امسافر کو مستحب ہے کہ قبل نماز کے یا بعد نماز کے کہہ دے کہ میں مسافر ہوں تم اپنی نماز پوری کر لو۔ (درمختار، عالمگیری)

س: مسافر کو سفر کون سے دن بہتر ہے؟

ج: پنجشنبہ اور شنبہ کی صبح کو اکثر روحی فداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پنجشنبہ کو سفر فرمایا کرتے تھے (احیاء العلوم)

---

[1] یعنی اگر مسافر اول کی دو رکعتوں میں اقتدار کرتا ہے تو امام پر یہ قعدہ واجب ہے اور مسافر پر فرض اور پچھلی دو رکعتوں میں اقتدار کرتا ہے تو ان رکعتوں میں امام کی قرأت مسنون ہے اور مسافر پر فرض۔ (درمختار)

[2] یعنی چار رکعت والی میں ۱۲۔

# باب (۲۱) مریض کی نماز کے بیان میں

سوال : کیا بیمار نماز فرض، واجب بیٹھ کر پڑھے ؟

جواب : وہ بیمار کہ جو عاجز ہے کھڑے ہونے سے اور عجز کے معنی جس پر فقہاء کا فتویٰ ہے یہ کہ بیمار کو کھڑے ہونے سے ضرر ہوتا ہو، خواہ ضرر حقیقی ہو، جیسے کہ درد کا زیادہ ہونا یا پیٹ کا بہنا، یا ضرر حکمی ہو جیسے خوف یا زیادتی مرض یا تاخیر صحت مرض۔ (درمختار وغیرہ)

س : ایک شخص سارے قیام پر تو قادر نہیں مگر تھوڑے قیام پر قادر ہو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

ج : یہ شخص جس قدر قیام پر قدرت رکھتا ہے اسی قدر قیام کرنا اس پر واجب ہے اگرچہ تحریمہ اور ایک آیت ہی کی مقدار ہو اور لاٹھی یا دیوار یا آدمی کے سہارے سے ہی ہو جائے یہ قابل غور ہے کہ قیام جب اس مقدار کا بھی درکار ہے تو ذرا سے عذر کے ساتھ بیٹھ کر نماز کس طرح جائز ہو جائیگی اس مسئلہ کو خوب یاد رکھنا چاہئے لوگ اس سے غافل ہیں (عالمگیری)

س : ایک شخص قیام تو کر سکتا ہے مگر رکوع اور سجود سے عاجز ہے وہ کس طرح نماز ادا کرے ؟

ج : یہ شخص اگر رکوع اور سجدہ دونوں سے عاجز ہے تو کھڑا ہو کر اشارہ ہی سے پڑھنا افضل ہے بہ نسبت بیٹھ کر پڑھنے سے۔ (ردالمحتار)

س : ایک شخص سیدھا بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا، ہاں اگر دیوار یا آدمی وغیرہ کا سہارا لگ جائے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے یہ شخص کس طرح نماز ادا کرے ؟

ج : یہ شخص اگر سہارے سے نماز پڑھ سکتا ہے تو لیٹ کر اس کو جائز نہیں سہارے ہی سے پڑھے۔ (عالمگیری)۔ س : ایک شخص نہ قیام پر قادر ہے نہ رکوع اور سجود پر، مگر صرف بیٹھنے پر قادر ہے یہ شخص کس طرح نماز پڑھے ؟

ج : یہ شخص بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز ادا کرے مگر سجدہ کے لئے زیادہ جھکے، اگر رکوع اور سجدہ کے جھکنے میں فرق نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

س : اگر بیمار یا حاملہ عورت سجدہ کے لئے کوئی چیز آگے رکھ لے تو درست ہے یا نہیں ؟

ج : درست ہے بشرطیکہ وہ چیز زمین پر ہو اگر کسی کے ہاتھ پر ہوگی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ س : اگر کسی کی پیشانی میں زخم ہو اور ناک پر نہیں تو یہ شخص سجدہ کرنے کے حق میں عاجز ہے یا نہیں ؟

ج : عاجز نہیں ہے اس شخص پر واجب ہے کہ ناک پر ہی سجدہ کرے اگر ناک پر سجدہ نہ کرے گا اور اشارہ سے سجدہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

س : لیٹ کر نماز پڑھنا کس حالت میں جائز ہے؟

ج : جب سہارے سے بیٹھنے پر قادر نہ ہو اور لیٹ کر مریض اس طرح نماز ادا کرے کہ چت لیٹ کر اپنے پاؤں قبلہ کی طرف کرے مگر کھڑے رکھے اس لئے کہ پاؤں پھیلانا قبلہ کی طرف مکروہ ہے اور اپنے سر کو تکیہ وغیرہ سے ابھارے تاکہ مشابہ ہو جائے بیٹھنے والوں کے پھر سر کے اشارہ سے اشارہ سے رکوع اور سجود کرے اور اگر چت نہ لیٹا جائے تو داہنے پہلو سے لیٹ کر نماز پڑھے اور اگر ایسے بھی نہ پڑھ سکے تو بائیں پہلو سے مگر چارپائی کو پھروائے تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو۔ (درمختار)

س : اگر کوئی منہ کا پھیرنے والا قبلہ کی طرف موجود نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

ج : جدھر منہ ہو اشارہ سے نماز ادا کرے، اصل یہ ہے کہ جب عذر[1] سے ارکان ساقط ہو گئے تو شرائط بطریق اولیٰ ساقط ہو جائیں گے سوائے وقت کے۔ (درمختار، شامی)

س : اگر کوئی سر کے اشارہ سے بھی نماز نہ پڑھ سکے تو کیا کرے؟

ج : اس وقت اس مریض سے نماز ساقط ہے مگر جب اس کے مرض کو تخفیف ہو جائے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس مریض پر ایسی حالت کا زمانہ کس قدر گزرا، تو جس قدر نمازیں قضا ہوئیں ان کو قضا کرے اور اگر زمانہ اس مرض کا ایک رات دن سے زیادہ گزرے تو بصورت تخفیف قضا بھی نہیں اور یہی حکم اس بے ہوشی کا ہے جس کی بے ہوشی بیماری سے ہو یا خوف سے، اگر نشہ وغیرہ سے ہوگی تو خواہ کتنی ہی نمازیں کیوں نہ ہوں سب کی قضا واجب ہوگی مثل ہوش میں ہونیوالے کے۔ (درمختار)

س : ایک مریض بے ہوش تو رہتا ہے مگر کبھی اس کو ہوش بھی آجاتا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ج : اگر یہ افاقہ وقت مقررہ پر ہوتا ہے یعنی رات دن بیہوش رہتا ہے اور روز صبح کے وقت ہوش میں آجاتا ہے تو نمازوں کی قضا ہے اور اگر وقت معین نہیں ہے تو قضا نہیں ہے۔ (درمختار، شامی، تنویر)

س : اگر مریض قرأت، تسبیح، اور تشہد پڑھنے سے بھی عاجز ہو تو کیا کرے؟

ج : حتی الامکان ادا کرے، ورنہ ترک کرے۔ (عالمگیری)

س : اگر مریض رکعتوں یا سجدوں کے شمار کو یاد نہ رکھ سکتا ہو تو کیا کرے؟

[1] یہ عذر اس وقت ہے جب کہ کوئی چارپائی کا پھیرنے والا موجود نہ ہو اور اگر آدمی موجود ہو تو اور مریض ان سے چارپائی پھیرنے کو نہ کہے اور بے استقبال قبلہ نماز ادا کرے تو اس کی نماز ادا نہ ہوگی اسی طرح اور شرائط و ارکان کی نسبت بھی یہی حکم ہے ۱۲ منہ۔

Marfat.com

ج: کسی دوسرے آدمی کو نماز پڑھنے کے وقت اپنے پاس بٹھالے تاکہ وہ اس کو بتلاتا جائے اور یہ بتلانا وہ تعلیم نہیں ہے جس سے نماز میں فساد لازم آئے بلکہ یہ یاد دہانی ہے۔ (درمختار، شامی)

# باب (۲۲) جنازہ کے بیان میں اور جو اس سے متعلق ہے

س: جانکنی کی کیا علامت ہے اور ایسے وقت میت کے اقربا کو کیا کرنا چاہئے؟

ج: پاؤں کا سُست ہو جانا اس طرح کہ کھڑے نہ ہو سکیں، خصیوں کی کھال کا کھنچ جانا، ناک ٹیڑھا ہو جانا، دونوں کنپٹیوں کا بیٹھ جانا، منہ کی کھال کا اس طرح تن جانا کہ اس میں نرمی نہ رہے (عالمگیری)، جب یہ علامتیں ظاہر ہو جائیں تو اس وقت اقربائے میت اوّل اس کے منہ کو قبلہ کی طرف پھیردیں کہ یہ سنّت ہے۔ دوسرے غرغرہ سے پہلے اس کے پاس پکار کر شہادتین تلقین کریں، یعنی أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھیں، یا صرف لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس سے یہ نہیں کہیں تو پڑھ، اس لئے کہ خوف ہے کہ مبادا وہ جھڑک دے، اور جب شہادتین ایک بار کہہ لے تو پھر تلقین نہ کریں، ہاں اگر وہ کوئی کلام کرے تو پھر تلقین کریں تاکہ اخیر کلمہ زبان پر شہادتین ہو اور تلقین بالاجماع مستحب ہے۔ تیسرے سورۂ یٰسٓ اور سورۂ رعد اس کے روبرو پڑھیں کہ یہ بھی مستحب ہے۔ چوتھے خوشبو اس کے پاس رکھیں۔ (درمختار، عالمگیری)

س: جانکنی کے وقت اگر کوئی توبہ اپنے گناہوں سے کرے تو مقبول ہوگی یا نہیں؟

ج: بے شک گناہوں سے توبہ مقبول ہے مگر کفر کی توبہ مقبول نہیں اس وقت کافر مسلم نہیں ہو سکتا۔ (درمختار)

س: جب دم نکل جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

ج: پہلے اس کے جبڑے اور آنکھیں بند کریں، نہایت نرمی اور آسانی سے آنکھیں بند کرنے والا یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ أَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَأَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ إِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ اس کے بعد ہر ایک جوڑ اور بند ڈھیلا کرے، اس طرح کہ پہلے دونوں کلائیاں اس کے بازو کی طرف لے جائے اور پھر پاؤں کی طرف پھیلائے، پھر اس کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی طرف موڑ کر سیدھی کردے، پھر پنڈلیوں کو زانوؤں کی طرف موڑ کر سیدھا کرے اور جن کپڑوں میں وہ مرا ہے وہ اُتارلیں، اور ایک کپڑے سے تمام بدن ڈھک دیں اور اس کے پیٹ پر لوہا یا کوئی اور چیز وزنی رکھ دیں تاکہ پھولے نہیں، پھر اس کے قرض کے ادا کرنے میں جلدی کریں۔ (عالمگیری، درمختار)

Marfat.com

س : اگر معاذ اللہ کسی سے بروقت تلقین کلماتِ کفر پر سرزد ہوں تو کیا حکم ہے ؟۔
ج : اس وقت کے کلمات کا کچھ اعتبار نہیں، اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو مسلمان مردوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ (عالمگیری)
س : اگر کوئی عورت مرے اور اس کا بچہ پیٹ میں تڑپتا ہو اس وقت کیا کیا جائے ؟۔
ج : پیٹ چاک کر کے نکال لیا جائے۔ (عالمگیری)
س : مُردے کے غسل کی ترکیب بطریق مسنون مفصّل بیان کیجئے ؟۔
ج : جب ارادہ غسل کا کریں تو پہلے اس تختہ کو جس پر غسل دینا منظور ہے میّت کے رکھنے سے پہلے بعدد طاق یعنی پانچ یا سات مرتبہ لوبان وغیرہ خوشبو سے دھونی دیں اس طرح سے کہ تختے کے گرد اس خوشبو کی چیز کو پھرائیں، پھر مُردے کو لٹا دیں جس طرح آسان ہو خواہ قبلہ کی طرف پیر کر کے، جیسا کہ حالتِ مرض میں اشارہ سے نماز پڑھانے کے لئے لٹاتے ہیں۔ خواہ شمالاً جنوباً جیسا کہ قبر میں رکھنے کا دستور ہے۔ اس جگہ پردہ بھی کر لینا مستحب ہے۔ تاکہ سوائے غسل دینے والے اور اس کے مددگار کے اور کوئی نہ دیکھے، پھر ناف سے گھٹنے تک کسی کپڑے سے ڈھک کر پہلے استنجا کرا دیں، طریقہ استنجا کرانے کا یہ ہے کہ غسل دینے والا اپنے دونوں ہاتھوں کو کپڑے سے لپیٹ لے، پھر نجاست کے مقام کو دھووے۔ کپڑا یوں لپٹا جاتا ہے کہ جس طرح ستر کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح بے حجاب چھونا بھی حرام ہے۔ مرد، مرد کی ران اور عورت، عورت کی ران بھی بے حجاب نہ دیکھے کہ یہ بھی ستر غلیظ میں داخل ہے۔ پھر تختے پر لٹانے کے بعد مُردے کو اوّل وضو کرائیں۔ شروع مُردے کے وضو کا ہاتھوں سے نہ ہوگا بلکہ منہ سے اور ناک سے شروع ہوگا۔ اس طرح کہ کلی اور بجائے ناک میں پانی ڈالنے کے غاسل ایک کپڑا اپنی انگلی پر لپیٹ کر مُردے کے مُنہ میں داخل کرے اور اس کے دانتوں اور لبوں اور مسوڑھے اور تالو کو صاف کرے اور اس کے نتھنوں میں بھی انگلی داخل کر کے صاف کرے پھر مُنہ پر پانی ڈال کر دھووے، پھر کہنیوں تک ہاتھ دھووے، پھر مسح کرے سر کا پھر پاؤں دھووے، یہ مُردے کا وضو ہوا، پھر غسل کرائیں اس طرح پر کہ اوّل اس کے سر اور داڑھی کے بالوں کو گل خیرو یا صابن یا ملتانی مٹی سے دھوویں اور اگر بال نہ ہوں تو نہ دھویا جائے اور یہ پانی وہ ہو کہ جس میں بیری کے پتے جوش دیئے گئے ہوں اور اگر بیری کے پتے نہ ملیں تو خالص پانی ہی کافی ہے مگر گرم پانی سے غسل دینا ہمارے یہاں افضل ہے، پھر بائیں کروٹ پر مُردے کو لٹا دیں تاکہ پانی اوّل اس کے دائیں طرف پڑے، پھر نہلا دیں، یہاں تک کہ پانی بدن کے اس

حصہ پر پہنچے جو تختے سے ملا ہوا ہے، پھر دائیں طرف کروٹ پر لٹا کر اسی طرح پانی ڈالا جائے، پھر مُردے کو سہارے کے ساتھ اور اس کے پیٹ کو نرمی کے ساتھ سونتیں، اگر کچھ نجاست نکلے تو دھو ڈالیں۔ غسل اور وضو کا اعادہ نہ کریں، پھر بٹھانے کے بعد اس کو بائیں کروٹ پر لٹا دیں اور غسل دیں اور یہ غسل تیسری مرتبہ کا ہے تاکہ عدد مسنون[1] حاصل ہو جائے اور اسی طرح یہ بھی مسنون ہے کہ ہر کروٹ پر تین تین بار پانی ڈالے اور پھر کسی پاک کپڑے سے بدن کو خشک کریں اور بغیر کنگھی کے اس کی داڑھی اور سر میں عطر ڈالیں کہ یہ مستحب ہے اور کافور اس کے سجدے کے مقامات یعنی پیشانی، ناک دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے دونوں پاؤں پر ملا جائے اور اس ترکیب غسل کو یاد رکھنا چاہئے۔ غسل کی ترکیب سب کے لئے اسی طرح کی ہے خواہ عورت ہو یا وہ بچّہ ہو کہ جس کے پیدا ہونے کے وقت کوئی حرکت زندگی کی پائی گئی ہو۔ (عالمگیری، درمختار، تنویر، فتح القدیر)

س: جو بچّہ کہ پیٹ سے ہی مردہ پیدا ہوا ہو اس کے لئے غسل کا کیا حکم ہے؟

ج: اس کو بھی غسل دیں، اسی طرح مختار قول کے موافق اور اس بچّہ کو بھی غسل دیں، جس کے بعض اعضا ناتمام ہوں اور حمل گر جائے۔ (عالمگیری)

س: اگر مُردے کے بال اور ناخن بڑھ رہے ہوں تو تراش دیئے جائیں؟

ج: تراشے نہ جائیں، اگرچہ زیر ناف اور بغل اور مونچھوں کے ہی بال ہوں البتہ ٹوٹا ہوا ناخن علیحدہ کر دیا جائے اور اگر بال یا ناخن کاٹے جائیں تو مُردے کے کفن ہی میں رکھ دیئے جائیں (نہر الفائق، درمختار)

س: مُردے کے کان، ناک منہ وغیرہ کے سوراخوں میں روئی رکھنا کیسا ہے؟

ج: کچھ مضائقہ نہیں، مگر پاخانہ اور پیشاب کے مقام پر نہ رکھیں۔ (شامی)

س: اگر کوئی پانی میں ڈوب کر مرے تو کیا اس کو غسل دیا جائے؟

ج: ہاں اس کو بھی غسل اسی طرح دیا جائے گا اور اگر پانی سے نکالتے وقت بہ نیت غسل پانی میں ہلا لیں تو پھر غسل کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری) اور اگر کوئی مُردہ ایسا سڑ گیا ہو کہ اس کو چھو بھی نہیں سکتے، تو ایسے مُردے پر صرف پانی بہا دیا جائے۔ (عالمگیری)

---

[1] یعنی تین مرتبہ پانی بہا دیا جائے جس میں پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ بیری کے پتّوں سے غسل دے اور تیسری مرتبہ کافور کے پانی سے۔ (فتح القدیر)

Marfat.com

س : اگر کسی مُردہ کا بدن نصف سے زیادہ مع سر کے ملے تو اس کو بھی غسل اور کفن دیا جائے یا نہیں ہے ۔

ج : ہاں دیا جائے اور نماز بھی پڑھی جائے، برخلاف اس کے کہ جس کا جسم نصف بدن بے سر کا ہو یا نصف بدن طول میں چرا ہوا ملے تو اس کو غسل اور کفن نہ دیں نہ اس پر نماز پڑھیں ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں ۔ (عالمگیری، درمختار)

س : خاوند اپنی بیوی کو بعد مرنے کے غسل دے سکتا ہے یا نہیں ؟ ۔

ج : ہرگز نہیں ۔ اس لئے کہ ہمارے امام کے نزدیک مرد کو عورت سے مرنے کے بعد علاقہ نہیں رہتا، برخلاف عورت کے کہ وہ خاوند کو نہلا دے گی کہ اس کا علاقہ ایام عدت تک قائم ہے ۔ بشرطیکہ عورت سے کوئی حرکت ایسی نہ ہو کہ اگر وہ زندہ ہو تو اس کے نکاح میں نہیں رہتی ۔ مثلاً میت کے بیٹے کو یا باپ کو شہوت سے چھو لیا ہو وغیرہ ۔ (عالمگیری)

س : اگر مرد درمیان عورتوں کے یا عورت درمیان مردوں کے مر جائے تو کیا کیا جائے ؟

ج : ایسی صورت میں تیمم کرایا جائے، مگر عورت کو عورت اور مرد کو مرد کی محرم عورت تیمم کرا دیں اور محرم بھی موجود نہ ہو تو اجنبی مرد یا عورت ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر مُردے کو تیمم کرا دے ۔ مرد عورت کی کلائی پر نظر پڑتے وقت اپنی آنکھ کو بند کر لے، مگر خاوند کو بند نہ کرنا جائز ہے ۔

(عالمگیری)

س : اگر کوئی جہاز میں مر جائے تو کیا کرے ؟ ۔

ج : اس کو غسل کفن دے نماز پڑھیں اور کچھ بوجھ باندھ کر دریا میں ڈال دیں ۔

(عالمگیری)

س : وہ کون شخص ہیں جن کو نہ غسل دیا جائے اور نہ اُن پر نماز پڑھی جائے ؟ ۔

ج : ایک تو خناق جو گلا گھونٹ کر لوگوں کو مارا کرتا ہو، دوسرے مکابر جو رات کو شہر میں کسی جگہ کھڑا ہو جائے، جو اس کے قریب سے گزرے اس کا مال چھین لے ۔ تیسرے اہل عصبہ جو از راہ عصبیت اپنی قوم کی حمایت اور اعانت ظلم پر کرے ۔ چوتھے باغی جو امام کی اطاعت سے بغیر حق باہر ہوا ۔ پانچویں راہ زن، ان سب کے لئے نہ غسل ہے نہ نماز جنازہ ۔ لیکن شامی میں ہے کہ غسل دیا جائے کہ اسی پر فتویٰ ہے ۔ ہر حال نماز پڑھنے پر سب کا اتفاق ہے ۔ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقابلہ میں اسی حالت میں مارے جائیں ورنہ غسل بھی دیا جاوے گا اور نماز بھی پڑھی

Marfat.com

جاوے گی۔ ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرنے والے کی بھی نماز جنازہ نہیں، بوجہ اہانت اس کی کے۔ (تنویر، درمختار، مراقی الفلاح، شامی، فتاویٰ قاضی خاں)

س : نہلانے والا اگر جنبی ہو تو کیا ہے؟

ج : مکروہ ہے، اسی طرح حیض و نفاس والی کا نہلانا بھی۔ مگر بے وضو نہلانا بالاتفاق مکروہ نہیں ہے۔ (عالمگیری)

س : مُردے کو نہلانا کس کے حق میں مستحب ہے؟

ج : جو سب سے زیادہ قریبی میت کا رشتہ دار ہو، اگر وہ نہلانا نہ جانتا ہو تو ثقہ آدمی جو غسل اچھی جانتا ہو نہلاوے، اگر کوئی بری بات مُردے کے مثل منہ سیاہ ہونے یا بدبو وغیرہ کے دیکھے، کسی کے سامنے ذکر نہ کرے۔ مگر بدعتی کی حالت کا ذکر کرنا درست ہے۔ تاکہ لوگ اس عقیدے سے توبہ کریں اور اچھی بات مثل نور وغیرہ کے دیکھے تو لوگوں میں ذکر کرنا مستحب ہے۔ (عالمگیری)

س : نہلانے والے کو نہلانے پر اُجرت لینا جائز ہے یا ناجائز؟

ج : اگر کوئی اور بھی نہلانے والا اس جگہ موجود ہو تو اُجرت لینا جائز ہے ورنہ نہیں اور نہ لینا ہر طرح افضل ہے۔ (عالمگیری)

س : لڑکوں کو اگر عورتیں نہلا دیں یا لڑکیوں کو مرد نہلا دیں تو کیسا ہے؟

ج : اگر لڑکا ایسا ہو جس سے عورتوں کو خواہش نہ ہوتی ہو تو عورتوں کو نہلانا درست ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح مردوں کو اس لڑکی کا جس کو دیکھ کر خواہش مردوں کو نہ ہوتی ہو، نہلانا درست ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

س : ایک شخص کی بوجہ نہ ملنے پانی کے تیمم کرا کر نماز پڑھا دی گئی، پھر پانی مل گیا، اب کیا کیا جائے؟

ج : پھر غسل دے کر نماز پڑھیں۔ (عالمگیری)

س : کفن دینا کیسا ہے؟

ج : فرض کفایہ ہے کہ ایک کے دینے سے سب پر سے گناہ اُٹھ جاوے گا ورنہ سب گنہگار رہیں گے۔ (عالمگیری)

س : اگر کسی محلہ میں ایک بھی آدمی کو توفیق کفن دینے کی نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

ج : بیت المال میں سے دیا جائے، اور اگر بیت المال نہ ہو تو مسلمانوں سے سوال

Marfat.com

کر کے کفن دیا جائے، اور اگر یہ بھی نہ ہو تو گھاس میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔
(عالمگیری)

س: اگر ایک مُردہ کے لئے چندہ کر کے کفن تجویز کیا، پھر کچھ دام بچ رہے تو ان کا کیا کیا جائے؟

ج: اگر بچے ہوئے دام کہ فلاں شخص کے ہیں تو اس شخص کو واپس کر دے، ورنہ کسی دوسرے محتاج کے کفن میں صرف کرے، اور یہ بھی نہ ہو تو خیرات کر دے۔
(عالمگیری)

س: کفن میں سنّت کتنے کپڑے ہیں؟

ج: مُردے کے لئے تین کپڑے سنّت ہیں۔ ایک تہبند، دوسرے کفنی، تیسرے چادر، لپیٹنے کی جس کو لوٹ بھی کہتے ہیں، اور عورت کے لئے پانچ کپڑے، ایک تہبند، دوسرے کفنی تیسرے اوڑھنی، چوتھے سینہ بند، پانچویں چادر لپیٹنے کی، اور ہر ایک کپڑے کی شرح مفصل یہ کہ تہبند سر سے پاؤں تک کفنی گردن سے پاؤں تک، چادر سر سے پاؤں تک، ان تینوں کپڑوں میں مرد عورت دونوں برابر ہیں۔ اب عورت کے لئے وہ کپڑے جو زائد ہیں وہ یہ ہیں۔ سینہ بند کہ وہ چھاتیوں سے زانوں تک ہے، اور اوڑھنی مقدار اس کی ڈیڑھ گز کی ہے۔
(عالمگیری، شامی)

س: اگر کسی کو کفن سنّت کے مطابق میسّر نہ ہو تو کس مقدار پر کفایت کرنا چاہئے؟

ج: مرد کے لئے دو کپڑوں یعنی ازار اور لپیٹنے کی چادر پر کفایت کرے اور عورت کے لئے تین کپڑوں یعنی ازار اور لپیٹنے کی چادر اور اوڑھنی پر۔ (عالمگیری)

س: عورت اور مرد کی کفنی میں کیا فرق ہے؟

ج: یہ فرق ہے کہ مرد کی کفنی کا گریبان مونڈھوں کی طرف ہوگا اور عورت کی کفنی کا سینہ کی طرف۔
(شامی)

س: کفن کی ضرورت کس مقدار میں ہوتی ہے؟

ج: کفن کی ضرورت کی مقدار وہ ہے جو میسّر ہو، اس کی کمتر مقدار وہ ہے جو سارے بدن پر آجائے۔
(تنویر، درمختار)

س: بچوں کے کفن دینے کا کیا حکم ہے؟

Marfat.com

ج : بہتر تو یہی ہے کہ بالغ کی طرح دیا جائے اور اگر ایک کپڑے کا دیا جائے تو بھی جائز ہے۔ (شامی)

س : پیٹ سے مُردہ بچّہ پیدا ہو یا حمل سے گر پڑا ہو، اس کے لئے کفن کا کیا حکم ہے؟

ج : اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (درمختار، شامی)

س : اگر مُردے کا کفن چوری گیا یا نعش کسی وجہ سے برآمد ہوئی اور کفن نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟

ج : پھر دوبارہ کفن دیا جائے، پھر ایسا ہی معاملہ ہو تو جب تک بدن نہ بگڑے مسنون کفن دیئے جائیں۔ اگر مال کا وارثوں میں بٹ گیا ہو تو اب بحصۂ رسد اُن کے ذمّے ہوگا۔ (شامی)

س : کفن کیسا ہونا چاہیے؟

ج : سفید سب سے بہتر ہے، مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی، اور اگر عورتوں کا کفن ریشمی یا رنگین ہو تب بھی جائز ہے۔ لیکن مرد کو نہیں، اصل میں یہ ہے کہ جو کپڑا اس کو زندگی میں پہننا درست ہے اس کا کفن بھی درست ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

س : کفن زیادہ قیمت کا ہونا چاہیئے یا کم کا؟

ج : مرد کو ایسا ہونا چاہیئے جس قیمت کے وہ کپڑے عیدین کو پہنا کرتا تھا اور عورت کو اس قیمت کا ہونا چاہیئے جس قیمت کے کپڑے وہ اپنی ماں کے گھر پہن کر جایا کرتی تھی۔ (عالمگیری)

س : کفن پہنانے کی ترکیب وار مشروحاً بیان کیجئے؟

ج : پہلے سب کپڑوں کو معطّر کر کے اوّل چادر لوٹ کی بچھائی جائے پھر اس پر دوسری چادر جو تہبند ہے بچھادیں، پھر قمیض یعنی کفنی جس کا گریبان مونڈھوں پر سے چاک ہو پہنا کر میّت کو لٹادیں اور اس کی پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں پر کافور رکھیں، پھر تہبند کا بایاں پلّہ لپیٹ کر داہنا داہنا پلّہ لپیٹیں، پھر لوٹ کر چادر اسی طرح یعنی اوّل بائیں طرف پھر دائیں طرف مُردہ پر لپیٹیں تاکہ دائیں جانب بائیں جانب کے اوپر رہے اور عورت کو کفن دینے کا طریقہ یوں ہے کہ اوّل وہی اوپر کی چادر، پھر تہبند کی چادر بچھائیں۔ جیسے مرد کے لئے بیان کیا۔ پھر عورت میّت کو وہ کفنی کہ جس کا

گریبان سینہ سے چاک ہو پہنادیں اور اس کے بالوں کی دو زلفیں کر کے سینہ پر کفنی کے اوپر رکھ دیں اور اس کے اُوپر اوڑھنی اُڑھادیں اس طرح کہ بالوں کے اوپر اور تہ بند کے نیچے اوڑھنی رہے۔ پھر تہبند کی چادریں اور لوٹ کی چادر کو لپیٹیں جس طرح کہ ہم نے مرد کے واسطے بیان کیا، پھر سب کے اوپر سینہ بند باندھیں رانوں تک۔

(عالمگیری، شامی)

س: جنازہ کو جب قبرستان لے جائیں تو کس طرح چارپائی اُٹھا کر لے جائیں ؟۔

ج: جنازہ اُٹھانے میں دو چیزیں ہیں۔ایک اصل سنّت، دوسرے کمال سنّت۔ اصل سنّت تو یہ ہے کہ چارپایوں کو چار آدمی پکڑ کر دس قدم چلیں۔اس سنّت کو سب ادا کرسکتے ہیں، اور کمال سنت یہ ہے کہ اُٹھانے والا اوّل مُردے کے سرہانے داہنے پایہ کو پکڑے اور اپنے داہنے کاندھے پر رکھے، پھر اس کی پائنتی کو داہنے کاندھے پر رکھے، پھر اس کے بائیں سرہانے کے پایہ کو اپنے بائیں کندھے پر رکھے اور بائیں پائنتی کے پایہ کو اپنے بائیں کندھے پر رکھے، یہ کمال سنّت سب سے ادا نہ ہوں گی۔

دو شخصوں کا جنازہ اُٹھانا لکڑیاں وغیرہ باندھ کر مکروہ ہے۔اس کا کوئی مضائقہ نہیں کہ چارپائی کے پایہ کو کاندھے پر رکھے یا ہاتھ پر، مگر نصف گردن کی جڑ پر رکھنا مکروہ ہے، اور لے چلنے میں جنازہ کے جلدی نہ کریں اور چلنے میں سرہانہ چارپائی کا آگے کو رکھے۔

(عالمگیری)

س: بچوں کو کس طرح لے جائیں ہے۔

ج: اگر بچہ شیر خوار ہو یا اس سے زیادہ عمر کا جب تک کہ اچھا بڑا نہ ہوا اس کو ہاتھوں پر لے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں، ورنہ چھوٹے کھٹولے یا چارپائی پر لے جائیں۔

(درمختار، عالمگیری)

س: جو لوگ جنازہ کے ہمراہ ہوں، اگر وہ جنازہ کے آگے یا دائیں بائیں چلیں تو یہ کیسا ہے۔ ج: تمام آدمیوں کا جنازہ کے آگے چلنا مکروہ ہے ہاں اگر کچھ آگے جنازہ سے دور چلیں تو جائز ہے اور دائیں بائیں جنازہ کے ہمراہ نہ چلیں۔ افضل جنازہ کے پیچھے ہی پیچھے

---

۱؎ یہ اوڑھنی سر سے ہوتی ہوئی چہرہ پر مثل نقاب کے ڈالی جائے گی۔ (شامی، مراقی الفلاح)

Marfat.com

چلنا[1] ہے۔ (عالمگیری، شامی)

سوال : رشتہ دار یا پڑوسی اور کسی صالح یا عالم مشہور کے جنازہ کے ساتھ جانا کیسا ہے؟

جواب : ثواب میں نوافل سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

س : اکثر لوگ بازاروں میں جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ کیسا ہے؟

ج : اگر اس کے ساتھ جانے کا ارادہ ہو تو مضائقہ نہیں، ورنہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری، طحطاوی)

س : جو لوگ کہ جنازہ کے ہمراہ ہوں اُن کو کلمہ طیبہ راستہ میں پڑھنا کیسا ہے؟

ج : پکار کر پڑھنا تو مکروہ ہے، دل میں پڑھیں تو مضائقہ نہیں، بہتر خاموشی ہے۔ (عالمگیری)

س : گورستان میں جنازہ کو زمین پر رکھنے سے پہلے آدمیوں کا بیٹھنا کیسا ہے؟

ج : مکروہ ہے، بعد رکھنے کے درست ہے، اور افضل یہ ہے کہ جب تک مٹی اس پر نہ ڈالیں، اس وقت تک نہ بیٹھیں۔ (عالمگیری)

س : جنازہ کی نماز کیسی ہے؟ ج : فرض کفایہ ہے اور اس میں شرط جماعت کی بھی نہیں ہے یہاں تک کہ اگر ایک آدمی بھی پڑھے گا تو فرضیت ساقط ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

س : جنازہ کی نماز کس شخص کی درست ہے؟

ج : جو مسلمان پیدا ہونے کے بعد مرے خواہ بچہ ہو یا بڑا، عورت ہو یا مرد، آزاد ہو یا غلام، نمازی ہو یا بے نمازی سوائے ان لوگوں کے کہ جن کا اوپر ذکر ہو چکا نہلانے کے بیان میں۔ (عالمگیری)

س : اگر کسی مسلمان کو بغیر نہلائے اور نماز پڑھے دفن کر دیا تو کیا کیا جائے؟

ج : اس کی قبر پر بعد دفن کے نماز پڑھیں، جب تک کہ گلنے سڑنے کا یقین نہ ہو۔ (عالمگیری)

س : اگر کسی کی نماز غسل سے پہلے پڑھ لی جائے تو کیا کیا جائے؟ ج : بعد غسل کے دوبارہ پڑھی جائے اس لئے کہ غسل میت شرط میت ہے، اِلّا بضرورت۔ (عالمگیری)

س : جنازہ کی نماز کون پڑھاوے؟

ج : اگر بادشاہ یا حاکم شہر موجود ہو تو اوّل وہ پھر قاضی ورنہ امام جمعہ پھر امام محلہ بشرطیکہ ولی

---

[1] لیکن اس کے چلنے کی حد یہ ہے کہ میت کو چارپائی پر حرکت نہ ہو۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سے افضل ہو اور میت زندگی میں اس کی امامت سے راضی ہو ورنہ ولی اقرب پڑھاوے اور ولی بھی لائق نہ ہو تو بہ اجازت ولی جو چاہے پڑھاوے۔ (تنویر، درمختار، کبیری)

س : اگر کوئی وصیت کر جائے کہ میرے جنازہ کی نماز فلاں پڑھاوے تو یہ وصیت کیسی ہے۔

ج : یہ وصیت[1] باطل ہے اس کے ورثاء کو اختیار ہے جس سے چاہیں نماز اس کی پڑھوائیں۔ (عالمگیری)

س : ماں کی ولایت بیٹے کو حاصل ہے یا باپ کو ہے۔

ج : بیٹے کو، مگر بیٹے کو چاہیئے کہ باپ کو اپنی ذات سے مقدم کرے، اس لئے کہ باپ کے ہوتے ہوئے بیٹے کو مقدم ہونا مکروہ ہے بشرطیکہ لائق امامت ہو۔ (عالمگیری)

س : جنازے کی نماز کا دوبارہ پڑھنا کیسا ہے۔

ج : مکروہ ہے، اس لئے کہ جنازہ کی نماز کا ایک ہی دفع پڑھنا مشروع ہی (درمختار، عالمگیری)

س : ولی اگر نماز میں شامل نہ ہوا اور بعد ہو چکنے نماز کے آیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔

ج : ولی اپنے حق کے سبب اس وقت تک دوبارہ پڑھ سکتا ہے جب تک پھول جانیکا یقین نہ ہو، بشرطیکہ نماز پڑھانے والا اس سے زیادہ ولایت کا حق نہ رکھتا ہو۔ اگرچہ اسقاط فرضیت تو پہلے ہو چکی، یہ حکم خاص ولی کے لئے ہے دوسرے کو بعد نماز ہو جانے کے درست نہیں۔ (درمختار)

س : جنازہ کی نماز کا وقت کیا ہے اور شرائط کیا ہیں ہے۔

ج : جب جنازہ حاضر ہو جاوے وہی نماز کا وقت ہے اور شرطیں بھی وہی ہیں جو اور نمازوں میں ہیں۔ یعنی مسلمان ہونا حقیقی حکمی نجاست سے پاک ہونا، ستر عورت، استقبال قبلہ نیت لیکن خاص شرطیں جو اسی نماز سے مخصوص ہیں وہ یہ ہیں : میت کا سامنے موجود ہونا، میت کا زمین پر ہونا، پس اگر جنازہ غائب ہو یا سواری پر یا ہاتھوں پر یا پیچھے ہو تو نماز درست نہیں۔ (درمختار)

س : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی اصحمہ کی نماز غائب پڑھائی، اور آپ منع بھی فرماتے ہیں یہ کیونکر ہی ہے۔ یہ نماز حضور کے خواص میں شمار کی گئی ہے۔ دوسروں کو ناجائز ہی۔ (درمختار، شامی)

س : جنازہ کی نماز میں کیا کیا رکن ہیں ہے۔

ج : دو رکن ہیں، ایک تو چار تکبیر کہ جو قائم مقام چار رکعتوں کے ہیں، دوسرے کھڑا ہونا اگر کوئی بلاعذر بیٹھ کر جنازہ کی نماز پڑھے تو درست نہیں۔ (درمختار، تنویر)

س : جنازہ کی نماز میں واجب اور سنت کیا کیا ہیں ہے۔

---

[1] یعنی وصیت کا نافذ کرنا ضروری نہیں، لیکن اگر وارث اس کی وصیت پر عمل کریں تو بہتر ہے ہے۔

ج : دعا کرنا میت کے لئے واجب ہے اور ثناء و درود پڑھنا سنت ہے (در مختار، شامی)

س : مفسدات نماز جنازہ کیا کیا ہیں ؟

ج : جو مفسدات اور نمازوں کے ہیں وہی اس کے ہیں، سوائے عورت کی برابری کے کہ اس میں عورت کی برابری درست ہے۔ (عالمگیری)

س : جنازہ کی نماز کس طرح ادا کرے، مفصل بیان کیجئے ؟

ج : امام سینۂ میت کے مقابل کھڑا ہو کر پہلے نیت کرے کہ میں اللہ کی عبادت کے لئے اس فرض کے ادا کرنے کی نیت کرتا ہوں اور کعبہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر مقتدی ہے تو اقتدار کی نیت کرے، پھر امام تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ کہے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ، پھر اللہ اکبر بدون رفع یدین، یعنی بغیر ہاتھ اٹھانے کے کہے، پھر پڑھے وہ درود جو کہ فرض نماز کے قعدہ آخیر میں پڑھا جاتا ہے پھر اسی طرح تکبیر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ○ پھر چوتھی بار تکبیر کہہ کر سلام پھیرے اس طرح کہ اول سلام سے دوسرا سلام آہستہ ہو، امام اور قوم سب اسی طرح نماز پڑھیں امام تکبیریں آواز سے کہے گا باقی آہستہ اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اگر یہ دعا بھی یاد نہ ہو تو جو چاہے دعا پڑھے۔ (عالمگیری)

س : کیا عورتوں اور بچوں کی نماز بھی اسی طرح پڑھی جائے گی ؟

ج : ہاں اسی طرح پڑھی جائے گی صرف بچوں کی نماز میں دعا اور پڑھی جائے گی یعنی تکبیر کے بعد اگر لڑکا نابالغ ہے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر لڑکی نابالغہ ہے تو صرف ضمیر تذکیر کو تانیث سے بدل دے، یعنی یوں کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً (ہدایہ)

س : ایک شخص سے جنازہ کی تکبیر جاتی رہی اس وقت امام ایک تکبیر کہہ چکا تھا تو اب یہ کس طرح نماز پڑھے ؟ ج : یہ شخص اگر پہلے سے تحریمہ کے وقت موجود تھا اور پھر کسی وجہ سے تکبیر تحریمہ میں شریک نہ ہوا تب تو بلا انتظار تکبیر ثانی جماعت میں مل جائے اور اگر بعد میں آیا تو اب اس کو دوسری تکبیر کے کہنے تک امام کا انتظار کرنا چاہیے جب امام دوسری تکبیر کہے تو اس وقت

Marfat.com

تکبیر کہہ کر مل جائے اور جب امام نماز سے فارغ ہو جائے اس وقت تکبیر کو کہہ لے جیسے مسبوق اپنی بقیہ رکعت کو بعد فراغ نماز پڑھتا ہے یہی حکم دوسری اور تیسری تکبیر کے بعد بھی ملنے کا ہے۔ (کبیری، عالمگیری)

س : اگر کوئی چوتھی تکبیر کے بعد حاضر ہوا تو کیا کرے ؟

ج : اگر امام نے ابھی سلام نہیں پھیرا ہے تو فوراً مل جائے اور جب تک جنازہ کو ہاتھوں پر اُٹھائیں پے بہ پے تکبیریں ادا کرلے، دعائیں چھوڑ دے نماز ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

س : اگر امام دوسری یا تیسری تکبیر کے بعد بھول کر سلام پھیر دے تو کیا کرے ؟

ج : کچھ بھی نہ کرے، اسی طرح پڑھتا رہے، سلام ایسا ہے جیسے کوئی نماز کے قعدہ درمیانی میں سہواً پھیر دے۔ (عالمگیری)

س : اکثر لوگ جنازہ کی نماز میں جوتی نہیں اُتارتے، یہ کیسا ہے ؟

ج : اگر ان لوگوں کی اپنی جوتیوں کی طہارت کا یقین ہے تو مضائقہ نہیں، ورنہ اُتار کر پڑھنا چاہیئے۔ س : اگر بہت سے جنازے حاضر ہوں تو ایک ایک جنازہ کی نماز علیحدہ پڑھے یا سب کی ایک ہی نیت سے پڑھے ؟ ج : اس کو اختیار ہے خواہ علیحدہ پڑھے خواہ سب کی نیت کر کے ایک ہی نماز ادا کرے۔ (عالمگیری)۔ س : اگر بہت سے جنازے آجائیں تو ان کے رکھنے کی کیا ترکیب ہے ؟ ج : خواہ طول میں صف کے طور پر یعنی ایک جنازہ کے پیروں میں دوسرا جنازہ رکھیں، خواہ یکے بعد دیگرے قبلہ کی طرف رکھیں، مگر امام کے روبرو مرد کا جنازہ ہوگا اگرچہ عورتیں اور لڑکے بھی شامل ہوں اور اگر مرد ہوں تو جو سب سے افضل اور عمر میں سب سے زیادہ ہوگا وہ امام کے پاس رکھا جائیگا (عالمگیری)۔ س : اگر جنازہ میں مرد، عورت اور لڑکے سب ہو ویں تو کس طرح جنازوں کو رکھیں ؟

ج : پہلے امام کے سامنے مرد آزاد کا جنازہ اس کے بعد لڑکوں کا جنازہ پھر عورتوں کا جنازہ رکھیں اور یہ سب قبلہ کی طرف کو رکھے جائیں گے برخلاف زندوں کی ترتیب صفوں کے۔ (عالمگیری)

س : جنازے کی نماز میں بھی خلیفہ کرنا درست ہے یا نہیں ؟ ج : ہاں درست ہے۔ (عالمگیری)

س : مسجد میں نماز جنازہ پڑھنی کیسی ہے ؟

ج : مطلقاً مکروہ ہے مگر بعذر بارش مکروہ نہیں اور شارع عام اور دوسرے کی زمین پر بھی مکروہ ہے۔ (شامی، کبیری) س : ہمراہیان جنازہ کو کب تک واپس گھر کو نہ آنا چاہیئے ؟

ج : جب تک نماز نہ ہو لے اور بعد نماز کے دفن سے پہلے بغیر اجازت ولی کے نہ لوٹے اور بعد دفن کے بغیر اذن بھی لوٹ آنا جائز ہے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

س : یہ بھی بتا دیجئے کہ مُردہ کی قبر کس طرح کھودیں ؟
ج : قبر طول میں آدمی کے قد کی برابر کھودی جائے اور چوڑائی میں بقدر نصف قد آدمی کے اور گہرائی میں آدمی کے سینہ[1] کے برابر اور قبر میں لحد کھودنا سنّت ہے نہ شق ۔ (عالمگیری)
س : لحد کس کو کہتے ہیں اور شق کس کو ؟
ج : لحد اس کو کہتے ہیں کہ جو قبر پوری کھودنے کے بعد اس کے اندر قبلہ کی طرف گڑھا کھودا جائے اپٹے ہوئے مکان کی صورت اور شق اس کو کہتے ہیں کہ جو مثل نہر کے ایک گڑھا قبر کے بیچ میں کھودا جائے اور اس کے دونوں طرف کچی اینٹیں یا اور کچھ لگا دیں ۔ (عالمگیری)
س : لحد تو وہاں ہو سکتی ہے جہاں زمین سخت ہو اور جہاں نرم ہو وہاں کیا کرے ؟
ج : وہاں شق ہی کھودنا چاہیئے ۔ (درمختار)
س : قبر میں مردے کے نیچے چٹائی یا گدا وغیرہ بچھانا جائز ہے یا ناجائز ؟ ج : ناجائز ہے (درمختار، شامی)۔ س : لکڑی یا لوہے کے صندوق میں میت کا رکھنا کیسا ؟
ج : بلا ضرورت مکروہ ہے ۔ اور اگر ضرورت ہو تو اس میں مردے کے نیچے مٹی بچھا دیں اور گرداگرد کچی اینٹیں لگا دیں اور صندوق کی چھت میں بھی مٹی لیس دیں تا کہ لحد کی صورت ہو جائے ۔ پکی اینٹیں لحد میں لگانا اس صورت سے کہ مُردے کے متصل ہوں، مکروہ ہے ۔ (درمختار، عالمگیری، شامی)
س : گھروں میں مُردہ دفن کرنا کیسا ؟
ج : نہیں چاہیئے کہ یہ طریقہ انبیاء علیہم السلام کے لئے خاص ہے ۔ (درمختار)
س : مُردے کو قبر میں کس طرح اُتاریں ؟
ج : قبلہ کی طرف سے اُتاریں اور اتارنے والے قوی اور صالح ہوں، عورت کے اُتارنے والے اس کے رشتہ دار محرم ہوں اور اگر وہ نہ ہوں تو رشتہ دار غیر محرم اُتاریں اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو اجنبی لوگ اس کو قبر میں اُتاریں مگر پردہ اوروں سے کر لینا چاہیئے ۔ عورت کوئی قبر میں داخل نہ ہو واسطے اُتارنے کے ۔ (عالمگیری)
س : اُتارنے والے اس وقت کیا پڑھیں ؟
ج : یہ پڑھیں بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (تنویر الابصار)
س : مُردے کو لحد میں کس طرح رکھیں ؟
ج : دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف لٹا دیں اور اس وقت تینوں گرہ کھول دیں ۔ اس لئے کہ اب خطرہ

[1] اگر گہرائی بھی پورے قد کے برابر ہو تو احسن ہے ۔ (شامی)

Marfat.com

کفن کے کھل جانے کا نہیں رہا اور کچی اینٹیں لحد کے مُنہ پر رکھی جائیں اور ڈھیلوں یا نرکل یا گارہ سے اس کے دروازوں کو بند کر دیا جائے، پھر مٹی ڈالی جائے اسی قدر کہ جس قدر قبر میں سے نکلے اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے اس لئے کہ وہ بجائے عمارت کے ہے۔ (تنویر الابصار، درمختار)

**سوال:** مٹی کس طرف سے ڈالنا مستحب ہے اور کس طرح ڈالیں ہے۔

**جواب:** سر کی طرف سے مٹی ڈالنا مستحب ہے۔ اس طرح کہ دونوں ہاتھوں میں مٹی لے کر کہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور اس کو قبر پر ڈال دے، دوسری مرتبہ مٹی ہاتھ میں لے کر کہے وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور مٹی ڈال دے اور تیسری مرتبہ میں وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھ کر مٹی ڈال دے، پھر اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ قبر پر پھاوڑوں سے مٹی ڈالی جائے یا ہاتھوں سے مگر قبر کو اونٹ کی کوہان کی صورت میں ایک بالشت اونچی بنائی جائے اور چورس نہ بنائی جائے، اس پر پانی چھڑک دینے کا کوئی مضائقہ نہیں۔ (عالمگیری)

س: اگر کوئی شخص زندگی میں اپنے لئے قبر کھود ے تو جائز ہے یا نہیں ہے۔

ج: جائز ہے، بلکہ اجر پاوے گا۔ (عالمگیری)

س: ایک قبر میں کئی مُردوں کا دفن کرنا کیسا ہے۔

ج: ایک وقت میں بلا ضرورت ناجائز ہے اور بضرورت جائز ہے۔ ان میں اگر مرد ہی مرد ہوں تو افضلیت کا لحاظ تقدیم و تاخیر میں کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

س: اولیاء اللہ کے مزارات کے قریب میّت کو دفن کرنا کیسا ہے۔

ج: افضل ہے۔ (عالمگیری)۔ س: ایک شہر سے دوسرے شہر میں مُردہ لے جانا کیسا ہے۔

ج: جائز ہے۔ مگر مستحب یہی ہے کہ اسی شہر کے گورستان میں دفن کریں، بعد دفن کے نکال لے جانا جائز نہیں۔ لیکن اس صورت میں بعد دفن کے نکالنا اور دوسری جگہ لے جانا بھی درست ہے۔ جب کہ زمین غصب کی ہو یا کوئی بطور شفعہ کے اس کو لے لے۔ (عالمگیری)

س: دفن کرتے وقت قبر میں اُتارنے والے کا کچھ مال رہ جائے اور مٹی وغیرہ ڈالنے کے بعد یاد آئے تو کیا کرے ہے۔

ج: قبر کھول کر مال نکال لیوے خواہ ایک درہم ہی ہو۔ (عالمگیری)

س: قبرستان کی لکڑی یا گھاس کاٹنا کیسا ہے۔

ج: خشک کا مضائقہ نہیں، مگر تر کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال: قبرستان میں جوتیاں پہنے جانا مکروہ ہے یا نہیں؟
جواب: ہمارے یہاں مکروہ نہیں، مگر اُتار دینا بہتر ہے۔ (عالمگیری)
س: قبر کے پاس قرآن خوانوں کو بٹھلا کر قرآن پڑھوانا واسطے ایصالِ ثواب مُردہ کیسا ہے؟
ج: درست ہے۔ (درمختار، ردالمختار)
س: قبروں کی زیارت کرنا کیسا ہے؟ ج: مستحب ہے۔ (شامی)
س: کون سا دن زیارت کے واسطے افضل ہے؟
ج: جمعہ کا یا اس سے ایک دن پہلے یا پیچھے کا، یعنی پنجشنبہ یا شنبہ کا اور دوشنبہ کا دن بھی زیارت کے لئے موجب برکات ہے۔ (شامی)
س: عورتوں کو بھی واسطے زیارت قبروں پر جانا درست ہے یا نہیں؟
ج: بوڑھی عورتوں کو درست[1] ہے۔ اور جوان عورتوں کو مکروہ ہے۔ (درمختار، شامی)
س: جب زیارت کو جاوے تو ایصال ثواب کس طرح کرے؟
ج: زیارتِ قبور اور ایصال ثواب کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اوّل قبرستان میں پہنچ کر یہ دعا پڑھے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ اَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ اور اگر اس قدر یاد نہ ہو تو یہ پڑھے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔ پھر قبلہ کی طرف پُشت کرکے اور قبر کی طرف مُنہ کرکے جو کچھ قرآن شریف سے یاد ہو پڑھ کر ثواب بخشے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ کر مُردوں کو بخشے تو موافق شمار مردوں کے اس کو ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ اور سورۂ تکاثر پڑھ کر مُردوں کو بخشے، مُردے اس کے لئے شفیع ہوں گے۔ اگر سورۂ یٰسین شریف پڑھ کر بخشے تو مُردوں کے لئے موجب تخفیفِ عذاب ہے۔ اور اس کے حق میں ثواب بعدد شمار مُردوں کے اور سورۂ تبارک الذی واسطے رفع عذابِ قبر کے مخصوص ہے۔ (درمختار وغیرہ)
س: قبرستان میں اور کیا کیا باتیں ممنوع ہیں؟
ج: جو باتیں غفلت کی ہیں وہ سب ممنوع ہیں جیسے پکار کر ہنسنا، کلام دنیاوی کرنا، کھانا پینا وغیرہ

---

[1] جب کہ صالحین کے مزارات پر برکت حاصل کرنے کے لئے جاویں۔ (شامی)

Marfat.com

س : میت کے ساتھ توشہ کی روٹیاں لے جانا کیسا ہے ؟
ج : بہ نیت فاسد لے جانا ناجائز ہے۔ مستحقوں کو گھر پر اللہ کے واسطے دینا اور ثواب مُردے کو بخشنا ہر طرح سے درست ہے خواہ اسی دن ہو یا دوسرے دن یا دسویں یا بیسویں یا چالیسویں دن خواہ روٹی پر ہو یا حلوے پر، غرض جب توفیق ہو اسی وقت ایصالِ ثواب مالی یا بدنی سب طرح کرے اور اپنی میت کو بخشے، یہ فعل باعث مزید حسنات و برکات ہے۔ (تفسیر عزیزی)
س : میت والے کے یہاں اس کے بعید کے رشتہ دار یا احباب کھانا پکا کر بھیجیں یہ کیسا ہے؟
ج : تین دن تک جائز ہے اس سے زیادہ کسی کو درست نہیں، سوائے عورت کے کہ وہ اپنے خاوند کے لئے چار ماہ دس دن سوگ کرے[1]۔ (عالمگیری)
س : ماتم پرسی کیسی ہے ؟
ج : ایک بار مستحب ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبر دلایا اپنے بھائی کو کسی میت میں اللہ تعالےٰ اس کو قیامت کے دن کرامت کا لباس پہنائے گا۔ (شامی)
س : تعزیت یعنی ماتم پرسی کس جگہ مکروہ ہے ؟
ج : مسجد میں، قبر کے پاس، دروازہ مکان اہل میت کے پاس۔ (درمختار، ردالمحتار)
س : تعزیت کس طرح کرے ؟
ج : تعزیت ان کلموں سے کرے أَعْظَمَ اللّٰهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ، یعنی اللہ تعالےٰ تیرا ثواب زیادہ کرے اور تیرا صبر اچھا کرے اور تیری میت کو بخشے۔ (شامی)

# باب (۲۳) شہید کے بیان میں

س : شہید کو کس لئے شہید کہتے ہیں ؟
ج : اس لئے کہ اس کے واسطے جنت کی بشارت دی گئی۔ (مراقی الفلاح)
س : شہید کے قسم کا ہوتا ہے ؟ ج : دو قسم کا، ایک کامل، دوسرا ناقص۔
س : شہید کامل کی کیا تعریف ہے ؟

---

[1] لیکن احسن یہ ہے کہ نہ کرے اور رخصت بھی ہے۔ تو صرف جلوس کی نہ کہ سیاہ کپڑے پہننے اور گریبان چاک کرنے کی۔ (عالمگیری)

Marfat.com

ج : جو بحالت بلوغ و عقل و طہارت و اسلام فعل دشمن یا کافر یا راہزن وغیرہ سے براہ ظلم بصورت مقابلہ یا غیر مقابلہ آلہ جارحہ سے قتل کیا جائے یا کسی طرح ان کی طرف سے مارا جائے خواہ اس پر دیوار گرائی جائے یا ڈبو دیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ ( عالمگیری )

س : اگر مسلمان جو باغی نہ ہو کسی مسلمان کو براہ ظلم مار ڈالے تب بھی یہی حکم ہے یا کیا ؟

ج : یہی حکم ہے، بشرطیکہ آلہ جارحہ یعنی تلوار چھری وغیرہ سے مارا ہو برخلاف کافر حربی و قطاع الطریق کے کہ وہ جس طرح مارے گا شہید ہوگا، اس لئے کہ اس میں اصل شہدائے اُحد کی نظیر ہے کہ وہ جنگ اُحد میں ہر طرح سے مارے گئے تھے اور پھر سب شہدا کامل شمار کئے گئے اور جو قتل کہ موجب قصاص ہے وہ مقتول کے لئے ہر طرح کمال شہادت ہے۔ ( شرح وقایہ ، درمختار )

س : باپ اپنے بیٹے کو قتل کر ڈالے اس پر قصاص نہیں آتا، آیا بیٹا مقتول شہید ہے یا نہیں ؟

ج : ہاں شہید ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں اس کی جگہ بھی قصاص ہی واجب تھا مگر بوجہ تعظیم باپ ہونے کے قصاص ساقط ہوا نہ شہادت۔ ( درمختار ، شامی )

س : ایسے شہید کا حکم بیان فرمائیے ؟

ج : ایسے شہید کے لئے یہ حکم ہے کہ اس کو غسل کفن کچھ نہ دیا جائے بلکہ اسی صورت سے معہ خون اور انھیں کپڑوں کے نماز پڑھا کر دفن کر دیا جائے اور آخرت میں اس کو حیاتِ ابدی مخصوص اور ذوقِ ابدی مخصوص عطا کیا جاتا ہے، اور نیز دیگر ثوابات کی خصوصیت بھی دوسرے مُردوں سے ہوگی۔

س : اگر اس کے کپڑوں میں نجاستِ غلیظ لگی ہو یا بدن پر ہتھیار وغیرہ ہوں تو کیا حکم ہے ؟

ج : ہاں نجاست کو دھودے اور ہتھیار وغیرہ کو اور جو جنس کفن سے نہ ہو علیحدہ کریں۔ ( عالمگیری )

س : اگر کفن مسنون سے اس کے پاس کپڑا کم ہو تو زیادہ کرے یا نہیں ؟

ج : ہاں زیادہ کرے، اسی طرح اگر زیادہ ہو تو کم کرے۔ ( عالمگیری )

س : مُرتث کس کو کہتے ہیں ؟ ج : مرتث وہ شخص ہے جو زندہ رہنے کی وجہ سے شہید کے حکم سے جُدا ہو کر غسل و کفن دیا جائے، مثلاً بعد زخمی ہونے کے کچھ کھایا پیا یا سویا یا دوا کی ہو یا معرکہ سے اس کو زندہ اُٹھا لائے ( یہ اٹھا لانا اگر گھوڑوں کے روندنے کے خیال سے ہوگا تو مرتث نہ ہوگا ) یا ہوش و حواس کے ساتھ اتنی دیر تک زندہ رہے کہ ایک وقت نماز کا گزر جائے یا خرید و فروخت کی یا دنیا کی باتیں

Marfat.com

بہت کہیں، اسی میں وصیت بھی داخل ہے۔ بشرطیکہ یہ سب باتیں بعد لڑائی کے ہو۔ اگر درمیانی لڑائی کے پائی جاویں گی تو مرتث نہ ہوگا۔ مرتث کو غسل دیا جائے گا۔ (تنویر، درمختار)

س: شہید ناقص کی کیا تعریف ہے اور اس کے لئے کیا حکم ہے اور وہ کون کون ہیں؟

ج: جس کی موت کا سبب علاوہ ان اسباب کے جو اوپر بیان ہوئے دوسرے سبب ہوں اور حکم اس شہید کا یہ ہے کہ دنیا میں غسل وکفن دیا جائے گا اور نماز پڑھائی جائے گی اور آخرت میں مثل کامل کے ثواب پائے گا وہ یہ ہے: ۱۔ جو لڑائی میں دشمن کا قصد کرتا تھا اور خطاءً اپنے ہی کو مار کر مر گیا، ۲۔ پانی میں ڈوب کر مرنے والا، ۳۔ مکان وغیرہ سے دب کر مرنے والا، ۴۔ جل کر مرنے والا، ۵۔ سفر میں ڈوب کر مرنے والا، ۶۔ دستوں یا استسقاء سے مرنے والا، ۷۔ وبا طاعون یا ہیضہ سے مرنے والا، ۸۔ پسلی کے درد سے مرنے والا، ۹۔ سل کی بیماری سے مرنیوالا، ۱۰۔ مرگی کی بیماری سے مرنے والا، ۱۱۔ تپ سے مرنے والا، ۱۲۔ اپنے مال کی حفاظت میں مرنیوالا، ۱۳۔ جان بچانے کے اندر مرنے والا، ۱۴۔ ظلم ظالم سے مرنے والا، ۱۵۔ عشق میں بشرط پارسائی پوشیدگی مرنے والا ۱۶۔ پانی پینے کے پھندے کے سے مرنے والا، ۱۷۔ علم شرعی کی طلب میں مرنے والا، بطلب ثواب اذان دینے والا، ۱۹۔ سانپ یا بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے مرنیوالا، ۲۰۔ سوداگر سچ بولنے والا، ۲۱۔ جہاز میں متلی اور قے سے مرنے والا، ۲۲۔ اپنے زن وفرزند کو حلال کمائی کھلانے والا اور اللہ تعالےٰ کا حکم ان پر جاری کرنے والا، ۲۳۔ ہر روز پچیس ۲۵ مرتبہ یہ دعا پڑھنے والا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِي الْمَوْتِ وَالْمَوْتِ، ۲۴۔ چالیس ۴۰ مرتبہ مرض موت میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھنے والا، ۲۵۔ ہر رات میں سورہ یٰسین پڑھنے والا، ۲۶۔ ہر صبح کو تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنے والا اور تین بار سورہ حشر کی آخیر آیتیں پڑھنے والا، ۲۷۔ جمعہ کی رات یا دن میں مرنے والا، ۲۸۔ رات کو باطہار سونے والا، ۲۹۔ زندگی میں تواضع اور مدارات لوگوں سے کرنے والا، ۳۰۔ سواری کے جانور پر سے گر کر مرنے والا، ۳۱۔ سچے دل سے شہادت کی دعا مانگنے والا، ۳۲۔ حاجت کے وقت مسلمانوں کے ایک شہر سے کسی دوسرے شہر میں غلہ لے جانے والا، ۳۳۔ امت کے فساد کی حالت میں سنتِ نبوی پر قائم رہنے والا، ۳۴۔ زہر سے مرنے والا، ۳۵۔ وہ شخص جو بادشاہ

---

[۱] اسی طرح ایام وبا میں جو شخص اپنے شہر میں صبر کر کے بہ نیت حصول ثواب ٹھہرا رہے وہ اگر اس عرصہ میں کسی اور مرض میں مرا تو شہید ہوگا۔ (درمختار)

Marfat.com

کے خوف سے چھپتا پھرتا ہو اور مر جائے یا ظالم بادشاہ نے قید کیا ہو اور بحالت قید مر جائے یا بادشاہ نے ظلماً پٹوایا اور مر جائے، ۳۶۔ عورت عزت پر صبر کرنے والی، ۳۷۔ عورت جننے کے وقت نفاس کی مدت کے اندر مرنے والی یہ سب شہید آخرت ہیں۔ (شامی)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً کَامِلَۃً مُوْصِلَۃً اِلَی الرِّضْوَانِ ۵

# باب (۲۴) ہر قسم کی دعاؤں کے بیان میں

سوال: پنجوقتہ نماز کے مختصر وظائف جو موجب فلاحیت دارین ہوں بیان فرمائیں۔

جواب: بعد نماز فجر سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ پھر سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اور کم از کم سو مرتبہ درود شریف پڑھ لیا جائے، بعد نماز ظہر ۵۰۰ مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ اوّل و آخر سو مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ لی جائے۔ بعد نماز عصر ختم خواجگان کہ جس کی ترکیب یہ ہے۔ اوّل سات مرتبہ الحمد شریف، پھر ایک سو بار درود شریف، پھر ۷۹ مرتبہ الم نشرح، پھر ایک ہزار ایک بار قل ہو اللہ، پھر سات مرتبہ الحمد شریف، پھر سو مرتبہ درود شریف، ایک سو ایک بار یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ پھر ایک سو ایک بار یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ پھر اسی قدر یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ پھر اسی قدر یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ پھر اسی قدر یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھ کر سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامیؒ اور حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ اور حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ اور حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانیؒ اور حضرت خواجہ بابا سماسیؒ اور خواجہ سید امیر کلالؒ اور حضرت خواجۂ خواجگاں پیر پیراں خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ اور حضرت خواجہ ابو منصور ماتریدیؒ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ کی ارواح پاک کو بخش دے ثواب اس کا۔ پھر دعا مانگے یہ ختم جمیع حاجات دینی اور دنیاوی کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ اگر روزمرہ نہ ہو سکے تو جب کوئی مشکل کام پیش آوے اس وقت ضرور پڑھے، انشاء اللہ تین دن کے بعد حاجت رفع پائے گا۔ بعد مغرب کے ۷ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ پڑھے، بعد عشاء کے استغفار اور درود شریف اور تبارک الذی پڑھ کر سووے۔ یہ مختصر وظائف ہیں ان کو ضرور ادا کرے۔

س: درود شریف اور استغفار بھی بتا دیجئے کہ کون سی پڑھی جائے۔

ج: درود شریف یہ ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ اور استغفار یہ ہے

Marfat.com

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

س : کوئی اور چیز مختصر سی پنجوقتہ وظائف کے لئے بتا دیجئے ؟۔

ج : اس دعا کو ۷ بار ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کیجئے اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اور اس دُعا کو بھی سات بار پڑھ لیا کرو اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ ان دعاؤں کے پڑھنے والے کا کوئی کام خراب نہ ہوگا اور تین مرتبہ صبح شام رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور دن میں سو مرتبہ کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی پڑھتے رہو۔

س : ظفر یابی دشمن کے لئے اور ہر بلا سے بچنے کے لئے کیا پڑھنا چاہیے ؟۔

ج : بعد نماز فجر و عشاء ۴۱ مرتبہ یَا عَزِیْزُ اور ۴۱ مرتبہ یَا بُدُّوْحُ اور لِاِیْلٰفِ شریف کا ایک سو بار پڑھنا اس کام کے لئے مجربات سے ہے۔

س : تنگی معاش سے نجات حاصل کرنے کے لئے کیا پڑھنا چاہیے ؟۔

ج : ایک ہزار مرتبہ استغفار اور دوسرے بعد نماز ظہر اَرَاَیْتَ الَّذِیْ ۴۱ بار، تیسرے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۵۰۰ بار پڑھے۔

س : اگر کسی کے اولاد نہ ہوتی ہو تو کیا پڑھے ؟۔

ج : استغفار کی کثرت کرے انشاء اللہ ضرور اس کے اولاد ہوگی۔

س : اخلاص حاصل کرنے کے لئے کیا پڑھے ؟۔

ج : سورۂ اخلاص ۳۱۳ مرتبہ پڑھے، اوّل اور آخر درود گیارہ گیارہ مرتبہ جو کوئی اس کو پڑھتا رہے گا جمیع مخلوقات اس سے محبت رکھے گی اور خالق و مخلوق کا بھی منظور ہوگا۔

س : بازار میں جاوے تو کیا پڑھے ؟۔

ج : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَمِنْ شَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً وَّصَفْقَۃً خَاسِرَۃً لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بازار کی بھلائی اور جو بھلائی اس کے اندر اور پناہ مانگتا ہوں کہ میں اس میں جھوٹی قسم کو پہنچو اور بیع نقصان والی کو نہیں کوئی

معبود سوائے اللہ کے کہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہو اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے جلاتا اور مارتا ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔ اور اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو صرف چوتھا کلمہ ہی پڑھ لے یعنی یہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترمذی شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس کلمہ کو پڑھے گا اللہ تعالےٰ لکھے گا اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں اور مٹائے گا دس لاکھ برائیاں اور بلند کرے گا دس لاکھ درجے ۔

س : کھانا کھانے کے وقت اور بعد کھانا کھانے کے کیا دعا پڑھے ؟ ۔

ج : بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھ کر کھاوے اس کھانے میں زہر بھی ہوگا تو انشاء اللہ اثر نہ کرے گا اور بعد فارغ ہونے کے یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور اگر دوسرے کے یہاں کھانا کھایا ہے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ ۔ (حصن حصین)

س : بیوی سے صحبت کرتے وقت کیا پڑھے ؟ ۔

ج : اوّل بسم اللہ پڑھ کر قل ہو اللہ پڑھے پھر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر یہ دعا پڑھے، بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنْ کُنْتَ قَدَّرْتَ اَنْ تُخْرِجَ ذٰلِکَ مِنْ صُلْبِیْ، پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی یہ پڑھ کر صحبت کرے گا اس کی اولاد شیطان سے محفوظ پیدا ہوگی اور قریب انزال دل میں یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا وَّجَعَلْنَا نَسَبًا وَّصِھْرًا ۔ (احیاء العلوم)

س : آئینہ دیکھتے وقت کون سی دعا پڑھنی چاہیئے ؟ ۔

ج : یہ دعا پڑھنی چاہیئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ ۔ (غنیۃ الطالبین)

س : اگر کوئی بیمار پرسی کو جائے تو کیا پڑھے ؟ ۔

ج : بیمار کا ہاتھ پکڑ کر یہ دعا پڑھے لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ۔

(بخاری ، احیاء العلوم)

س : جب خود بیمار ہو یا کوئی عزیز یا دوست کی بیماری کی خبر سنے تو کیا پڑھے ؟ ۔

ج : یہ پڑھے رَبَّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ

Marfat.com

فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا یَارَبَّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰی الْوَجَعِ الَّذِیْ انشاء اللہ تعالٰی فوراً آرام ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین)

س : مشرک اور کفار کے گروہوں اور ان کے معبودوں کو دیکھ کر یا ان کے سنکھوں کی آواز سن کر مسلمانوں کو کیا پڑھنا چاہیئے ؟

ج : اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَلَّا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ۔
حدیث شریف میں وارد ہے کہ اللہ تعالٰی بعدد ان کافروں کے اس کی بخشش کرتا ہے۔
(غنیۃ الطالبین)

س : رعد یعنی کڑک کے وقت کیا پڑھنا چاہیئے ؟

ج : یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا مِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ۔ (ترمذی)

س : آندھی کے وقت کی دعا بتلا دیجئے ؟

ج : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔ (ترمذی، حصن حصین)

س : چاند دیکھنے کے وقت کیا پڑھا جاتا ہے ؟

ج : یہ پڑھا جاتا ہے اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ۔ (غنیۃ الطالبین، ترمذی شریف)

س : جب کسی ایسے شخص کو دیکھے کہ کسی بلا میں مبتلا ہو تو کیا پڑھے ؟

ج : یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ اللہ تعالٰی اس شخص کو عمر بھر کبھی اس بلا میں مبتلا نہ کرے گا۔
(ترمذی شریف، حصن حصین)

س : حاجی جب حج کر کے آویں تو اُن سے ملاقات کے وقت کیا پڑھے ؟

ج : یہ پڑھے تَقَبَّلَ اللّٰہُ نُسُكَكَ وَاَعْظَمَ اَجْرَكَ وَاَخْلَفَ نَفَقَتَكَ۔ (غنیۃ الطالبین)

س : جب نیا کپڑا پہنے تو کیا پڑھے ؟

ج : یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ کَسَوْتَنِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ فَلَكَ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔ (احیاء العلوم)

س : جب مکروہ اور بدشگونی والی کوئی چیز دیکھے تو کیا پڑھے ؟

Marfat.com

ج : یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یُذْهِبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ (غنیۃ الطالبین)

س : اور اونٹ وغیرہ پر سوار ہو تو کون سی دُعا پڑھے ؟۔

ج : سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ٥ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط۔

س : ادائیگی قرض کے لئے کیا دُعا پڑھے ؟۔

ج : اَللّٰهُمَّ یَا فَارِجَ الْهَمِّ وَیَا كَاشِفَ الْغَمِّ وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَ الْاٰخِرَةِ اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِهٖ تُغْنِیْنِیْ لَهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تو نے وہ دعا سُنی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہے، اور فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی یہ دُعا اپنے ساتھیوں کو سکھاتے تھے۔ فرمایا جو کوئی اس کو پڑھے گا اگر کوہِ اُحد کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالےٰ اس کا قرض ادا کر دے گا۔

دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت حسن بصریؒ کے پاس ان کا ایک دوست آیا اس نے کہا کہ حضرت مجھ کو اسم اعظم سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ اگر چاہتا ہے تو اُٹھ اور وضو کر، وہ اُٹھا اور وضو کیا۔ فرمایا کہ کہہ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَاللّٰهُ اِنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِقْضِ عَنِّیَ الدَّیْنَ وَارْزُقْنِیْ بَعْدَ الدَّیْنِ ٥ پھر صبح کے وقت اس نے ایک لاکھ درہم قسم قسم کے دیکھے، اور ہمیانی کے مُنہ پر لکھا تھا کہ اگر تو اس سے زیادہ مانگتا تو ہم تجھے دیتے۔ تو نے جنّت کیوں نہیں مانگی۔ پھر وہ حسن بصریؒ کے پاس آیا، حسنؒ اس کے ساتھ گئے اور درہموں کو دیکھا۔ اس شخص نے کہا کہ میں شرمندہ ہوں، اس لئے کہ میں نے جنّت کیوں نہیں مانگی۔ حسنؒ نے کہا میں نے تجھ کو یہ اسم کئی بھلائیوں کے لئے سکھایا ہے تو اس اسم کو چھپا، اس کو حجاج نہ سُنے ورنہ اس سے کوئی خلاصی نہ پائے گا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کچھ قرض کے لئے ہی نہیں، بلکہ جس مقصود اور مراد کے لئے اس کو پڑھے گا وہ پوری ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین)

س : وہ کون سی دعا ہے جس کو امام اعظمؒ نے بعد زیارت ننانویں بار اللہ پاک سے مغفرت مسلمانوں کے لئے دریافت کیا اور آپ کو بارگاہِ رب العزت سے تلقین فرمائی گئی اور حکم ہوا کہ جو کوئی صبح و شام اس دعا کو پڑھتا رہے گا ہمارے عذاب سے قیامت کے دن محفوظ رہے گا۔

ج : وہ دعا یہ ہے سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ

سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَاءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰى مَاءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصٰهُمْ سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحَدًا سُبْحَانَ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔ (شامی)

س : جب کھیت بوئے تو کیا پڑھے ؟

ج : پہلے بونے سے دو۲ رکعت نفل کھیت پر پڑھ کر اس دعا کو قبلہ رُخ بیٹھ کر پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَبْدٌ ضَعِيْفٌ سَلَّمْتُ هٰذَا اِلَيْكَ فَسَلِّمْهُ لِىْ وَبَارِكْ لِىْ فِيْهِ ۔

س : فصل تیار ہونے کے وقت کون سی دعا پڑھی جاتی ہے ؟

ج : وہ یہ ہے اور اس کے بعد دو۲ رکعت نفل کے پڑھے يَا رَبِّىْ اَلْقَيْتُ بَذْرًا قَلِيْلًا وَّاَعْطَيْتَنِىْ شَيْئًا كَثِيْرًا مَا جَعَلْهَا قُوَّةَ طَاعَةٍ وَّلَا تَجْعَلْهَا قُوَّةَ مَعْصِيَةٍ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ جو کوئی اس دعا کو پڑھ کر اناج کو اپنے گھر لے کر آئے گا جب تک وہ اناج رہے گا اللہ کے ذکر اور فکر میں مصروف رہے گا اور اناج میں برکت حاصل ہوگی ۔

س : جب کوئی جانور خریدے یا خادم لائے تو کیا پڑھے ؟

ج : اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا جُبِلَ عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا جُبِلَ عَلَيْهِ اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ تعالے جانور اور آدمی شر سے محفوظ رہے گا ۔ (احیاء العلوم)

س : شجرہ شریف خاندان نقشبندیہ قادریہ چشتیہ کا بیان فرمادیجئے ؟

ج : وہ صفحہ ۲۱۱ و صفحہ ۲۱۲ پر درج ہیں ۔

---

# تمام شُد

Marfat.com

## شجرۂ خاندانِ عالیشان نقشبند مجددیہ امامیہ

بخش یارب محمد مصطفےٰ کے واسطے — حضرت صدیق اکبر باخدا کے واسطے
خواجہ سلماں خواجہ قاسم، خواجہ جعفر کے طفیل — رحم فرما بایزید رہنما کے واسطے
از پئے محبوب سبحاں شاہ خرقاں بوالحسن — بوعلی و خواجہ یوسف مقتدا کے واسطے
پیر برحق عبد خالق خواجہ عارف کے طفیل — خواجہ محمود حبیب کبریا کے واسطے
قدوۂ اہلِ صفا خواجہ علی رامیتنی! — بابا سماسی کلالِ مقتدا کے واسطے
فخر جملہ خواجگان خواجہ بہاؤالدین شاہ — خواجہ یعقوب امام اولیاء کے واسطے
حامیٔ دینِ متین خواجہ عبیداللہ شاہ — رحم فرما باقی باللہ باخدا کے واسطے
ابرِ رحمت خواجہ سرہند احمد کے طفیل — خازن الرحمۃ سید باصفا کے واسطے
خواجہ معصوم اور عبدالاحد محبوب حق — شہ حنیف راز داں رازِ خدا کے واسطے
از پئے خواجہ محمد راز داں پیر ہدیٰ — شہ محمد پیرِ حق باصفا کے واسطے
از برائے شہ زماں و حاجی احمد متقی — خواجہ حاجی حسینِ دلربا کے واسطے
از برائے حضرت سیّد امام باعلی — فضل کر مسعود شاہِ اولیاء کے واسطے

دے مجھے سوزِ محبت تا مٹے میری خودی
رُکن دیں پیرِ برحق پارسا کے واسطے

## شجرۂ خاندانِ عالیہ قادریہ

بخش دے یارب محمد مصطفےٰ کے واسطے — حضرت مولا علی مشکل کشا کے واسطے
قافلہ سالار اور سبطِ نبی حضرت حسنؓ — سیّد الشہدا حسینؓ دلربا کے واسطے
داروئے امراض زین العابدین باقر امام — جعفر و کاظم علی موسیٰ رضا کے واسطے
خواجہ معروف کرخی، سری سقطی کے طفیل — اور جنید و خواجہ شبلی رہنما کے واسطے
عبدواحد اور یوسف اور قرشی بوالحسن — رحم فرما بوسعید باصفا کے واسطے

Marfat.com

حضرت محبوب سبحاں عبد قادر شاہ دیں ۔ عبد رزاق ضمیر اولیاء کے واسطے
شاہ شرف الدین کامل حضرت عبد وہاب ۔ شہ بہاؤالدین عقیل مقتدار کے واسطے
شمس دین و شہ گدا رحمٰن اوّل کے طفیل ۔ شمس دیں ثانی گدا رحمٰن علا کے واسطے
شہ فضیل و کمال و شہ سکندر کے طفیل ۔ حضرتِ احمد مجدد با خدا کے واسطے
خواجۂ معصوم خواجہ صبغۃ اللہ با کمال ۔ اور اسماعیل مذ.بوح خدا کے واسطے
شہ غلام حضرت معصوم اور حاجی صفی! ۔ عبد باقی اور عطا معصوم علا کے واسطے
قطب وقت خواجہ معصوم ضیاء نورِ حق : رکن دین منظور احمد پارسا کے واسطے

## شجرۂ خاندانِ عالیہ چشتیہ

بخش دے یارب محمد مصطفےٰ کے واسطے ۔ حضرت مولا علی مشکل کشا کے واسطے
حضرت خواجہ حسن اور عبد واحد شاہ دیں ۔ حضرت خواجہ فضیلِ پارسا کے واسطے
خواجہ ابراہیم اور حضرت حذیفہ کے طفیل ۔ شہ امین الدین ہبیرہ باصفا کے واسطے
صدقہ ابراہیم دینوری و بولاسحاق کا ۔ اور ابو احمد شہ دین خدا کے واسطے
بو محمد اور شاہ ناصرِ دین مبین ۔ قطب دیں مودود چشتی با خدا کے واسطے
صدقہ حاجی شریف اور خواجہ عثماں کے طفیل ۔ شہ معین الدین امام الاولیاء کے واسطے
قطب دیں و شہ فرید و حضرت مخدوم علی ۔ خواجہ شمس الدین شاہ اتقیاء کے واسطے
شہ جلال الدین و عبد الحق و عارف پرضیاء ۔ حضرت شیخ محمد مقتدار کے واسطے
عبد قدوس اور حضرت رکن دیں محبوبِ حق ۔ خواجۂ عبد الاحد نورِ ہدیٰ کے واسطے
حضرت احمد مجدّد الف ثانی کے طفیل ۔ خواجۂ معصوم پیرِ رہنما کے واسطے
از پئے خواجہ محمد صبغۃ اللہ شاہ دیں ۔ خواجہ اسمٰعیل شاہ اصفیا کے واسطے
شہ غلام حضرت معصوم اور حاجی صفی! ۔ عبد باقی اور عطا معصوم علا کے واسطے
حضرت خواجہ ضیاء معصوم محبوب خدا ۔ رکن دیں منظور احمد پارسا کے واسطے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ اما بعد کتاب رکن دین مع اضافہ روح الصلوٰۃ جس میں مولانا محمد رکن الدین صاحب حنفی نقشبندی نے ضروری مسائل کو بطور سوال و جواب نہایت سلیس اردو میں ترتیب دیا اور احکام شرعیہ کو مختلف کتابوں سے نقل کر کے جمع کیا ہے۔

Marfat.com